صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 22 جون 2020ء بمطابق 30 شوال 1441 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر اٹھارہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآیِٔ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ o وَ اَوْفُوْا بِعَھْدِ اللّٰہِ اِذَا عٰھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ o وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَھَا مِنْۢ بَعْدِ قُوَّۃٍ اَنْکَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَکُمْ دَخَلًۢا بَیْنَکُمْ اَنْ تَکُوْنَ اُمَّۃٌ ھِیَ اَرْبٰی مِنْ اُمَّۃٍ اِنَّمَا یَبْلُوْکُمُ اللّٰہُ بِہٖ وَلَیُبَیِّنَنَّ لَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَا کُنْتُمْ فِیْہِ تَخْتَلِفُوْنَ o وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ لَجَعَلَکُمْ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً وَّلٰکِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَلَتُسْئَلُنَّ عَمَّا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔

(ترجمہ): اللہ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سبق لو۔ اللہ کے عہد کو پورا کرو جبکہ تم نے اس سے کوئی عہد باندھا ہو، اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد توڑ نہ ڈالو جبکہ تم اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا چکے ہو اللہ تمہارے سب افعال سے باخبر ہے۔ تمہاری حالت اُس عورت کی سی نہ ہو جائے جس نے آپ ہی محنت سے سوت کاتا اور پھر آپ ہی اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تم اپنی قسموں کو آپس کے معاملات میں مکر وفریب کا ہتھیار بناتے ہو تاکہ ایک قوم دوسری قوم سے بڑھ کر فائدے حاصل کرے حالانکہ اللہ اس عہد وپیمان کے ذریعہ سے تم کو آزمائش میں ڈالتا ہے، اور ضرور وہ قیامت کے روز تمہارے تمام اختلافات کی حقیقت تم پر کھول دے گا۔ اگر اللہ کی مشیت یہ ہوتی (کہ تم میں کوئی اختلاف نہ ہو) تو وہ تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا، مگر وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں ڈالتا ہے اور جسے چاہتا ہے راہ راست دکھا دیتا ہے، اور ضرور تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس ہو کر رہے گی۔ وآخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: 'Leave Applications': یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، پیر فدا محمد صاحب، ایم پی اے، 22تا24 جون؛ مسماۃ رابعہ بصری صاحبہ، 22و23 جون؛ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، 22 جون؛ سید احمد حسین شاہ صاحب، 22 جون؛ جمشید ممند صاحب، 22 جون؛ فضل حکیم صاحب، 22و23 جون؛ حاجی انور حیات صاحب، 22و23 جون؛ مسماۃ زینت بی بی صاحبہ، 22و23 جون؛ مسماۃ ملیحہ اصغر صاحبہ 22 و 23 جون؛ حاجی قلندر خان لودھی صاحب، 22 جون؛ اکرم خان درانی صاحب، Whole session، تمام سیشن کے لئے؛ انور زیب خان، 22تا28 جون؛ سردار محمد یوسف صاحب، 22 جون۔
Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 3: معزز اراکین اسمبلی! پارلیمانی پارٹیز کی میٹنگ، منعقدہ 5 جون 2020 میں کئے گئے فیصلے کے مطابق صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد و ضوابط و طریقہ کار مجریہ 1988 کے قاعدہ 142 کے ذیلی قاعدہ (3) کے تحت درج ذیل ترتیب سے وقت مقرر کرتا ہوں:

1۔ پارلیمانی لیڈر پندرہ منٹ۔

2۔ ممبران صاحبان پانچ منٹ۔

لہذا آپ سے گزارش ہے کہ مقرر کردہ وقت میں بجٹ کے حوالے سے اپنی تجاویز پیش کریں، نیز غیر ضروری بحث سے اجتناب کیا جائے، شکریہ۔ جی منسٹر لاء۔

رسمی کارروائی

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، بہت شکریہ۔ دو منٹ صرف میری ریکویسٹ تھی کہ جب پارلیمانی لیڈرز کی یہ میٹنگ ہوئی تھی اور حکومتی کچھ منسٹرز بھی اس کمیٹی میں شامل تھے، میں تھا، اکبر خان تھے، تیمور خان تھے اور دو تین ہمارے منسٹرز تھے تو اس میں لطف الرحمان صاحب اپوزیشن کی طرف سے 'لیڈ' کر رہے تھے، بابک صاحب بھی تھے اور تمام جو پارلیمانی لیڈرز ہیں ساری اپوزیشن پارٹیوں کے، وہ بھی اس میں شامل تھے اور نگہت بی بی بھی Represent کر رہی تھیں، تو اس میں ہمارا ایک اصولی فیصلہ

ہوا تھا اتفاق رائے کا ساتھ کہ چونکہ کورونا کی وباء جو اس وقت پھیلی ہوئی ہے اور جس طرح کے حالات ہیں بلکہ سر، ابھی آپ نے دیکھ لیا ہے کہ اسمبلی کے اندر بھی جس طرح Tests ہوئے ہیں اور جو کیسز سامنے آئے ہیں بہت زیادہ، تو اس تناظر میں ہم سب نے ایک اصولی فیصلہ کر لیا تھا کہ جس طرح آپ نے ٹائم کا بتایا ہے اور جس طرح بجٹ کے اندر ڈسکشن ہوتی ہے رولز کے نیچے، تو ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ ٹائم کو بھی تھوڑا کم کریں گے، تو سر، اس ضمن میں یہ موشن پیش کرنا ضروری ہے کیونکہ قانونی طور پر رولز کو ہم 'سسپنڈ' کریں گے تو یہ موشن پیش کرنا ضروری ہے اس کے لئے، چې دا څنګه د دې نه مخکښې وو، هغه شان سر دے، (مداخلت) شیڈول مجھے Explain کرنے دیں، Explain کرنے دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں بات کرتا ہوں، میں بات کرتا ہوں۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! جو شیڈول اتفاق رائے کے ساتھ، اس میٹنگ میں لطف الرحمان صاحب ادھر بیٹھے ہیں، بابک صاحب ادھر بیٹھے ہیں، پارلیمانی لیڈرز اور بھی تھے دیگر پارلیمانی، ابھی میں ان سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اپنے پارلیمانی لیڈرز کی تو مان لیں، بابک صاحب بیٹھے ہیں، وہ اے این پی کی طرف سے تھے، لطف الرحمان صاحب بیٹھے ہیں، وہ اپنی پارٹی کی طرف سے تھے، یہ تو پھر آپ یہ اور بتا کیوں رہے ہیں جی۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: سلطان صاحب! سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب، سردار حسین بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر! چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ ہم لوگوں سے بھی بات کرتے کہ ہم نے یہ فیصلے کئے ہیں، پارلیمانی لیڈرز تو آپ کے ساتھ بیٹھ کر ساری بات کر لیتے ہیں، ہمیں تو کوئی پتہ نہیں چلتا کہ کیا فیصلہ ہوا ہے؟

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک منٹ میڈم، آپ یہ بات کر لیں، پھر آپ بات کر لیں۔ جی جی سردار حسین بابک صاحب!

<u>جناب سردار حسین</u>: میرے خیال میں یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے، اس دن بھی بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسمبلی میں جو تلخی رہی تھی اور جس انداز سے احتجاج ہوتے رہیں رمضان میں، سپیکر صاحب

نے ریکویسٹ کی اور پھر انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں جرگے کے طور پہ آرہا ہوں تو اسے ہم نے ویلکم بھی کیا اسی جرگے میں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سردار حسین: وہ جرگہ آیا، بڑی خوش اسلوبی سے وہ معاملہ جو تھا وہ ختم ہوگیا، پھر ایک کمیٹی بنی، وزیر اعلیٰ صاحب کے ساتھ ہم بیٹھ گئے، وزیر اعلیٰ صاحب نے دوٹوک الفاظ میں تمام اپوزیشن کو یہ باور کرایا کہ جو زیادتی ہوتی رہی ہے، انہوں نے Commitment کی کہ میں دوبارہ آپ لوگوں کو شکایت کا موقع نہیں دوں گا۔ اسی بنیاد پہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ ماسک آپ پہن لیں کیونکہ کافی زیادہ پازیٹیو کیسز ہماری اسمبلی میں آ گئے ہیں تو آپ Mask use کر کے بات کریں جی۔

جناب سردار حسین: اوکے، تھینک یو جی۔

جناب بہادر خان: سر، د دې اسمبلۍ په فلور باندې اووایئ چې مونږ دا دا Commitments کړی دی، دا دا کوؤ، بیا پینځه منټه نه نو گھنٹه هم ناست وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! بابک صاحب، Continue کریں، بابک صاحب! آپ Continue کریں۔

جناب سردار حسین: اووایه، ته خبرې اوکړه بیا به زه اوکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! تاسو خبرې اوکړئ جی، یو منټ، ما له خو ډیر افسوس راغے جی چې د پارلیمانی پارټئ لیډرز چې یو فیصله اوکړی او هغه د خپلې پارټئ مشران، د هغوی نه منی نو دا خو ستاسو پارلیمانی پارټئ، گوره دغه میټنگ کښې لطف الرحمان صاحب ناست وو، دیکښې بابک صاحب ناست وو، دیکښې شیر اعظم وزیر صاحب ناست وو، دیکښې غالباً عنایت الله صاحب ناست وو۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! مجھے ایک منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب سردار حسین: تو اسی بنیاد پہ ایک کمیٹی بنی، ہاں ظاہر ہے کورونا کی وجہ سے جو ایس او پیز تھے، تعداد ہم نے کم کی ہے، Seating system کو ہم نے پیچھے کیا، ٹائم کے حوالے سے بھی بات ہوئی ہے لیکن میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے، کوئی بھی ممبر پانچ چھ منٹ سے زیادہ میرے خیال میں ویسے بھی مشترکہ مسئلہ نہیں ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، دو سال کی جو زیادتی اپوزیشن کے ساتھ رہی، اب اگر ہم ممبران سے یہ حق بھی لے لیں، یہ حق بھی لے لیں کہ بالکل گھڑی کی طرف ہم دیکھیں، یہاں ممبران جو بات کریں گے، وہ بجٹ تجاویز دیں گے، ہمارے ساتھ تو یہ Commitment کی گئی تھی کہ بجٹ کے پیش ہونے سے پہلے ہم تمام پارلیمانی لیڈرز کو بریف کریں گے، ان کا Input لیں گے، ان کی تجاویز لیں گے، کیا سلطان خان مجھے اس سوال کا جواب دے سکتے ہیں؟ لیکن ایک، Okay no problem وزیر اعلیٰ صاحب نے Commitment کی ہے، میں اس امید کے ساتھ کہ جتنے بھی ہمارے ممبران ہیں، جو Due share ان کے علاقوں کا بنتا ہے، انہوں نے Commitment کی ہے، ان شاء اللہ میں اپنے تمام اپوزیشن ممبران کو یہ باور کراتا ہوں کہ انہوں نے Commitment کی ہے، اگر خدانخواستہ خدانخواستہ، دیکھیں وہ ماحول ہم خود بھی دوبارہ نہیں لانا چاہتے ہیں، ہم دوبارہ نہیں لیکن میرے خیال میں یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے، کوئی ممبر پانچ چھ منٹ اگر اپنے حلقے کے حوالے سے، بجٹ کے حوالے سے تجاویز دے دیں تو اس میں میرے خیال میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ تو میں جناب سپیکر! آپ سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ ممبران کو خیر ہے دو تین منٹ زیادہ اگر وہ بولیں گے تو اتنا بڑا مسئلہ میرے خیال میں نہیں ہے، تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ بڑے عرصے کے بعد ماحول جو ہے نارمل ہوا ہے، حکومتی وزراء سے بھی میری یہی ریکویسٹ ہو گی، دیکھیں اپوزیشن کے پاس اور کیا ہوتا ہے، اسمبلی فلور پہ اپنی بات کرنی ہوتی ہے، تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے جو رویہ ہے، اس کو اور فراخدلانہ کیا جائے تو اس طرح کے حالات میں وہ (مداخلت) میں جناب سپیکر! ایک مثال دے دوں جی، اب یہ کونسی بات تھی، یہ کونسا طریقہ تھا کہ یہ جو ہماری اسمبلی کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہو رہا ہے کہ-----

(مداخلت)

جناب سردار حسین: اوکے، تھینک یو، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه د بابک صاحب د خبرو سره اتفاق کومه جی، تهیک خبره ده جی، زه وایمه زما به دا کوشش وی چې Maximum Members د اپوزیشن

خبرې اوکړی جی، زه به ان شاء الله دا Ensure کومه ټولو اپوزیشن ممبرانو له به موقع ورکومه جی، گورنمنټ سائډ نه به کم کسانوں ته زه موقع ورکومه خو چې کومې خبرې شوی دی، زه وایمه چې ټول پارلیمانی لیډرز، ایم پی ایز ټول زما د پاره قابل قدر دی، قابل عزت دی جی، زه ئے عزت کومه، پکار ده چې مونږ د یو بل د فیصلو دغه اوکړو، خیال اوکړو چې کومې مشرانو کړی دی۔ ان شاء الله موقع به زه ټولو له ورکومه، دا چې کوم دوئ فیصله کړې ده، ریزولیوشنز ئې راوړی دی نو زه وایمه چې دا په مشترکه باندې پاس کړو څنګه چې خبره شوې ده، هم هغه رنګ اوکړو جی، زما تاسو ټولو ته دا ریکویسټ دے جی چې اوشی۔ جی۔

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: سر! زما کیدې شی لږ شان Explain کولو کښې په ټائم خیر دے زما خیال دے جی پینځه منټه وی نو هغه لس هم کیدې شی دا څه دومره غټه خبره نه ده، پینځلس هم کیدې شی، هر څه زما خیا دے دا څه دومره غټه ایشو نه ده۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ټهیک ده جی۔

<u>وزیر قانون</u>: بلکه یو آنریبل ممبر که ولاړ وی نو تاسو به هم په Mid sentence یا په Mid speech کښې نه کښېنوئ څکه چې هغه دومره، زما د دې موشن مقصد سپیچ دغه نه وو جی مونږ چې کوم شیډول باندې Agree شوی یو، د اسمبلئ چې کوم شیډول مونږ د بجټ سیشن د پاره په شریکه باندې جوړ کړے دے، صرف د هغې د پاره دا موشن زه پیش کوم، د تقریرونو د ټائم څه مسئله نشته، هغه تاسو اوکړئ چې څومره ټائم کول غواړئ زما خیا دے څه پرابلم نشته دے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ټهیک ده، ټهیک ده جی۔ جی سلطان صاحب موشن موؤ کړئ جی۔

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 21-2020 پر دو دن اور ضمنی بجٹ برائے رواں مالی سال 20-2019 پر ایک دن عمومی بحث کرانے کے لئے قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law)</u>: Sir! I hereby intend to move the following motion;

I wish to move under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that second proviso attached to rule 141 of the said rule may be suspended and Assembly may be allowed to hold general discussion on Annual and Supplementary Budget for two and one day respectively.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the motion, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Second proviso of rule 141 is suspended under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988 and the Assembly is allowed to hold two days general discussion on the Annual Budget for the year 2020-21 and one day for Supplementary Budget 2019-20.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 2020-21 پر عمومی بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: 'جنرل ڈسکشن': اکرم خان درانی صاحب اپوزیشن لیڈر ہیں، انہوں نے میسج کیا ہے کہ وہ نہیں آ سکتے، لہذا ان کی سپیچ لطف الرحمان صاحب کو دی جائے، تو جناب لطف الرحمان صاحب!

مولانا لطف الرحمان: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ نحْمَدُہ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہ الْکَرِیْمِ۔ جناب سپیکر! یہ جو ابھی بات چیت ہو گی، ہماری باقاعدہ کمیٹی بنی تھی، اس کمیٹی میں ڈسکشن ہوئی اور ٹھیک ہے ٹائم کے حوالے سے جو بات کی ہے، ٹائم اسی طرح ہوا ہے لیکن اس میں Relaxation بات کرنے میں ہو سکتی ہے، کوئی زیادہ کرے گا کوئی کم، 'ٹائمنگ' کے حوالے سے، موقع محل کے حوالے سے سپیکر خود بھی سمجھتا ہے کہ اس کو دو تین منٹ آگے دینے چاہیئے کہ نہیں دینے چاہیئے، تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں اور جو دنوں کے اعتبار سے ضرورت تھی تو ہم نے وہ چھٹیاں ختم کی ہیں اور چھٹیاں ختم کر کے تھوڑے دنوں میں کوشش کی ہے کہ اس بجٹ کو پاس کیا جا سکے، اس پر بحث بھی ہو سکے، اس پر کٹ موشنز بھی ہو سکے تو ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ خدانخواستہ ممبران کے لئے یا اپوزیشن ممبران کے لئے کوئی پرابلم ہو۔ تو بڑے اچھے ماحول میں اور اچھے انداز میں فیصلے ہوئے ہیں اور اس پر ان شاء اللہ عمل ہو گا، کوئی پرابلم پورے پروسیجر میں ان شاء اللہ نہیں آئے گا، امید میں یہی رکھتا ہوں۔ جناب سپیکر! اس وقت ہمارا یہ

سیشن بجٹ کے حوالے سے انتہائی اہم ہے اور حالات کے حوالے سے بھی سوچا جائے تو انتہائی اہم ہے اور بجٹ ہمیشہ اہم اس لئے بھی ہوتا ہے کہ صوبے کے یا ملک کے معاشی اعتبار سے اگر مضبوط ہو گا تو پھر اس کے فیصلے بھی مضبوط ہوتے ہیں، اس کی Implementation بھی ہوتی ہیں اور مفادات بھی آپ حاصل کر سکتے ہیں اور آپ کی کوئی بات سنی بھی جا سکتی ہے، اگر آپ معاشی اعتبار سے کمزور ہوں گے تو پھر آپ کی نہ کوئی آواز سنے گا اور نہ ہی آپ صوبے میں اپنی عملداری جو ہے حکومت کی اس کو قائم رکھ سکتے ہیں اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اگر قرآن بارہا ذکر کرتا ہے کہ معیشت مضبوط ہو گی تو پھر امن آئے گا، معیشت مضبوط ہو گی امن آئے گا، خوشحالی پیدا ہو گی، روزگار پیدا ہو گا تو ہی آپ کے صوبے صحیح انداز میں چل سکتے ہیں جناب سپیکر، تو آج ہمارا اس حکومت کا تقریباً۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لطف الرحمان صاحب! میں آپ کو ایک ریکویسٹ کروں گا، میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ ہماری اسمبلی میں کافی زیادہ لوگ پازیٹیو آئے ہیں کیسز، تو اگر آپ بھی، آپ کی صحت کے لئے اگر آپ بھی Mask use کریں تو بہتر ہو گا۔

مولانا لطف الرحمان: اصل میں میرے ساتھ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے ٹیبل پہ ماسک پڑے ہوئے ہیں تو مطلب تمام، ہمیں تمام ممبران کی۔۔۔۔

مولانا لطف الرحمان: ماسک میرے پاس ہے اور میرے پاس چونکہ قریب میں کوئی بندہ نہیں ہے تو مجھے بولنے میں تھوڑی سی آسانی ہو گی، اس لئے میں بغیر ماسک کے بات کر رہا ہوں۔ تو جناب سپیکر! میں بات کر رہا تھا کہ معاشی لحاظ سے اگر ہمارا ملک مضبوط ہو گا تو ہم اس ملک کو مضبوط کر سکتے ہیں، اس کے مفادات کو دنیا کے ساتھ ہم جوڑ سکتے ہیں، ہم اپنے ملک میں امن لا سکتے ہیں، اپنے ملک میں خوشحالی لا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم معاشی لحاظ سے اپنے ملک کو اپنے پیروں پہ کھڑا کریں اور اس وقت بدقسمتی سے صورتحال بالکل مختلف ہے کہ ہم معاشی لحاظ سے بالکل نچلی سطح پر آ چکے ہیں جناب سپیکر اور اگر ہم اس کا کوئی ازالہ نہیں کرتے، اس کا مداوا نہیں کرتے جناب سپیکر، تو میں سمجھتا ہوں کہ پھر اس ملک کو، اس قوم کو سنبھالنا، اس صوبے کو خاص طور پر، عموماً پورے پاکستان کو اور خصوصاً اس صوبے کو پھر سنبھالنا بڑا مشکل ہو جائے گا۔ جناب سپیکر! میں صوبے کے صوبائی بجٹ کے حوالے سے صوبائی حکومت کی معاشی کارکردگی، مرکزی حکومت کی ناقص معاشی پالیسیوں سے ملک کی سلامتی کو درپیش خطرات، این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے صوبوں پر خاص کر ہمارے صوبے پر منڈلاتے ہوئے خطرات، جن پر موجودہ

حکومت کی خاموشی سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے صوبائی مفادات کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ میں صوبائی بجٹ اور صوبائی حکومت کی معاشی کارکردگی بیان کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے 20-2019 کے ضمنی بجٹ کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ ضمنی بجٹ میں اخراجات جاریہ میں 29.5 ارب روپے کی اضافی اخراجات کی منظوری چاہی گئی ہے اور آئین میں بجٹ سے بالا اضافی خرچوں کو اجازت صرف ناگہانی صورتحال میں ہی ہوتی ہے، ایوان کو اطلاع کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ 29.43 ارب میں سے ایک روپیہ بھی کورونا یا ہیلتھ کے کسی معاملے پر خرچ نہیں ہوا۔ اضافی اخراجات کی لسٹ پر نظر ڈالیں تو ثابت ہوتا ہے کہ سب سے خرچ پچھلے بجٹ کا حصہ جو چاہیئے تھا، یہ حکومت کی ناقص منصوبہ بندی اور بجٹ کی تقدس کی پامالی کو ظاہر کرتا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! بنیادی طور پہ بات یہ ہوتی ہے کہ اگر کوئی ایمرجنسی آتی ہے تو ہم ضمنی بجٹ بناتے ہیں اور پھر ایوان سے اس کی منظوری لیتے ہیں لیکن یہاں کوئی ایسی ناگہانی خدانخواستہ کوئی آفت ایسی نہیں آئی کہ جس کو ہم کہیں کہ ہمیں ضمنی بجٹ کی ضرورت تھی اور ہم نے یہ ضمنی بجٹ بنایا ہے اور نہ ہی اس ضمنی بجٹ کے اخراجات خدانخواستہ کوئی کورونا کے حوالے سے استعمال کئے گئے ہیں۔ میں یہ ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس بجٹ کے حوالے سے جو آئین نے بجٹ کو جس انداز میں پیش کرنے کے لئے رکھا ہے، اس کے بالا ضمنی بجٹ اس طرح پیش کئے جاتے ہیں تو یہ اس کے تقدس کو پامال کیا جاتا ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ضمنی بجٹ میں ترقیاتی اخراجات کی 26.55 ارب بجٹ سے اضافی ہوئے ہیں جو ناقص منصوبہ بندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ دوسری طرف غور فرمائیں تو 20-2019 میں کل صوبائی سالانہ ترقیاتی بجٹ 108 ارب تھا جو کہ نظر ثانی کر کے 99 ارب کر دیا گیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حکومت کا نہ مالی وسائل پر کوئی کنٹرول ہے اور نہ ہی ملک کی ترقی اور صوبائی ترقی کے لئے کوئی قابل عمل منصوبہ زیر غور ہے، اس طرح کے حالات میں مہذب ملکوں میں، اگر پی ٹی آئی جماعت اخلاقی طور جب ہر جلسے اور ہر جگہ پر آپ اس کو دیکھیں تو وہ ایک اخلاقی درس دیتی ہے اور اخلاقی درس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس پر پھر ان کو خود بھی عمل کرنا چاہیئے ہوتا ہے جناب سپیکر، لیکن ایسا مجھے نظر نہیں آتا، اگر کسی ملک میں کوئی جہاز 'کریش' ہوتا ہے یا کوئی پانی کا جہاز 'کریش' ہوتا ہے تو اس پر ان کے وزیر اعظم استعفیٰ دیتے ہیں، اس کی مثالیں یہاں پر جلسوں میں دی جاتی ہیں جناب سپیکر، لیکن جب عملی طور پر خود اس پر عمل کرنے کا موقع آتا ہے تو پھر اس پر عمل نہیں کیا جاتا جناب سپیکر۔ تو یہاں بھی کوئی اخلاقی طور پر کوئی اس کی ذمہ داری لے، کم از کم ذمہ داری لے کہ یہ ہماری ناقص منصوبہ بندی تھی کہ جس کی بنیاد پر ہم نے بجٹ اس طریقے

سے بنایا یا پچھلا جو بجٹ تھا، وہ خسارے کا بجٹ تھا اور اس کو ظاہر کیا جائے، فگرز میں ظاہر کیا جائے جناب سپیکر، کہ یہ خسارے کا بجٹ تھا پچھلا بھی اور اس وقت جو بجٹ یہاں Figures quote کئے گئے ہیں جناب سپیکر، وہ صرف فرضی Quote کئے گئے ہیں، اس کا عملاً ان کو بھی پتہ ہے، حکومت کو بھی پتہ ہے کہ یہ پیسے ہمیں نہیں ملیں گے لیکن اس کے باوجود اس بجٹ کو بیلنس کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سالانہ بجٹ 2020-21 کا جائزہ لیں تو انداز ہوتا ہے کہ بجٹ ایک غیر حقیقی، غیر منطقی جمع تفریق سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ سب سے پہلے غور فرمائیں کہ ایک صوبائی بجٹ کی بنیاد مرکز سے ملنے والی صوبائی حصے پر ہوتی ہے، 2019-20 میں صوبوں کا کل حصہ تھا3255ارب روپے، جو کم کر کے 2020-21 میں 2874ارب کر دیا گیا ہے، اس صوبے کے کل حصے سے ہمارے صوبے کو نظر ثانی تخمینہ کے تحت 496ارب جبکہ بجٹ 2020-21 میں صوبے کا بجٹ 624 ارب کی بنیاد پر بنایا گیا ہے، جب مرکز سے صوبوں کا حصہ آنے والے سال کے لئے پچھلے مالی کے حصے سے بارہ فیصد کم ہو تو جناب سپیکر! صوبے کا جو حصہ آنے والے سال کے لئے پچھلے سال کی نسبت اگر ہم نے اس وقت 624 رکھا اور پچھلی نسبت کو اگر دیکھا جائے تو 496 ہے تو 29 پرسنٹ زیادہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ یہ ایک خیالی، غیر حقیقی، غیر منطقی اور اندازے ہیں جو صوبے کے بجٹ کا بنیادی حساب مرکز سے ملنے والے محصولات پر ہوتا ہے اور اگر یہ بنیاد ہی غلط ہو جائے تو پورا بجٹ پھر حقیقی اور ناقابل عمل ہو جاتا ہے۔ میری ایوان سے درخواست ہے کہ وہ اس بات پر ضرور نوٹس لیں، پورے ایوان سے میں یہ درخواست کرتا ہوں۔ جناب سپیکر! ہم نے پچھلے سال بھی بات کی تھی کہ خسارے کا بجٹ ہے، میں نے خود یہاں پر بجٹ کے حوالے سے سپیچ کی تھی جناب سپیکر، کہ یہ خسارے کا بجٹ ہے، آج بھی میں کہتا ہوں کہ یہ خسارے کا بجٹ ہے اور میں آپ کو یہاں سے پچھلے سال کا ثابت کروں گا فگرز کے حوالے سے کہ یہ خسارے کا بجٹ ہے اور آنے والے سے آپ کیسے Expectation رکھ سکتے ہیں کہ وہ بیلنس بجٹ ہو گا؟ جناب سپیکر! یہ باتیں سننے کی بھی ہیں، سمجھنے کی بھی ہیں اور غور کرنے کی بھی ہیں، شاید سمجھتے ہوں لیکن شاید اس پر اس طرح غور نہیں کرتے ہیں، تو ایوان میں بات کرنے کا مقصد سنجیدگی سے بات کرنی ہے، کوئی مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم خدانخواستہ جان بوجھ کر کوئی تنقید کریں گے، مقصد بنیادی یہ ہے کہ اس صوبے کو کیسے بہتر بنایا جا سکتا ہے؟ یہ قوم کا ہمارے اوپر حق ہے، قوم کی ذمہ داری ہے اور ہم اپنے اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے پوری کرنے کی کوشش کریں گے جناب سپیکر۔ تو پچھلے سال میں بجٹ کو ہم نے Show کیا تھا، 65ارب روپے کے خسارے کا بجٹ بتا دیا تھا

جو سال کے آخر میں درست ثابت ہو کر 137 ارب روپے خسارے کا بجٹ بن گیا۔ جناب سپیکر، جو Budget Estimate ہے 20-2019 کا، وہ ہے 900 ارب روپے، Revised Budget Estimate جو ہے 20-2019 کا، وہ ہے 763 ارب روپے، Difference, deficit: 137 ارب روپے اور جناب، 900 سے 763 ارب یہ ہوا اور اس کی اصل وجہ آمدن کا غلط تخمینہ تھا جو 900 ارب روپے لگایا گیا تھا اور سال کے آخر میں کم کر کے Revised Budget جو ہے، وہ 763 ارب روپے کرنا پڑا۔ ABS P1، جس کی وجہ سے بجٹ 137 ارب روپے کا خسارہ لے کر اور اخراجات کی مد میں بھی واضح کمی کرنی پڑی۔ حیرت کی بات ہے کہ ترقیاتی بجٹ کو 99 ارب کم کر کے یعنی اس کو 319 سے کم کر کے 220 ارب روپے کر دیا اور اخراجات جاریہ کو 526 ارب روپے سے بڑھا کر 532 ارب روپے کر دیا۔ ترقیاتی بجٹ تھی 26 ارب اور کرنٹ بجٹ میں 6 ارب کا سپلیمنٹری بتانا غلط اعداد و شمار دکھا کر اصلی بجٹ کو استعمال نہ کر سکنا حکومت کی کارکردگی پر سوالیہ نشان ہے۔ جناب سپیکر، جب آپ کے پاس پیسہ ہو اور آپ اس کو خرچ نہ کر سکیں جناب سپیکر، آپ اس کو Manage نہ کر سکیں، اس کی ترتیب نہ بنا سکیں جناب سپیکر، آپ اس کو قوم پر خرچ نہ کر سکیں تو اس سے بڑی ناکامی کی کوئی بات نہیں ہے اور اس کی ذمہ داری حکومت کو قبول کرنی چاہیئے، ناقص پالیسی کو قبول کرنا چاہیئے، اس کی جو ٹیم ہے، اس کو اپنی کارکردگی پر غور کرنا چاہیئے اور اپنی کارکردگی کو بہتر بنانا ان کی ذمہ داری جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، موجودہ سال کی طرح اگلے مالی سال 21-2020 کا بجٹ بھی خسارے کا بجٹ ہے لیکن آمدن کا غلط تخمینہ لگا کر بیلنس بجٹ متوازن بنا دیا اور اس کا واضح ثبوت کچھ یوں ہے: اگر سال 20-2019 میں Tax Receipts 721 ارب سے کم ہو کر 543 ارب روپے ہو سکتے ہیں تو اگلے سال 21-2020 میں 637 ارب روپے کا تخمینہ لگا کر وصول کرنا کیسے ممکن ہو سکتا ہے جناب سپیکر، اور یہ وزیر خزانہ صاحب بتائیں گے کہ اس کو کیسے ممکن کریں گے کہ وہ 673 ارب روپے کا تخمینہ لگائیں گے اور اس کو پورا بھی کریں گے۔ اسی طرح 20-2019 میں Non-Development Tax Receipts 177 ارب روپے سے کم ہو کر 156 ارب روپے ہو گئے، Receipts کا تخمینہ 154 ارب روپے سے کم ہو کر 115 ارب روپے رہ گیا، تو موجودہ معاشی حالات اور کورونا کی تباہی کو دیکھ کر اگلے مالی سال 21-2020 میں محصولات کا تخمینہ اس سال کے Revised Estimate کے تخمینے سے بیس فیصد کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، اگر میں اس کو یوں سمجھا سکوں کہ Budget Estimate 2019-20 کو اگر آپ 900 ارب روپے Show کرتے

ہوا اور پھر 763 Revised Budget Estimateارب روپے ہو تو Budget Estimateآپ
اس وقت 923ارب روپے آپ کا جو بجٹ ہے، وہ بیس فیصد کس طریقے سے زیادہ ہوگا؟ یہ ایک سوال اس ایوان کے سامنے میں نے رکھا ہے اور یہ ایوان اس پر ضرور غور کرے، حکومت اس پر غور کرے تاکہ ہم صحیح فگر اپنے ایوان کو، ممبران کو اور اپنی قوم کو بتا سکے جناب سپیکر، اس کا مطلب ہے کہ 20-2019 میں بھی آمدن کا ٹوٹل بجٹ تخمینہ جو 900ارب تھا اور اس کو 763ارب روپے پر لایا گیا۔ دوسری خاص بات یہ ہے کہ سال کے دوران مختلف سکیموں کے سیکٹر میں Re-appropriation کر کے فنڈ دوسرے سکیموں کو دیا جاتا ہے جناب سپیکر، میں یہاں پر استدعا کروں گا ممبران کے حوالے سے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو جب بھی Re-appropriation کرنی ہو تو کم از کم اس سیکٹر کا پتہ ہو، ڈسٹرکٹ کا پتہ ہو اور پیسے کہاں سے اٹھائے جا رہے ہیں، کہاں دیئے جا رہے ہیں، تو کم از کم ممبران کو پتہ ہوگا اور ان کے ساتھ وہ زیادتی نہیں ہوگی، Re-appropriate کر کے پیسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کئے جاتے ہیں اور ممبران کا حق مارا جاتا ہے جناب سپیکر، تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایوان کا حق بنتا ہے، ممبران کا حق بنتا ہے کہ ان کو آپ بتائیں اور ان کو معلومات دیں تاکہ وہ اپنے علاقے کی ترقی کے لئے سوچ سکیں، Manage کر سکیں، اس کے لئے کچھ کر سکیں، آواز اٹھا سکیں، آپ سے بات کر سکیں لیکن یہ اس کے لئے بہت ضروری ہے جناب سپیکر، ہمارے وزیر خزانہ صاحب یہ مانتے ہیں کہ معیشت کا پہیہ ترقیاتی بجٹ کے اخراجات سے چلتا ہے اور فخریہ انداز میں اپنی بجٹ تقریر میں بیان کرتے ہیں کہ مشکل ترین حالات میں بھی ہم نے اگلے مالی سال 21-2020 میں ترقیاتی بجٹ کا حجم برقرار رکھا ہے، یعنی 317.8 روپے بشمول Merged area، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جب سے موجودہ حکومت آئی ہے، انہوں نے وفاق اور صوبوں میں ترقیاتی بجٹ کا تقریباً بیڑہ غرق کیا ہے، اگر کہیں پر بھی جنگ عظیم ہوئی ہے لیکن ترقیاتی بجٹ بنیادی چیز ہوتی ہے جناب سپیکر، کہ اگر آپ ترقیاتی بجٹ بڑھاتے ہیں اور ترقیاتی بجٹ پر ہی آپ Focus کرتے ہیں اور اس کو بڑھاتے ہیں تو اس سے آپ کا ملک دوبارہ کھڑا ہوتا ہے، اس سے آپ کا ملک دوبارہ کھڑا ہوتا ہے، اگر جنگیں گزری ہوں، اگر تکلیف گزری ہو، ملکوں پر آفتیں گزری ہوں، لیکن اگر آپ ترقیاتی بجٹ کی طرف جاتے ہیں تو دوبارہ ملک اٹھتا ہے، دوبارہ علاقے ترقی کرتے ہیں اور اس سے آمدن بڑھتی ہے، روزگار بڑھتا ہے، زندگی آگے جاتی ہے اور زندگی کا معیار بلند ہوتا ہے، اگر آپ ترقیاتی بجٹ کو آگے بڑھاتے ہیں۔ جناب سپیکر، آج اس صوبے کا، اس ملک کا بلکہ پوری دنیا کا بنیادی مسئلہ ہے "کورونا وائرس

کے خلاف جنگ"، جس کے لئے وزیراعلیٰ، وزیراعظم صبح وشام اس حوالے سے مختلف Talks پر، مختلف الیکٹرانک میڈیا پر آکر، ان کے نمائندے آکر اس پر بات کرتے ہیں لیکن محکمہ صحت کے لئے 2019-20 کے بجٹ میں 36.8 ارب روپے ہاسپیٹل سروسز کے لئے رکھے گئے تھے جس پہ نظر ثانی کر کے 36.6 ارب روپے کر دیا گیا ہے، اسی طرح صحت کے باقی ایریاز میں بھی نظر ثانی بجٹ میں کمی کر دی گئی ہے اور اس میں دو باتیں سامنے آئی ہیں، اول یہ کہ حکومت کرونا کے خلاف سنجیدہ نہیں ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے صوبے میں شرح اموات باقی صوبوں سے زیادہ ہے اور میں اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ حکومت اس پالیسی کا نوٹس لیں۔ جناب سپیکر، اس وقت کورونا کے حوالے سے جو باتیں سامنے آرہی ہیں اور مختلف قیاس آرائیاں جو ہو رہی ہیں کورونا کے حوالے سے، میں سمجھتا ہوں کہ حکومت عوام کو اعتماد میں لینے میں ناکام ہو چکی ہے جناب سپیکر، ان کو صحیح معنوں میں نہیں بتا سکی، عملاً قوم بد اعتماد ہوئی ہے جناب سپیکر، اور مختلف قیاس آرائیاں آپ کو ملیں گی، کچھ پتہ نہیں چلتا، کوئی کہتا ہے کہ جی ہمارے گھر میں کوئی فوتگی ہوئی ہے اور باہر سے کوئی ٹیم آرہی ہے، وہ کہتی ہے کہ جی کورونا کے وائرس میں آپ شو کریں کہ ہم اس کو کورونا میں ڈال دیں، اس کی Death کورونا میں ڈال دیں اور کوئی اس کو مانتا ہے، کوئی نہیں مانتا، کوئی کہتا ہے، مطلب ہے معاشرے میں مختلف قیاس آرائیاں ہیں جو میں سمجھتا ہوں۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن کی بجٹ پر تقریر کے لئے مختص شدہ وقت پورا ہونے پر گھنٹی بجائی گئی)

<u>مولانا لطف الرحمان</u>: یہ گھنٹی کس لئے بجائی ہے؟ ذرا مجھے۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ہم سب نے فیصلہ کیا تھا پندرہ منٹ تھے، اب پچیس منٹ ہو گئے ہیں، پندرہ کی جگہ پچیس ہو گئے ہیں۔

<u>مولانا لطف الرحمان</u>: پندرہ منٹ تو، جناب سپیکر صاحب، میں تو اپوزیشن لیڈر کی جگہ بھی تقریر کر رہا ہوں اور آپ نے خود ہی بتایا اور دوسرا اپنی جگہ پر بھی میرا ٹائم ہے، تو میں دونوں ٹائم کو اکھٹا کر کے، میں کوشش کروں گا کہ میں تقریر کو۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: لطف الرحمان صاحب! یہ آپ کی ہی باتیں ہیں، آپ نے کہا تھا پندرہ منٹ، پندرہ سے پچیس آپ نے کر دیا، ہم نے پچیس پر گھنٹی بجادی ہے۔

<u>مولانا لطف الرحمان</u>: نہیں نہیں، میں نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جب آپ اپنی باتوں پر خود قائم نہیں رہیں گے تو باقی کون قائم رہے گا؟

مولانا لطف الرحمان: نہیں نہیں، ایسی بات نہیں ہے، میں اپوزیشن لیڈر کا ٹائم اور پلس میرا ٹائم آپ اکٹھا کر لیں تو ٹائم ان شاء اللہ ٹھیک بنے گا۔ تو جناب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

مولانا لطف الرحمان: تو جناب سپیکر! میں بات یہ کر رہا تھا کہ یہ جو قیاس آرائیاں ہیں، یہ حکومت کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے ہوئی ہیں۔ جناب سپیکر، اہم مسئلہ ہے کورونا اور کورونا ایک وائرس ہے، ایک تکلیف دہ چیز ہے، قوم کو آگاہی دینا ضروری ہے، یہ اور بات ہے کہ ہمارے ملک میں اس کا جیسے مغربی دنیا میں وہ مؤثر رہا شاید اسی طرح یہ یہاں پر مؤثر نہ ہو، تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو گا اور یہ اچھی بات ہے کہ نہ ہو، لوگوں کی جان بچانا ہماری ذمہ داری ہے جناب سپیکر، لیکن بہتر پالیسیاں دینا جن پر قوم اعتماد کرے اور قوم جن پر عمل کر سکے، اعتماد دلانا ہماری حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہ ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے۔ سب سے پہلے ہمارے مولانا فضل الرحمان صاحب نے باقاعدہ قوم سے خطاب کیا اور ہم نے اپنی خدمات حکومت کے سامنے رکھیں کہ ہم ہر سطح پر اس میں خدمت دینے کے لئے تیار ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے بھرپور انداز میں اپنے سارے سیاسی پروگرامز کو ختم کیا، ہم نے اپنی سیاسی Activities کو ختم کیا، ہم Self quarantine میں رہیں، کوشش ہم نے کی، لوگوں کو بتانے کی کوشش کی ہے، لوگوں تک رسائی کی ہے، غریب لوگوں تک کھانے پینے کی اشیاء پہنچائی ہیں اور اس مشکل ٹائم میں ہم نے مسلسل اس کو جاری رکھا اور پورے صوبے میں ہم نے اس حوالے سے کام کیا جناب سپیکر، تو اس حوالے سے حکومت کی بھی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ایک بہتر پالیسی دے، بہتر انداز میں آگاہی دے اور قوم اس پر عمل کر سکے اور اس کو سمجھ سکیں، مان سکیں اور ایک پالیسی جو نیچے آپ کے ادارے ہوتے ہیں، محکمے ہوتے ہیں، وہ بھی اسی پالیسی پر عمل پیرا ہو، وہاں پر کوئی مبہم چیزیں پیدا نہ ہوں، کوئی Doubt نہ ہو، پالیسی تو بڑی کلیئر ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، ان حقائق کا سامنے آنے کے بعد حکومت اپنی ناکامی اور اپنی نااہلی اور نالائقی کو کورونا کے پیچھے چھپا نہیں سکتی، محکمہ صحت کے بجٹ کو نظر ثانی کے بعد کم کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حکومت نے اب تک کرونا کی وجہ سے کوئی اضافی بوجھ نہیں اٹھایا، وزیر خزانہ نے بہت سے ٹیکسوں میں کمی کا اعلان کیا ہے، یہ ایک احسن قدم ہے مگر اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ یہ دعویٰ حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔ جناب سپیکر، 2019-20 کے نظر ثانی بجٹ میں ٹیکسوں کی محصولات 27.5 ارب تھے جبکہ 21-20 کے بجٹ میں ٹیکسوں کے محاصل 28.1 ارب روپے رکھے گئے ہیں، مرکزی حکومت کی اپنی اعداد و شمار بتاتی ہے کہ ملک

میں مہنگائی کی شرح سولہ فیصد تک ہے۔ جناب سپیکر، مقصد بنیادی یہ ہے کہ آج ہم مہنگائی، پچھلے بجٹ کی تقریر میں نے یہاں تقریر کی تھی، میں نے مہنگائی کی شرح بتائی تھی تیرہ فیصد جناب سپیکر، اور اس وقت On ground سولہ فیصد مہنگائی بتائی جارہی ہے لیکن درحقیقت وہ شرح چوبیس فیصد تک پہنچ چکی ہے جناب سپیکر، اب آپ مجھے بتائیں کہ غریب آدمی اس چوبیس فیصد تک جو زمینی حقائق ہیں، وہ چوبیس فیصد ہیں، چلو ہم سولہ فیصد کی بھی بات کرے، تو آپ مجھے بتائیں کہ کیسے گزارہ ہو گا، کیسے ممکن ہو گا؟ آپ مجھے ایک عام آدمی کا، اس کے گھر کا بجٹ آپ مجھے بنا کے دے دیں اور آپ اپنے بجٹ کو دیکھ لیں، اس میں وہ غریب آدمی اس سال میں کیسے گزارہ کرے گا، یہ اگر آپ مجھے بجٹ بنادیں، تو میں آپ کو چیلنج کرتا ہوں، میں آپ کو خود مبارکباد اپنی طرف سے دوں گا، اگر آپ اس بجٹ کو پیش کر سکیں اور ایک سال تک اس بجٹ پہ وہ چل سکے، وہ غریب آدمی، تو یہ صورتحال ہے اس بجٹ کا، اب سولہ فیصد مہنگائی، جو دکھائی گئی ہے اور اگر چوبیس فیصد زمینی حقائق ہوں اس حوالے سے تو جناب سپیکر، ہمارے ملک اور قوم کا کیا حال ہو گا جناب سپیکر، کس طرح گزارہ ہو گا اور کس طرح ہم آگے چل سکیں گے؟ ہم کہاں پر کھڑے ہیں، ہم کہاں پر پہنچے ہیں، میں آگے اس پر بھی بات کروں گا کہ ہم اس وقت کہاں پر کھڑے ہیں؟ جناب سپیکر، قرضوں پر سود کی ادائیگیوں کا خرچہ 2018-19 میں 10 ارب روپے تھا جو کہ بجٹ 20-21 میں 16.5 ارب روپے رکھا گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ صوبے پر قرضوں کا بوجھ تیزی سے بڑھ رہا ہے، ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ حکومت کے اس بڑھتے ہوئے قرضوں کا جو بوجھ ہے اور اس پر جو سود بڑھ رہا ہے، اس کا نوٹس لیں جناب سپیکر، کہ اس کو کس طرح Manage کیا جائے گا جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، اب میں مرکز کی معاشی پالیسی پر بات کروں گا جو کہ ہمارے صوبے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جناب سپیکر، ماضی میں جی ڈی پی گروتھ پانچ سے گیارہ تک رہی ہے، پچھلی حکومتوں میں بھی پانچ سے چھ تک تھی مگر پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہمارے کپتان کی حکومت میں جی ڈی پی گروتھ 0.31 ہوئی ہے، حکومت کی ناکامی ظاہر کرتی ہے کہ یہ حالات دسمبر 2019 میں ہی سامنے آنا شروع ہو گئے تھے، جس کا مطلب ہے کہ اس کا الزام کورونا پر دینا مناسب نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر، فیڈرل بجٹ کا خسارہ عام طور پر پانچ فیصد سے کم رہتا ہے مگر دوران مالی سال میں یہ حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق نو فیصد سے زیادہ ہو چکا ہے اور 30 جون تک یہ گیارہ فیصد تک جاسکتا ہے۔ جناب سپیکر، دسمبر 2017 میں کل قومی قرضہ 23 کھرب روپے تھا جو دسمبر 2019 میں بڑھ کر 34 کھرب ٹریلین ہو چکا ہے، یعنی حکومت نے جتنا قرضہ 72 سالوں میں لیا، اس کا ایک تہائی حصہ

اس حکومت نے لیااور ہماری جو ضرورت ہے قوم کی، علاقوں کی جو ضرورت ہے، اس کو کس طریقے سے جناب سپیکر، پورا کریں گے ؟ وزیر خزانہ صاحب جب ہمارے ساتھ بیٹھتے ہیں تو ہمیں کہتے ہیں کہ ان شاء اللہ آگے چل کر ہم فلاں فلاں چیزوں میں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے پچھلے دو سال گزرے ہیں، ہمارے علاقوں میں جو کچھ ترقی ہوئی ہے تو وہ آکر خود دیکھ لیں کہ دو سالوں میں ہم نے کتنے روپے خرچ کئے ہیں اپنی علاقوں میں، تو وہ بات ہے آسانی کی کہ ہمیں سمجھ میں آجائے کہ وزیر خزانہ صاحب کو بھی سمجھ آجائے گا کہ ہم نے کتنے پیسے خرچ کئے ہیں ؟ جناب، ابھی بھی پچھلے سال کے ہمارے تمام ممبران یہاں پہ بیٹھے ہیں، ان کو اپنے علاقے کی ترقی کے لئے اگر تھوڑے بہت پیسے ملے بھی تھے جناب سپیکر، میں دعوے سے کہتا ہوں، یہ سب بیٹھے ہیں، اس کو اب تک وہ خرچ نہیں کر سکے کیونکہ پیسے ملے نہیں، دیئے نہیں، اگر دیئے جاتے تو اب جاکے شاید وہ علاقے کی طرف جا سکے، وہ پیسے جتنے ملے تھے، اس پہ پچاس فیصد کٹ لگا ہے جناب سپیکر، اور پچاس فیصد کٹ کب کا لگا ہوا ہے اور آگے والے ٹائم میں جو ہے، وہ جو پیسے گئے تھے، میرے خیال میں اس پر بھی انہوں نے پچاس فیصد کاٹا ہے، پھر میں نے ریکویسٹ کی کہ یہ تو وہ پچاس فیصد ہے جو گیا ہوا ہے، اس پہ بھی اگر آپ کٹ لگائیں گے، کمیٹی میں جب ہم بیٹھے تھے تو پھر ہو گا کیا؟ تو یہ صورتحال ہے، آپ کی دو سال کی پچھلی کارکردگی ہمارے سامنے ہے، ہمارے علاقوں کی اور اپوزیشن کے حلقوں کا تو یہ صورتحال ہے، آپ کے حلقوں کا مجھے نہیں پتہ کہ اس میں آپ نے کیا کیا اور کیا نہیں کیا، وہ آپ کو معلوم ہو گا۔ دسمبر 2017 میں کل قومی قرضہ 23 کھرب روپے تھا جو دسمبر 2019 میں بڑھ کر 34 کھرب Present، 72 سالوں میں اس کا ایک تہائی حصہ اس حکومت کے صرف دو سالوں میں لے لیا گیا، اس کی وجہ سے مرکزی حکومت کی اخراجات کی سب سے بڑی مد سود کی ہے۔ بجٹ 20-2019 میں ٹیکسوں کا ہدف 5555 بلین روپے تھا جو کہ بجٹ 21-2020 میں کم کر کے 4963 بلین روپے کر دیا گیا، یہ حکومت کی ناکامی کی واضح دلیل ہے، پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ بجٹ کا حجم سات اعشاریہ تین کھرب ہے جو پچھلے سال سے گیارہ فیصد کم ہے، اس کا مطلب ہے کہ ملک ترقی کی بجائے تنزلی کی طرف جارہا ہے اور اس وقت ملک میں بے روزگاری کا جو صورتحال ہے، ایک کروڑ کے لگ بھگ لوگ بے روزگار ہوئے ہیں اس حکومت میں اس سال میں جناب سپیکر، اور اس سال کے آخر تک یہ تعداد ایک کروڑ اسی لاکھ لوگوں تک پہنچے گی جناب سپیکر، اب آپ مجھے بتائیں کہ اس میں ہمارے صوبے کا کتنا حصہ ہو گا کہ جتنے یہ لوگ بے روزگار ہوں گے اور ہم بجٹ میں دیکھتے ہیں تو کوئی ایک ہزار نوکریوں کی بات ہوتی ہے اور ہم تو

اگر کلاس فور کی نوکری کی بات بھی کریں، اب یہ ایجوکیشن منسٹر صاحب بیٹھے نہیں ہے، تو صورتحال وہاں ہوتی ہے، ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کلاس فور کی نوکری بھی ہم اپنے حلقے میں کسی کو دینے سے قاصر ہوتے ہیں حالانکہ فیصلہ ہوا ہے، اس ایوان میں سپیکر نے کئی دفعہ کہا کہ حلقے کا ایم پی اے کلاس فور کی نوکری تو کم از کم وہ بتا سکیں، اس کی نشاندہی کر سکے، وہ Nomination کر سکے اور اس پہ باقاعدہ ایک ترتیب سے، ایک پراسیس سے گزر کے اس کو کلاس فور کی نوکری ملے گی جناب سپیکر، لیکن صورتحال یہاں مختلف ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے کہ جو بات طے ہو تو کم از کم اس پہ عمل ہو، ہم نہیں چاہتے، ہم روایات کے لوگ ہیں، ہماری اسمبلی روایات کی اسمبلی ہے، کبھی بھی نہیں چاہتے کہ ہم ان روایات سے ہٹ کر اس اسمبلی کو چلائیں گے جناب سپیکر، لیکن گزارش ہے میری کہ اگر ہم اس پر عمل کر سکے تو بہتر ماحول ہو گا اور بہتر طریقے سے ہم ایک دوسرے کی بات سن سکیں گے، دلیل پہ بات کر سکیں گے، آپ بات کر سکیں گے، حکومت کی بات ہم سمجھ سکیں گے، اپوزیشن کی بات آپ سنیں گے، سمجھ سکیں گے تو پھر ہم بہتر طریقے سے اس صوبے کو چلا سکیں گے جناب سپیکر۔ اب جناب سپیکر، میں این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں کہ ساتویں این ایف سی ایوارڈ میں صوبے کا 57.5% حصہ مقرر کیا گیا تھا اور اس کو آئین کے آرٹیکل (3A) 160 کے تحت تحفظ دیا گیا ہے، کوشش کی جارہی ہے کہ آئین میں ترمیم کر کے صوبے کی اس حصے میں تخفیف کر دی جائے، یہ ایوان باخبر رہے کہ مرکز کی اس گھناؤنی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا، صوبہ خیبر پختونخوا War on Terror کی مد میں ایک فیصد اضافی لیتا ہے، اس کے اس حق کا بھی تحفظ ہونا ضروری ہے۔ جناب سپیکر، اٹھارہویں ترمیم کے تحت ایک ماہ میں کم از کم ایک بار مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس بلانا لازم ہے جہاں صوبوں کی آواز سنی جاتی ہے، حکومت سے مطالبہ ہے کہ ہمارے اس آئینی حق کا تحفظ کیا جائے، دسویں این ایف سی ایوارڈ کے لئے صوبوں سے دو ممبرز ہوتے ہیں جبکہ مرکز سے فنانشل ایڈوائزر کو شامل کر کے مرکز کو تین ممبرز کا حصہ دیا گیا ہے، حکومت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اس غیر قانونی اور غیر اخلاقی عمل کو ختم کیا جائے، Nonstatutory member صوبے کا شہری ہونا چاہیئے اور صوبائی حکومت کے مشورے سے لگانا چاہیئے، صوبہ خیبر پختونخوا کے معاملے میں ایسا نہیں کیا گیا، ایوان سے گزارش ہے کہ اس بات کا فوری نوٹس لیا جائے۔ جناب سپیکر، ساتویں این ایف سی ایوارڈ میں ہمارے صوبے کا حصہ 14.6 مقرر کیا گیا تھا مگر اب فاٹا کی آبادی صوبہ خیبر پختونخوا میں شامل ہونے کے بعد اس صوبے کا حصہ بڑھانا چاہیئے، لہذا ایوان ایک تحریک پاس کرے تاکہ دسویں این ایف سی

ایوارڈ میں ہمارا مطالبہ پورا کیا جائے۔ جناب سپیکر، اٹھارہویں ترمیم کا تحفظ صوبائی خود مختاری کے لئے ضروری ہے، اس پر ایوان کو باخبر اور پر عزم رہنا انتہائی ضروری ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس بجٹ کے حوالے سے دو باتیں اور ہیں جو میں نہ کروں تو شاید یہ باتیں تکمیل تک نہیں پہنچیں گی۔ جناب سپیکر، بی آر ٹی کا مسئلہ، بی آر ٹی منصوبے کا، اس پراجیکٹ کی جناب سپیکر، ہماری بہت بدنامی ہو چکی، بہت ہی بدنامی ہو چکی، پورے ملک میں ہماری بدنامی ہو چکی۔ بی آر ٹی کا منصوبہ چھ مہینوں میں مکمل ہونا تھا جناب سپیکر، لیکن وہ منصوبہ آج ہم ڈھائی سال میں بھی مکمل نہیں کر پائے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مسلسل تسلسل کے ساتھ اس پراجیکٹ کے لئے جو بجٹ مختص کیا گیا تھا، اس میں اضافہ ہو رہا ہے، مسلسل اضافہ ہو رہا ہے اور اب بھی اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، اس بجٹ میں بھی اس کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں، اس کی ضرورت کے مطابق مسلسل اس کی ڈیزائننگ پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں، مسلسل اس کی توڑ پھوڑ ہو رہی ہے جناب سپیکر، یہ ایوان جاننا چاہتا ہے کہ یہ کس طرح کی ڈیزائننگ تھی، کس طرح کا یہ پراجیکٹ تھا کہ جس کو نہ تو آپ ٹائم پہ مکمل کر پائے، نہ آپ کا وہ تخمینہ جو اس کے لئے لگایا گیا تھا، نہ اس پہ آپ ٹھہر سکے، مسلسل اس کو ڈبل کرتے چلے گئے ہیں اور آج بھی آپ بجٹ میں اس کے لئے پیسے رکھ رہے ہیں اور آج بھی آپ سے وہ منصوبہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا، تاریخیں آپ دیتے رہے ہیں لیکن کسی بھی تاریخ پہ یہ منصوبہ مکمل نہیں ہوا جناب سپیکر، اور یہ تو وقت بتائے گا کہ یہ منصوبہ کتنا کارآمد تھا، کتنا اس صوبے کے لئے، اس شہر پشاور کے لئے جو کیپیٹل ہے صوبے کا، اس کے لئے کتنی ضرورت تھی اس کی، آیا اس پراجیکٹ کو لوگوں کی بہتری کے لئے ہم استعمال کر سکتے ہیں اور کس طریقے سے وہ استعمال ہو گا؟ یہ ساری چیزیں، اس وقت لوگ اس پہ، عام لوگ اس پہ تبصرہ کرتے ہیں لیکن ہماری مزید بدنامی ہو رہی ہے، اس پراجیکٹ کو جس طریقے سے بھی ہو مکمل ہونا چاہیئے لیکن اس کا وہ بھی چیک کرنا چاہیئے کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ پلاننگ میں کہاں غلطیاں تھیں، کیوں ہوئی ہیں پلاننگ میں غلطیاں، بجٹ اس کا مسلسل کیوں بڑھا، اس کی وجوہات کیا ہیں، آج تک مکمل نہیں ہوا، کیوں نہیں ہوا؟ یہ ساری چیزیں سوالیہ نشان ہے جو یہ ایوان بھی جاننا چاہتی ہے اور پوری قوم بھی جاننا چاہتی ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، سونامی بلین ٹری اچھی بات ہے، ہم بھی کہتے ہیں کہ گرین پاکستان ہونا چاہیئے، ہم بھی چاہتے ہیں کہ ہو لیکن ہو صحیح، اس پراجیکٹ کا کیا ہوا، وہ کہاں تک پہنچا، کیا ہم دکھا سکتے ہیں؟ ہماری کمیٹی بنی تھی، اس کمیٹی نے پورے اس کا دورہ کرنا تھا سونامی بلین ٹری کا جہاں جہاں وہ درخت لگائے گئے تھے، اس کمیٹی کا سربراہ ہمارا شوکت یوسفزئی تھا اور ہم نے پورے

صوبے کا دورہ کرنا تھا لیکن آج تک ہم اس کا ایک دورہ بھی نہیں کر سکے، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی زیادتی ہے اور اس سونامی بلین ٹری کا کوئی نہ کوئی وہ ہونا چاہیئے کہ جس پر لوگوں کو تسلی ہو اس کے حوالے سے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آٹے کے بحران کی میں بات کر رہا ہوں اور آٹے کی قیمتوں کی، جس سطح پہ یہ قیمتیں پہنچی ہیں جناب سپیکر، پچھلے بجٹ میں جو آپ کی مختص کی گئی رقم تھی جناب سپیکر، کیوں نہیں خریدی گئی وہ گندم اور وہ آٹا کیوں نہیں خریدا گیا ان پیسوں سے؟ اس کی بھی انکوائری جناب سپیکر، ہونی چاہیئے۔ میرا مطالبہ ہے کہ آخر جب اس کے لئے پیسے رکھے گئے تھے، پھر ان پیسوں سے وہ گندم کیوں نہیں خریدی گئی؟ اگر وہ گندم خریدی جاتی تو آج یہ صورتحال نہ ہوتی اور ہم آج یہ مہنگا آٹا اور مہنگی گندم نہ خریدتے جناب سپیکر، اگر ہم وقت پہ وہ خریداری کر سکتے، اس کی بھی انکوائری جناب سپیکر، ہونی چاہیئے۔ چینی کا بحران آپ کے سامنے ہے جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ چینی کا بحران ہم، میں تو اپنے صوبے کو، صوبے کو شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ہمارے صوبے نے اس پہ سبسڈی نہیں دی لیکن جہاں بھی سبسڈی دی، اگر ہم 'مل اونرز' کو ذمہ دار قرار دیتے ہیں اور ان سے سوال کرتے ہیں تو پھر سوال ان سے بھی ہونا چاہیئے کہ جنہوں نے سبسڈی کی اجازت دی جناب سپیکر، جنہوں نے ایکسپورٹ کرنے کی اجازت دی تھی جس سے پورے ملک میں چینی مہنگی بک رہی ہے اور آج نوے روپے کی چینی بک رہی ہیں، پچانوے روپے کی چینی بک رہی ہیں جناب سپیکر، پچاسی سے نوے روپے تو جناب سپیکر، اب آخر غریب آدمی کہاں جائے گا، کیا کرے گا غریب آدمی، کس طرح اپنا وقت کا گزارہ کرے گا جناب؟ تو ہمیں یہ سوچنا پڑے گا، ہمیں قوم کے لئے سوچنا پڑے گا۔ ہمارے صوبے کی تین کروڑ ساڑھے تین کروڑ آبادی ہے، یہ ایوان بیٹھا ہے، ہم ان کے نمائندہ ہیں یہاں پہ جناب سپیکر، اس اسمبلی میں بیٹھتے ہیں، اس اسمبلی کا حق ادا کرنا چاہیئے اور اس اسمبلی میں عوام کے لئے بہتر فیصلے ہمیں جناب سپیکر، کرنے چاہئیں۔ تو یہ صورتحال ہے جو میں نے جناب سپیکر، آپ کے سامنے رکھی لیکن میں آخر میں ایک بات اور کروں گا کہ ہمارے جو سدرن ڈسٹرکٹس ہیں، ان کی رائلٹی کا جو مسئلہ ہے جناب سپیکر، میں آپ کی توسط سے وزیر خزانہ سے بھی یہ سوال کرتا ہوں کہ ہمارے ممبران کا وہاں حق مارا جا رہا ہے، ان کو رائلٹی نہیں مل رہی، اس علاقے کے لوگوں کو رائلٹی نہیں مل رہی اور وہ احتجاج پر ہیں، انہوں نے ابھی 15 تاریخ کو بھی احتجاج کیا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے ان تحفظات کو فوری طور پر دور کرنا چاہیئے، فوری طور پر اس کا ازالہ ہونا چاہیئے تاکہ وہ علاقے جو ہمارے کوہاٹ، کرک اور ہنگوں اور یہ ایریاز ہیں، ان کو رائلٹی کا اپنا حق لوگوں کو مل سکے جناب سپیکر، اور وہ مطمئن ہو کے

اپنے اس علاقے میں ٹائم گزار سکیں، یہ روز روز احتجاج، روز باتیں، روز میٹنگ، روز وعدے وعید، حکومت کی طرف سے وعدے لیکن آج تک ایک وعدہ بھی پورا نہیں ہوا جناب سپیکر۔ میں جناب سپیکر، شکریہ ادا کرتا ہوں ایوان کا اور میں نے تقریر شاید تھوڑی سی لمبی کی، میں تمام ممبران کا اس حکومت کی طرف کے ممبران ہیں یا ہمارے اپوزیشن کے ممبران ہیں، تمام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے تسلی سے، غور سے ہماری باتیں سنیں اور مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ اس پر اگر عمل ہوا تو یہ ہماری بہتری کی طرف قدم ہو گا اور مشکل سے ہم ان شاء اللہ نکلیں گے۔ وآخِرُالدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام ممبران ہمارے لئے قابل احترام ہیں، قابل عزت ہیں لیکن میں پہلے پارلیمانی لیڈرز جو ہیں پارٹی کے، ان کو موقع دوں گا، پھر اس کے بعد میں ایم پی ایز کو۔ جناب عنایت اللہ خان صاحب، جناب عنایت اللہ خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: یہ خوشدل لالا کہتے ہیں کہ مجھے پہلے موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی پارلیمانی لیډرز، تاسو اوګرئ، بیا زه خوشدل خان له موقع ورکومه په هغه حساب باندې ټولو له، ټولو له به زه موقع ورکوم جی۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک شوه جی، مجھے اگر آپ اجازت دیں گے سپیکر صاحب! تو میں ماسک کے بغیر کروں سپیکر صاحب۔ (مداخلت) ہاں، سپیکر صاحب! آپ کی اجازت سے ماسک کے بغیر کرتا ہوں، ویسے Covid کا سلسلہ میرا گزر چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، وہ بات صحیح ہے آپ کی لیکن ایس اوپیز کو Follow کرنا چاہیئے۔

جناب عنایت اللہ: میں ایس اوپیز کو Follow کرتے ہوئے یہ لے آتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایس اوپیز کو Follow کرنا چاہیئے، ان کی بات صحیح ہے۔

جناب عنایت اللہ: آپ سے ریکویسٹ ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دوسری بات یہ ہے (مداخلت) ایک منٹ، ماسک اس لئے ہونا چاہیئے جی، لطف الرحمان صاحب نے کیا ہے، یہ فین اور اے سی کی ہوا سے یہ۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: دوئ هسې ګپ شپ لګوی زما ملګرے دے، دے زما ملګرے دے ګپ شپ لګوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان، عنایت اللہ خان صاحب پنکھے اور اے سی کی ہوا سے یہ Particles ہوا میں موو کرتے ہیں۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ، مجھے اجازت دے دیجئے، میرے لئے پہننا ممکن نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، ممکن ہے پہن لیں، آپ کے سامنے سب نے لگائے ہوئے ہیں، آپ بھی پہنیں تو بہتر ہو گا جی۔ اگر ہم SOPs کو Follow نہیں کریں گے تو کون Follow کرے گا، سب سے پہلے ہمیں SOPs follow کرنے ہیں تاکہ لوگ اسے دیکھ سکیں۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں یہ چاہوں گا جناب سپیکر صاحب، کہ جو ہمارے محترم معزز وزیر خزانہ ہیں، یہ جو آج ممبروں کے اندر، ممبران کی طرف سے Resentments کی آوازیں آئیں تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ چاہتے ہیں کہ حکومتی بنچز کی وزراء ان کی باتیں سنیں، اس کو ریکارڈ کریں، نوٹ کریں اور اس پہ Respond کریں، اس میں کتنے کام ہوتے ہیں، کتنے نہیں ہوتے ہیں، یہ اصل مسئلہ نہیں ہوتا ہے اور بجٹ سیشن جو ہوتا ہے، وہ پورے سال کی Proceedings کی Culmination ہوتا ہے، وہ نقطہ عروج ہوتا ہے اور بجٹ 'سپیچز' کے اندر میں نے جو، اب میرا جو تیرہ چودہ سالہ Parliamentary experience ہے، میں نے اس میں دیکھا ہے کہ بجٹ 'سپیچز' کے اندر فنانس منسٹر پہلے دن سے آخری دن تک بیٹھے رہتے ہیں اور فنانس منسٹر تمام 'سپیچز' کے Notes لیتے ہیں، اس پہ Respond کرتے ہیں، ظاہر ہے اس سے ایک تسلی ہو جاتی ہے باقی بہت کچھ نہیں ہوتا ہے لیکن تسلی ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہم فنانس منسٹر سے یہ ریکویسٹ کریں گے کہ کم از کم اس سال وہ آخر تک تمام ممبران کی بجٹ 'سپیچز' کے Notes لیں، اس کو ریکارڈ کریں اور جتنا ہو سکے، اس پہ Respond کریں، یہ ایک جنرل ریکویسٹ تھی۔ جناب سپیکر، مجھ سے پہلے مولانا لطف الرحمان صاحب نے بجٹ کے اوپر تفصیلی گفتگو کی ہے۔ 1923 بلین آپ نے Overall بجٹ رکھا ہے Merged areas اور Settled areas کا اور 317 بلین آپ کا Development portfolio ہے دونوں Merged areas کا اور Settled areas کا اور آپ کے وائٹ پیپر کے اندر لکھا ہوا ہے کہ پچھلے سال آپ کو 161 بلین روپے جو ہیں آپ کو 900 بلین کے Projected figures سے کم ملے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ اسمبلی کے اندر جو بات ہوتی ہے، وہ ریکارڈ کا حصہ بن جاتی ہے، اس کو آپ لکھتے بھی ہیں، اس کو ریکارڈ بھی کرتے ہیں، Documented بھی کرتے ہیں، اس لئے ہم جو بات کرتے ہیں، اس لئے کرتے ہیں کہ اگر آپ نہیں

سنیں گے تو ہسٹری کا تو حصہ بن جائے گا۔ پچھلے سال اگر منسٹر صاحب کو یاد ہو تو یہاں میں نے فیڈرل بجٹ کی بات کی تھی کہ ایف بی آر کا Revenue collection کا جو ٹارگٹ ہے، وہ ہے 5.5 ٹریلین روپے کا، میں نے کہا تھا کہ منسٹر صاحب یہ صوبہ 93% تک اور 90% تک، Exact calculation ویسے آپ نے وائٹ پیپر میں نہیں دیا ہے، اس میں Federal Transfers پہ Dependent ہے اور Federal Transfers میں آپ کا جو بڑا ہیڈ ہے، وہ Federal Tax Assignment ہے Divisible Pool سے، تو اس میں بڑا حصہ آپ کو ملتا ہے، اس لئے آپ اس بجٹ کو In isolation نہیں دیکھ سکتے ہیں، پچھلے سال ہم نے آپ کو کہا تھا کہ آپ کا جو ریونیو ٹارگٹ ہے، یہ بڑا Ambitious ہے، آج آپ کہیں گے کہ Covid آ گیا ہے، بھئی اس مارچ تک بھی آپ کے Receipts جو تھے، وہ ایک ہزار ارب تھے، 900 ایک ہزار ارب تک آپ اپنے، پیچھے جا رہے تھے، اس لئے اس سال بھی جو Projections ہوئی ہیں، اس میں آپ کا بڑا حصہ Federal Tax Assignment کا ہے، انہوں نے ایک ہزار، ماہرین کہتے ہیں، معاشی ماہرین کہتے ہیں کہ One trillion انہوں نے زیادہ Revenue project کیا ہے جو کہ ان کو نہیں ملے گا کیونکہ پچھلے سال تو مارچ تک حالات نارمل تھے، اس سال تو پورے سال یہ Covid کے ساتھ آپ کی آنکھ مچولی رہے گی تو آپ کی Collection کم ہو گی، اس لئے یہ جو آپ کی ڈیویلپمنٹ، پھر آپ نے بڑی ڈیویلپمنٹ شو کی ہے، ویسے میں یہ بتاتا چلوں کہ اس میں آپ اگر دو تین ہیڈز نکالیں تو آپ کی ڈیویلپمنٹ کم ہو جاتی ہے۔ Foreign Project Assistance کے اندر اس سال آپ نے 86 ارب روپے دکھائے ہیں، پچھلے سال آپ نے 82 ارب دکھائے تھے، ویسے آپ کا جو Revised figure ہے آپ کے وائٹ پیپر کے اندر، وہ 48 بلین ہے، یعنی آپ نے 82 ارب شو کئے اور 48 بلین آپ نے Revised کر دیئے، ویسے وائٹ پیپر کے اندر بھی خامیاں ہیں۔ میں منسٹر صاحب کی توجہ چاہتا ہوں۔ آپ ہمیں یہ Revised figures تو دیتے ہیں لیکن جو آپ کے Actual expenditures ہیں، کسی جگہ کوئی کالم اس کے لئے بھی بنا دیں تاکہ ہمیں یہ پتہ چلے کہ آپ نے Actually کتنے پیسے خرچ کئے ہیں؟ تو Revised میں آپ کے یہ پیسے آدھے کم ہو گئے ہیں۔ Foreign Project Assistance کی جو Trajectory ہے، آپ کوئی آٹھ دس سالوں سے دیکھیں تو آپ کو پچاس فیصد سے کم ملتا ہے تو اس لئے یہ ایک فگر ایسی ہے، اس کے علاوہ آپ کا جو Federal Tax Assignment ہے، وہ 150 بلین سے زیادہ آپ کو پچھلے سال کم ملا ہے۔ آپ کو

کے اندر بھی تین چار پانچ ارب روپے کی آجاتی ہے۔ آپ کے Own Straight Transfers Source Receipts میں بھی دس پندرہ ارب کم آجاتے ہیں، تو اس لئے جب آپ Projections غلط کرتے ہیں، Notional کرتے ہیں، اندازوں کے اوپر کرتے ہیں، وہ Realistic نہیں ہوتے ہیں، Close نہیں ہوتے ہیں نتیجتاً آپ کو پشیمانی ہوتی ہے، نتیجتاً آپ کو مشکلات آتی ہیں، آپ کے بجٹ کی جو پلاننگ ہے، وہ Bad planning ہوتی ہے، غلط پلاننگ ہوتی ہے اور آپ ایک ایسی Wishes cycle create کرتے ہیں کہ جس کے نتیجے میں آنے والے لوگوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کا جو Development Budget ہے جناب سپیکر صاحب، پچھلے سال منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ میں نے Throw forward کم کیا ہے، ویسے پچھلے سال آپ کا کوئی چار ہزار ارب کا Around throw forward تھا، اس سال آپ کا کوئی سات ہزار ارب سے زیادہ Throw forward ہے، یعنی کوئی آٹھ ہزار ارب کے Close ہے آپ کا Throw forward، تو وہ بتادیں کہ Throw forward کتنا پھر بنتا ہے کہ منسٹر صاحب! آپ اپنی بجٹ سپیچ کے اندر اس پہ Respond کریں کہ میرا خیال ہے کہ آپ کا Throw forward بڑھا ہے۔ ہائی کورٹ کا ایک Decision آیا تھا اور ہائی کورٹ کے Decision میں Akram Khan Durrani versus Chief Minister Khyber Pakhtunkhwa and others، وہ بڑا Landmark decision تھا، اس Decision کے نتیجے میں آپ نے رولز فریم کرنے تھے، ان رولز کے ذریعے آپ نے بجٹ کی ڈسٹری بیوشن Fair طریقے سے یقینی بنانی تھی، وہ رولز ہائی کورٹ کے اس Decision کے Spirit میں تو نہیں بنے ہیں لیکن بہر حال جو بھی رولز تھے، گئے گزرے رولز ہیں لیکن بنے ہیں لیکن اس کو بھی Follow نہیں کیا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میرا اس بجٹ کے اندر، اس اے ڈی پی کے اوپر جو میں نے نظر دوڑائی ہیں، اس میں آپ نے آمبریلہ سکیمز رکھی ہیں ریجنل لیول پہ، یہ ایک اچھی بات ہے لیکن آمبریلہ میں تیسرا سال ہے کہ مجھے آمبریلہ سے کوئی ایک سکیم ابھی تک نہیں ملا ہے اور I am sure کہ ہمارے اپوزیشن کے اندر اور ٹریژری بنچز کے اندر بھی بہت سے لوگ ہیں جن کو آمبریلہ سے بہت کم سکیمیں ملی ہیں، اس لئے آپ جو آمبریلہ سکیمیں رکھتے ہیں، ہم آپ سے ریکویسٹ کریں گے کہ آپ کم از کم Regional equalization کے لئے، Fairness کے لئے، Equity کے لئے، Equitable distribution کے لئے، پھر سب کو اس میں Accommodate کریں لیکن By name سکیمیں جو ہیں مثلاً میرے اپر دیر کے اندر کوئی

By name سکیم آپ نے Reflect نہیں کی ہوئی ہے، ایک آدھ سکیم کے علاوہ کوئی By name سکیم Reflect نہیں کی ہوئی ہے۔ آپ کے جو بڑے اضلاع ہیں، جو آپ کی کیبنٹ کے اندر Heavy weights ہیں کوئی پانچ چھ، میں ان کے نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ وہ ہمارے Colleagues ہیں اور وہ پانچ چھ اور سات بڑے اضلاع ہیں، آپ کی جو بڑی زیادہ تر سکیمیں ہیں، وہ انہی اضلاع کے اندر Reflected ہیں۔ میں نے اپنے حلقے کے اندر بیماری کے دوران وزیر اعلیٰ صاحب کو WhatsApp message کر دیا، میں ان کا مشکور ہوں، انہوں نے میری بیمار پرسی کے لئے اسی وقت کال بھی کی، میرے ساتھ باتیں بھی کیں، میں نے کہا چیف منسٹر صاحب میں بیمار ہوں لیکن میری Constituency ہے، میرے پاس لوگوں کی نمائندگی ہے، میں کوئی آٹھ، پانچ، چھ سکیمیں آپ کو بھیج دیتا ہوں، ان میں سے کوئی ایک سکیم تو Reflect کریں، ہمیں بتا دیا گیا تھا، پارلیمنٹری لیڈرز نے بتایا تھا، پارلیمنٹری لیڈرز نے بتایا تھا کہ کوئی ایک سکیم تو Reflect ہو گی، ان میں سے کوئی ایک بھی Reflect نہیں ہو سکی۔ میں چاہوں گا کہ بہر حال آپ کے آمبریلہ کے اندر گنجائش اس کی موجود ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے صوبے کا پی ایس ڈی پی کے اندر جو شیئر ہے، ہماری Calculation یہ ہے کہ جو Merged areas ہمارے ساتھ نہیں تھے تو اس وقت ہمارا حصہ 14% این ایف سی کے بنیاد پہ بنتا تھا، اب ہمارا 17% بنتا ہے Merged areas کے بعد۔ پی ایس ڈی پی کی پچھلی سال کی کتاب میں نے پڑھی ہے، اس سال کی بھی میں نے پڑھی ہے، بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے اس صوبے کو حصہ نہیں دیا جاتا ہے اور اگر ہمارے لئے پیسے رکھے جاتے ہیں تو وہ پیسے پھر 50% سے کم ریلیز ہوتے ہیں اور وہ پیسے جب 50% سے کم ریلیز ہوتے ہیں تو ہمارے ہاں Utilized اس سے بھی کم ہوتے ہیں، آٹھ دس فیصد Utilized ہوتے ہیں، اس لئے یہ جو Development Budget ہے، پی ایس ڈی پی ہے، اے ڈی پی ہے، اس سے اکنامک Activity جنریٹ ہوتی ہے اور اکنامک Activity سے Jobs آتی ہیں اور Money کی Circulation ہوتی ہیں۔ پچھلے سال کے پی ایس ڈی پی کے بک کے اندر ہماری 45 ایسی سکیمیں ہیں خیبر پختونخوا کے جن میں آپ کا یہ ایم ایل ون بھی شامل ہے جس میں آپ کا نوشہرہ چکدرہ چترال روڈ بھی شامل ہے جس میں جنوبی اضلاع کے اندر سکیمیں بھی شامل ہیں، پچیس سکیمیں ایسی ہیں کہ جس کے اندر کوئی ایک بھی Nominal allocation ہے اور اس میں سے میں آپ کو Historically بتاؤں کہ ہم نے ایم ایم اے دور میں انسٹی ٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ کو پی ایس ڈی پی کے اندر Reflect کیا تھا، ابھی تک وہ چل رہا ہے اور اس کے لئے Allocation

نہیں ہوتی ہے، اس لئے منسٹر صاحب اس پر توجہ دیں، کوئی یونٹ بنائیں، کوئی سیل بنائیں، پی اینڈ ڈی کے اندر کوئی سیل بنادیں کہ پی ایس ڈی پی کے اندر ہمارا جو اپنا Due share ہے، وہ ہمیں ملیں اور یہاں اس کی Utilization کو بھی ہم Ensure کرائیں اور وہاں سے Releases کو بھی Ensure کرائیں اور بڑا قریبی رابطہ رکھیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایک اور ایریا جس کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا اور پی ایس ڈی پی کے اندر Specially میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارا جو اے ڈی پی کے اندر سوات موٹروے کی Extension کی سکیم ہے، یہ بھی میں نے چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی تھی ایک میٹنگ کے اندر کہ ہمارا اور ایڈیشنل چیف سیکرٹری بھی اس کو سمجھتے ہیں کہ چکدرہ سے اگر آپ، لوئر دیر کے ایم پی ایز جانتے ہیں کہ چکدرہ سے اگر آپ لڑم ٹاپ کا جو پہاڑ ہے، اس کے اندر ٹنل بنائیں گے تو آپ بڑی آسانی سے رباط تک پہنچ سکتے ہیں۔ تو منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ ویسے بھی آپ تو Feasibility بنا رہے ہیں، یعنی سوات موٹروے کی Feasibility بنا رہے ہیں، آپ اس کو BOT بھی کر رہے ہیں۔ تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ آپ دیر والا Portion بھی ساتھ شامل کر دیں تو یہ جو ٹنل ہے، اس کے نتیجے میں آپ کو چترال تک پہنچنے میں کوئی ایک گھنٹہ Saving ہو جائے گی، ٹول پلازہ پہ ٹیکس دینے کے لئے ہماری کمیونٹی بھی اور لوگ بھی تیار ہیں لیکن آپ ہمیں اس میں شامل کر دیں۔ نوشہرہ چکدرہ چترال روڈ کو N-45 کہتے ہیں۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ نواز شریف کے دور سے 'ایگزیم' بینک کے ساتھ معاہدہ ہوا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ چترال کی Side پہ، وہ ہمارے بھائی ہیں، ہمارا ان کے ساتھ کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ان کی Side پہ کام تو شروع ہے اس روڈ پہ، چکدرہ سے اس روڈ پہ کام شروع نہیں ہوا، یہ Tail end سے شروع نہیں ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کی وائٹ پیپر کے اندر کچھ چیزیں لکھی گئی ہیں اور بجٹ سپیچ کے اندر ہمارے فنانس منسٹر صاحب اگر اس پہ اتنا زور دیتے جتنا باقی چیزوں پر دیا گیا تو صوبے کی مفاد میں ہوتا، مثلاً آپ نے وائٹ پیپر کے اندر گومل زام ڈیم کا ذکر کیا ہے اور آپ نے لکھا ہے کہ گومل زام ڈیم ساؤتھ وزیرستان کے اندر رہے اور South Waziristan is now part of KP اور اس کی جو نٹ ہائیڈل پرافٹ ہے، وہ اس صوبے کو ملنی چاہیئے، آپ نے اس کا فگر بھی کوئی 116 ملین دیا ہوا ہے لیکن وہ نہیں دیا جا رہا ہے اور اس کی Rate determine نہیں ہو رہی ہے اور وائٹ پیپر کے اندر آپ نے یہ بھی Admit کیا ہے کہ پچھلے سال اور اس سے پچھلے والے سال بھی آپ کو اور آپ کی جو ریگولر انسٹالمنٹ تھی این ایچ پی کی، اس میں 36 ارب روپے آپ کو کم ملے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے وائٹ پیپر

کے اندر جو KCM کے مطابق، Kazi Committee Methodology کے مطابق آپ کا حق بنتا ہے، اس کالم کو آپ خالی چھوڑتے ہیں، پچھلے سال بھی ہم نے آپ سے کہا تھا کہ بھئی یہ تو آپ کا Claim ہے، اس Claim کو تو کم از کم اپنے ڈاکیومنٹس کے اندر Reflect کریں۔ جناب سپیکر صاحب، میں بڑے افسوس کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ اس صوبے کے ساتھ بہت زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ یہ جو ہمارا CRBC ہے، جو سدرن ڈسٹرکٹس کے اندر بن رہا ہے جس سے تین لاکھ ایکڑ زمین سیراب ہو گی، یہ Water Accord کے نتیجے میں جو 1991 کے اندر ہوا تھا، اس کے نتیجے میں ہمارا حق بنتا تھا کہ فیڈرل گورنمنٹ اپنے حصے کا 75% دے دیں اور 65% اور اس کو کمپلیٹ کریں۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے حصے کا پانی پنجاب اور باقی صوبے استعمال کر رہے ہیں، 1991 سے ہمارے اس کے پیسے باقی ہیں۔ منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ اپنے بجٹ سپیچ کے اندر ان چیزوں کو بھی Reflect کریں، ان پر بھی بات کریں اور فیڈرل گورنمنٹ سے بات کریں۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے پتہ ہے کہ وقت کم ہے، میں جلدی جلدی ایک ایک نکتے پہ آنا چاہتا ہوں۔ میں ہیلتھ کے اوپر تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ یہ جو موجودہ بجٹ ہے، یہ Health Centric Budget ہوگا کیونکہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ لوگوں کو پرائیویٹ اور پبلک سیکٹر دونوں ہاسپٹلز کے اندر وینٹی لیٹرز نہیں مل رہے ہیں، لوگوں کو آکسیجن نہیں مل رہی ہے، منسٹر صاحب سے میں رابطے کرتا ہوں، میں اس کا مشکور ہوں، یہ ان کی Magnanimity ہے کہ وہ WhatsApp پر بھی اور میسج پر بھی Respond کرتے ہیں اور میں اس کو Appreciate کرتا ہوں لیکن سچی باتیں ہیں کہ لوگوں کو بڑی مشکل اور تکلیف ہے۔ میرا خیال ہے 24 ارب جو آپ نے Covid کے لئے رکھے ہیں 15 بلین Settled اضلاع کے لئے اور 9 ارب Erstwhile FATA کے لئے، یہ Commendable ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں لیکن It should have been more جو Sufferings ہیں، یہ سال جو ہے یہ Crucial ہے، Critical ہے، یہ زندگی کے لئے Critical اور Crucial ہے، یہ بہت زیادہ ہونے چاہیئے۔ میں منسٹر صاحب سے بصد احترام جو انہوں نے ٹویٹ کیا تھا کہ ہم نے جو صحت انصاف کارڈ ہے، اس کو پورے صوبے تک Extend کیا ہے اور یہ یونیورسل ہیلتھ کوریج ہے، تو منسٹر صاحب بہت زیادہ Educated آدمی ہیں لیکن Let me define for you what is Universal Health Coverage? یونیورسل ہیلتھ کوریج جب آپ کے Catastrophic health expenditure یعنی ایسے Expenditure جس سے آپ کی پوری

اکانومی تباہ ہوتی ہے، وہ اس کے لئے آپ مجبور نہ ہوں کہ You pay at the point of service تو اس۔which is unfortunate, we all are paying at the point of service لئے یہ 'ٹارگٹڈ' سبسڈی ہے، یہ یونیورسل ہیلتھ کوریج نہیں ہے And I am sure he will correct all these things کیونکہ یونیورسل ہیلتھ کوریج جو ہے، SDGs کے اندر ہماری Commitment ہے، International commitment ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایجوکیشن پر تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں۔ ایجوکیشن کے اندر آپ کے بجٹ، آپ کے اکنامک سروے آف پاکستان کے اندر جو Overall figures ہیں 2017-18 اور 2018-19 کے ہیں، اس میں آپ کے فگرز کم ہوئے ہیں، Expenditure کم ہوا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ نے نئی سکیمیں رکھی ہیں، ہم اس کو Appreciate کرتے ہیں لیکن آپ کے Ongoing portfolios بھی اتنی زیادہ ہیں کہ میرے حلقے کے اندر کوئی آٹھ دس سال سے کالجز اور سکولز نہیں بن رہے ہیں، 1700، میں نے یہ فگرز آپ کے سکولز اینڈ لٹریسی ڈیپارٹمنٹ سے لئے ہیں، 1700 آپ کے ایسے سکولز ہیں جو یا تو Earthquake میں گرے ہیں یا Militancy میں گرے ہیں یا پرانے ہو چکے ہیں، Reconstruction چاہتے ہیں، پلیز اس کا بندوبست کریں، نئی سکیمیں بڑی خوش آئند ہیں لیکن آپ اس پر Focus کریں۔ جناب سپیکر صاحب، مجھے پتہ ہے آگے آپ بڑھیں گے۔ میں آخری بات Merged اضلاع پر کرنا چاہتا ہوں، Merged اضلاع کے لئے پچھلے سال، منسٹر صاحب اس کو Correct کریں اگر میں غلط ہوں؟ پچھلے سال آپ نے Merged اضلاع کے لئے کوئی 83 ارب کے Around پیسے رکھے تھے اور آپ کا Merged اضلاع کا جو Development portfolio وہ Review ہو کر 48 بلین Revised میں آپ کے وائٹ پیپر کے اندر 48 بلین ہے۔ میری معلومات کے مطابق آپ نے اس میں کوئی 12 ارب روپے خرچ کئے ہیں، وہ بھی کوئی Ongoing سکیمیں ہیں، اس میں خرچ کئے ہیں، Erstwhile FATA کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے، جو بھرتیوں کے وعدے کئے گئے تھے، جو ڈیویلپمنٹ کے وعدے کئے گئے تھے، اس میں کوئی میگا پراجیکٹ ابھی تک شامل نہیں ہوا ہے، اس لئے آپ یہ بتائیں ایوان کو کہ Actual expenditure merged areas کے اندر کیا ہے، کیا Actual expenditure ہوا ہے، میں Conclude کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے انصاف کے نام سے مومنٹ چلائی تھی، چینج کے نام سے آپ نے مومنٹ چلائی تھی

اور مجھے امید ہے کہ اگر آپ نے پچھلے تین سال اس ایجنڈے کو Follow نہیں کیا ہے، اگر آپ نے اس پچھلے تین سال کے اندر ایک کروڑ نوکریوں کے لئے کچھ نہیں کیا ہے، پچاس لاکھ گھروں کے لئے کچھ نہیں کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ آئندہ دو سال کم از کم اپنے اس اور یجنل ایجنڈے کے اوپر آ جائیں اور یہ جو Regional inequalities ہیں، اس کو Address کریں اور Merged areas کے ساتھ جو وعدے ہیں، ان کو پورا کریں، اگر آپ اس کو نہیں پورا کریں گے، آپ کا اس سال کا بجٹ بھی خرچ نہیں ہو گا۔ تو مولانا لطف الرحمان صاحب نے اس ہاؤس کے اندر ہمیں کہا تھا، جب ہم Merger کے لئے ووٹ دے رہے تھے کہ یہ آپ غلط کر رہے ہیں، آپ اس پر پچھتائیں گے تو مولانا صاحب پھر اٹھ کر یہ بات ہمیں کریں گے، اس لئے آپ ان کو یہ موقع مت دیں اور آپ Merged اضلاع کے ساتھ جو وعدے آپ نے کیے تھے، اس کو پورا کریں۔ میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا، یہ بجٹ ڈاکیومنٹ ہے، اس کے اندر بہت زیادہ Discrepancies ہیں، وائٹ پیپر اور فنانس منسٹر کے سپیچ کے درمیان اور اس کے ساتھ جو Supportive documents ہیں، اس کے ساتھ بہت زیادہ Discrepancies ہیں لیکن ظاہر ہے کہ وقت کی قلت کی وجہ سے، کیونکہ میرے دوسرے Colleagues بھی Respond کریں گے، اس لئے میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا، آپ کو بہت زیادہ مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیر اعظم وزیر صاحب چلے گئے ہیں۔ بلاول آفریدی صاحب۔ پہلے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں، بلاول آفریدی صاحب بھی نہیں ہیں۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب! اگر مجھے بات کرنے کا موقع دے دیں تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو اگر میں Sequence پر چلا جاؤں تو وہ بہتر ہے۔

جناب محمود احمد خان: کیا سر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: Sequence پر۔ اس لسٹ میں آپ تمام ممبرز نے، میں اپوزیشن کو بھی نمبر دوں گا، اپوزیشن کی Sequence میں جو نام آ رہے ہیں، اس لئے میرا خیال ہے، اپوزیشن کے پارلیمانی لیڈرز کو نمبر دے رہا تھا، ابھی تمام ممبرز کو۔ محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ، میڈم نعیمہ کشور صاحبہ، اور وقت کا خیال بھی رکھیں گی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو جو ہمارے کورونا کے ممبران ہیں اور جو بھی مریض ہیں، ان کے لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کو صحت دے ہمارے سپیکر سمیت، اور اس کے بعد ہمارے معزز ممبر جن کی کورونا سے شہادت ہوئی ہے، ان کے لئے ہم دعا کرتے ہیں اور جو ہمارے ایم این اے صاحب، منیر اورکزئی صاحب اور ہمارے ایم پی اے صاحب، فضل آغا صاحب کی وفات ہوئی ہے، ان کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے، ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ میں نے دو خطوط بھی لکھے تھے کیونکہ کچھ اچھی روایات ہیں ہمارے پارلیمان کی، پارلیمنٹ کی کہ جب کسی ہاؤس کے ممبر کی وفات ہوتی ہے تو پہلے اجلاس میں ان کی تعزیت کر کے اس کو ختم کیا جاتا ہے۔ تو میں نے سپیکر صاحب کو خط لکھا تھا کہ ہم بھی اس روایت کو رکھیں کیونکہ ہمارے ہاؤس کا ایک معزز رکن جمشید خان کاکا خیل صاحب کی وفات ہوئی تھی تو ہم بھی اس روایت کو شروع کریں اور اگر اللہ نہ کرے جب اس ہاؤس کا کوئی ممبر وفات پا جائے تو ہمیں بھی اس دن کا جو پہلا اجلاس ہو، تعزیت کر کے اس کو ختم کرنا چاہیئے لیکن وہ نہ ہو سکا، تو Anyhow ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ان کو غریق رحمت کرے اور ہم اس کے لئے دعا گو ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، تیار تو میں نہیں تھی، میرا تو خیال تھا کہ آج پارلیمانی لیڈرز کا ہو گا سب سے پہلے چونکہ اس بجٹ کا جو اہم ایشو ہے جس کا Base ہے، اس گورنمنٹ کا کہ یہ Tax base, less base جو بجٹ ہے کہ اس میں ٹیکس نہیں لگا تو ٹھیک ہے ہم اس پر وہ کر لیتے ہیں، یقین کر لیتے ہیں کہ ٹیکس اس میں نہیں رکھا گیا، اس میں ٹیکسز نہیں بڑھائے گئے لیکن دوسری طرف اگر ہم دیکھیں تو جو فنانس بل ہے، اس میں اس چیز کو نکالا گیا ہے۔ فنانس بل میں پھر آپ نے رکھا ہے کہ آپ نے ٹیکسز میں ردوبدل کا اختیار جو دیا ہے، وہ آپ نے محکموں کو دیا ہے۔ تو جو آپ کا Base اس کا ہے، جو سب سے بڑی چیز ہے آپ کی کہ آپ کہتے ہو کہ ہم نے کسی پر، غریب لوگوں پر ٹیکس نہیں لگایا لیکن فنانس بل میں آپ دوسرا ہاتھ کر جاتے ہو لوگوں کے ساتھ کہ آپ نے فنانس بل میں محکموں کو اختیار دیا ہے کہ آپ ٹیکس میں ردوبدل کر سکتے ہو تو پھر یہ کونسا دوغلا پن ہے، پھر ہم کیسے اس پر یقین کر سکتے ہیں کہ آپ محکموں کو اختیار دیتے ہیں کہ وہ جب چاہیں ٹیکس بڑھادیں تو آپ تو دوسرا ہاتھ کر جاتے ہو۔ دوسری بات کہ جو آپ نے ٹیکس ہدف اس میں رکھا ہے اس سال کے لئے، تو آپ نے رکھا ہے تقریباً جو 21-20 کے لئے ہے تو وہ 14 ارب، تقریباً جو رکھا گیا ہے 49 ارب 23 کروڑ ہدف رکھا گیا ہے۔ میں گورنمنٹ سے پوچھنا چاہوں گی کہ 20-19 کا جو ٹیکس کا آپ کا ہدف تھا، وہ 53 ارب 40 کروڑ اور 40

لاکھ تھا، کیا وہ آپ نے پورا کیا؟ اگر وہ آپ نے پورا نہیں کیا تو پھر جو اس سال آپ نے ٹیکس کا ہدف رکھا ہے، وہ بھی تقریباً 10 ارب کی کمی کے ساتھ پھر آپ اس کو کیسے پورا کر سکتے ہو؟ تو میرے خیال میں یہ ایسی چیزیں ہیں کہ اگر اس کو ہم دیکھیں تو ان چیزوں کو دیکھ کر ہم کہتے ہیں کہ یہ ایک، ہمیں جو کہتے ہیں کہ ہم کہتے ہیں جو خسارے کا بجٹ جس کو ہم کہتے ہیں، ہم انہی چیزوں کو Base بنا کر ہم اس کو خسارے کا بجٹ کہتے ہیں لیکن آپ ہمیں پانچ دس منٹ کا ٹائم دیتے ہیں کہ اس میں وائنڈ اپ کریں تو ہمیں اگر تھوڑا سا ہمیں موقع دیا جاتا اور ان Screens پر ہمیں کچھ موقع دیا جاتا، Bluetooth پر کچھ پرانی ویڈیوز ہم چلا لیتے تو میرے خیال میں ہمیں Speeches کرنے میں بڑی آسانی ہو جاتی کہ تھوڑا سا ہم آپ کو، جو پرانے ہمارے منسٹرز تھے، ہمارے جو آپ کے گورنمنٹ کے بڑے تھے، ان کے تھوڑے ویڈیوز چلا لیتے تو ہمیں اس کی ضرورت نہ پڑتی لیکن میرے خیال میں میں کیا گلہ کروں اپنے وزیر اعلیٰ صاحب سے، ابھی عنایت اللہ صاحب نے کہا کہ آپ پی ایس ڈی پی کے لئے کوئی کمیٹی بنائیں یا کوئی ایسا Mechanism بنائیں کہ ہمیں جو پی ایس ڈی پی میں جو پیسہ ملے، وہ ہم خرچ بھی کر سکیں لیکن میں کیسے ان سے گلہ کروں کیونکہ جب نیشنل اکنامک کونسل کا اجلاس ہوتا ہے تو بجٹ سے صرف دو دن پہلے ہوتا ہے حالانکہ نیشنل اکنامک کونسل کا اجلاس جو پچھلے سال ہوا تھا، وہ مئی میں ہوا تھا اور میرے خیال میں سال میں دو دفعہ نیشنل اکنامک کونسل کا اجلاس ہونا چاہیئے تاکہ جو ہمارے صوبے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: House in order، شفیع اللہ صاحب اور آپ سب اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں، House in order۔ جی حمیرا صاحبہ! آپ بات سن لیں نا، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: کیونکہ جب نیشنل اکنامک کونسل کا اجلاس ہوتا ہے ہمارا جب Budget base ہوتا ہے، وہ ہمارے مرکز پر Base ہوتا ہے کہ ہمارے مرکز سے کیا ہمیں ملتا ہے؟ میں تیمور صاحب سے کیا گلہ کروں، میں محمود جان صاحب سے کیا گلہ کروں؟ میرے خیال میں تو ان کی ایسی مثال ہے کہ جو بچے کو ایک اچھے مطلب کھیلتے ہوئے جوان کو پکڑ کر اس کی شادی کی جاتی ہے اور دو چار اس کو تربور کے بچے بھی حوالے کئے جاتے ہیں اور اس کے تربور کی ساری جو جائیدادو غیرہ ہو، اس پر خود قبضہ کیا جاتا ہے، تربور سے میری مثال قبائل کا ہے، ان کو بھی حوالے کیا، ساری چیزوں کا اس پر مرکز نے قبضہ کیا حالانکہ ہمارے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہم آپ کو 100 ارب روپے ہر سال دیں گے لیکن پیسوں پر خود قبضہ کیا ہے اور اس کو کہتے

ہیں کہ سارا صوبہ بھی چلاؤ، کیسے چلائیں؟ ہم کہتے ہیں کہ ہمیں فنانس میں، این ایف سی ہمیں، این ایف سی میں ہمیں ہمارا حصہ دو، این ایف سی میں، اس بجٹ کا ہم کس کس چیز کو روئیں؟ ہمارا جس دن بجٹ پیش ہو رہا تھا، ہمارے سارے ملازمین باہر احتجاج کر رہے تھے تنخواہوں پر، نہیں بڑھا سکتے ہماری مجبوری ہے کیونکہ ہم نے آئی ایم ایف کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ ہم نہیں بڑھائیں گے لیکن آئی ایم ایف نے ہمیں یہ بھی ڈنڈا دیا ہے کہ آپ نے صوبوں کا حصہ بھی کٹ کرنا ہے۔ 12 تاریخ کو مرکز کا بجٹ پیش ہوتا ہے اور اس سے اگلے دن ہمارے صوبے پر کٹ لگتا ہے اور ہمارے پیسے کاٹ دیئے جاتے ہیں تو این ایف سی حالانکہ (3A) 160 کے تحت ان کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ ہمارے صوبے کے پیسے کاٹیں۔ تو ہمیں بجلی کی رائلٹی نہیں ملتی، ہمیں گیس کی رائلٹی نہیں ملتی اور ہمیں این ایف سی میں حصہ نہیں ملتا، قبائل کا جو ہم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم آپ تین فیصد دیں گے این ایف سی سے، وہ ہمیں نہیں ملتا تو خسارے کا بجٹ ہمارے پاس آئے گا، اس لئے یہ بجٹ بھی خسارے کا ہے، نیکسٹ جو یہ 72 ارب تقریباً خسارے کا ہے، نیکسٹ جو 23 کا ہو، سننے میں آ رہا ہے کہ وہ 67 کا ہے۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن کی بجٹ پر تقریر کے لئے مختص شدہ وقت ختم ہونے پر گھنٹی بجائی گئی)

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: مجھے لگ رہا ہے میری گھنٹی بج گئی لیکن صرف دو منٹ میں لوں گی کہ دو تین چیزیں ہیں۔ این ایف سی پر تو ان شاء اللہ اگر کبھی اجلاس ہو گا تو اس پر تفصیلی بات ہو گی کہ ہمارے ساتھ جو اس میں زیادتیاں ہو رہی ہیں Already تو اس پر، لیکن ایک اہم چیز کہ اس دفعہ ہمارا جو، ہم کہتے ہیں مدینہ کی ریاست، اس صوبائی بجٹ میں 16 ارب صرف ہم سود کی مد میں ادائیگی کے لئے رکھ رہے ہیں اور جو ہم مرکز میں رکھ رہے ہیں تقریباً 12 ہزار 946 ارب روپے ہم سود کی ادائیگیوں کے لئے رکھ رہے ہیں، بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم اپنے آپ کو جو ہم کہتے ہیں کہ ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رہتے ہیں لیکن ہم اربوں روپے صرف سود کی ادائیگیوں کے لئے دے رہے ہیں، کم از کم اگر ہم مدینہ کی ریاست کا نام لیتے ہیں تو سود کی ادائیگیوں کو کم کریں اور اس میں یہ نہیں ہے کہ ہم صرف باہر کے لئے، ہم اندرونی ادائیگیوں کے لئے بھی دے رہے ہیں۔ ایک آخری چیز کہ ہمارے کرک کے لوگ، ہنگو کے لوگ اس وقت احتجاج پر ہیں، ان کو رائلٹی گیس کی اور تیل کی نہیں مل رہی، ان کو توجہ دینی چاہیئے، ان کے بہت سارے مطالبات ہیں، وہ ہمارے پاس بار بار آ رہے ہیں تو میرے خیال میں اس پر توجہ دینی چاہیئے۔ بہت سارے

پوائنٹس ہیں میرے لیکن میں نہیں چاہوں گی کہ میں اپنے دوسرے ممبران کا ٹائم لوں تو میں وائنڈ اپ کروں گی۔ایک آخری چیز، سپیکر صاحب! میں اس پر ضرور بات کروں گی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! وائنڈ اپ کریں، جی وائنڈ اپ کریں کیونکہ باقی ممبران بھی بات کریں گے، پانچ کے بجائے آپ نے دس منٹ بات کرلی ہے۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: بس میں تو آ گئے، ٹھیک ہے۔بجٹ پر میں اور بات نہیں کروں گی، پوائنٹس میرے ہیں لیکن ایک چیز پر میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ ہماری ایک ممبر اسمبلی خاتون کا ٹیسٹ نیگٹیو آیا اس کے باوجود اس کو شرکت ہاؤس میں نہیں کرنے دی، میں اس کی مذمت کرتی ہوں کیونکہ رولز کے مطابق آپ، آئین کے مطابق، قانون کے مطابق کسی کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی ممبر کو ہاؤس میں آنے سے منع کیا جائے حالانکہ اس کا ٹیسٹ بھی نیگٹیو آیا تھا، وہ بیماری سے صحتیاب ہوئی تھیں تو میں اس کی مذمت کرتی ہوں اور میں آج احتجاجاً اپنی Attendance بھی نہیں لگاؤں گی کیونکہ یہ زیادتی ہے چاہے اس سائڈ سے ہو یا اس سائڈ سے ہو، تو میں اس بات کی مذمت کرتی ہوں، تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دا به لږ کم بیا تقریر کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یره جی زه دا وایمه چې مونږه یو میسج ورکوؤ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ستاسو په یو خبره هم زه نه پوهیږم ځکه چې دا تا دغه لګولې دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب! دا مونږه یو میسج ورکوؤ ټولو له ځکه چې ماسک لږې کوؤ نو بیا خلقو له به مونږه څه میسج ورکړو جی نو بیا خو مطلب د دې ماسک ضرورت نه شته۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا، تیمور جھگڑا صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پہلی دفعہ اس مقدس ہاؤس میں بجٹ پیش کرنے کا موقع مل رہا ہے، خدا کرے کہ آنے والے دو سال بھی مل جائیں۔میں سب سے پہلے تیمور جھگڑا صاحب سے ریکویسٹ کروں گا کہ مجھے محکمہ خزانہ کے ڈیپارٹمنٹ پر کچھ تحفظات ہیں اور وہ اپنے ساتھ آپ نوٹ فرمائیں۔رات کو دو دن سے میں یہ بجٹ دیکھ رہا تھا اور آپ کی سپیچ بھی پڑھ رہا تھا تو وہ

سپیچ بہت Confused قسم کی ہے، وہ کلیئر نہیں ہے، اگر آپ 2018-19 والی اپنی سپیچ دیکھ لیں 2019-20 والی اور پھر یہ، تو اس کا مطلب ہے کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ والوں کی اب دلچسپی ختم ہو گئی ہے اور یہ وجہ ہے کہ آپ کی تقریر کا جو متن ہے، جو آپ کے انتہائی اجلاس کے شروع کے وقت لائے گئے، کیا فنانس ڈیپارٹمنٹ کو یہ پتہ نہیں ہے کہ یہ بجٹ جون میں ہم پاس کرتے ہیں، مطلب ہے ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ اس کو لے جانا ہے، تو آپ کی تقریر کے شروع میں انہوں نے ہمیں Provide کر دی، جب ہم نے دیکھ لیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب آپ کے لئے اے ڈی پی میں اور اس کے ڈاکومنٹس میں Abbreviations ہیں، مختلف قسم کی Abbreviations ہیں، اور ان کے ساتھ ایک ٹیبل ہونا چاہیئے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ارباب جہانداد صاحب! آپ کی آواز کافی اونچی آرہی ہے، House in order۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب! ایک ٹیبل ہونا چاہیئے تاکہ ان Abbreviations کے Words کا پتہ چل جائے کہ اس کا کیا مطلب ہے، یہ MA کا کیا مطلب ہے، یہ AIP کا کیا مطلب ہے اس کا؟ مجھے تو پتہ ہے لیکن ہمارے ایسے ممبران صاحبان ہوں گے جن کو یہ پتہ نہیں، ان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے، یہ ہے کیا چیز؟ تو یہ بہت ضروری ہے۔ دوسری بات میں یہ ریکویسٹ کروں گا کہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے کہ ان کا یہاں سیکرٹری بیٹھا ہو، تو اگر آپ موجود ہیں کہ ہمیں یہ Facilitate کر لیں، ہم ممبران کو یہ Facilitate کر لیں کہ ہم آپ کی تقریر کی جو ڈاکومنٹری وہ ہیں، ہم ان کو سمجھ جائیں تاکہ ہمیں بات کرنے کا موقع جب مل جائے تو ہم اس پہ اچھے طریقے سے بات کر لیں اور اگر آپ مطلب ہے کہ اتنی Confused قسم کی اور ایک ہیرا پھیری اور ادل بدل کرتے ہیں اور آپ پیش کرتے ہیں تو یہ مطلب ہے مناسب نہیں ہے۔ اگر میری بات غلط ہے تو آپ مطلب ہے اپنی تقریر ملاحظہ فرمائیں 18-19 کا کہ یہ کتنا صحیح تھا، کتنا درست تھا، کتنا شفاف تھا اور کتنا آسان تھا، یہ میری چند اس کے بارے میں تھے۔ مسٹر سپیکر، آپ جانتے ہیں کہ Under Article 120 of the Constitution ہم Annual Budget Statement پیش کرتے ہیں اسمبلی میں اور یہ Consist ہوتا ہے، "estimated receipts and expenditure of the Provincial Government of that year"۔ میں ایک گزارش کروں گا فنانس منسٹر صاحب سے کہ 2019-20 جو رواں مالی سال ہے، آپ نے اس کے لئے جو پیش کیا تھا محصولات کا حجم، وہ 900 ارب تھا اور اخراجات جو تھے، وہ 855 تھے اور آپ نے بہت اچھے

انداز میں کہا تھا کہ یہ اضافی بجٹ ہے 45ارب اور کل آپ یہ کہہ رہے تھے، اپنی سپیچ میں بھی آپ نے لکھا ہے کہ چھ مہینے کے پچھلے جو 160ارب ہے، مطلب ہماری محصولات میں کمی آچکی ہے۔ تو میں یہ جاننا چاہتا ہوں، یہ ہاؤس یہ جاننا چاہتا ہے کہ رواں مالی سال میں Receipt میں ہمیں کتنا ملا ہے، کس کس ہیڈ میں مطلب ہے ہم نے ریکوری کی ہے، مرکزی حکومت سے ہمیں کتنا حصہ ملا ہے کس مد میں، تو یہ میں چیئر سے ریکویسٹ کروں گا کہ آپ ذرا مہربانی کر کے رواں مالی سال کے جو Receipts ہیں، اب تک جتنی بھی آچکی ہیں، وہ ہمیں ایک تحریری طور پر آپ دے دیں تاکہ ہمیں بھی پتہ چل جائے کہ آپ بجٹ کو پیش کرتے ہیں، آپ اس کا جو حجم رکھتے ہے تو آیا ہم ان کو پورا بھی کر سکتے ہیں یا نہیں، آیا ہماری حکومت میں اتنی Competency ہے کہ ہم اس کو پورا کریں گے اور اخراجات وہ کرتے ہیں، تو میرا یہ خیال ہے کہ وہ بھی مطلب ہے وہ بجٹ جو آپ نے پیش کیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اضافی بجٹ ہے، وہ بالکل وہی بات ہماری صحیح نکلی کہ وہ خسارے کا بجٹ تھا، وہ مطلب ہے ناقص بجٹ تھا اور غیر متوازن بجٹ تھا۔ جناب عالیٰ، میں گزارش کرتا ہوں آپ سے، ہم یہ جو دیکھتے ہیں، ہم Allocation جو کرتے ہیں، بہت کم کرتے ہیں۔ اب آپ کی ایک سکیم ہوگی اور آپ کا پچھلے میں سکیم تھا روڈ کا، 220 ملین کا تھا لیکن اس میں Allocation جو تھی، وہ 20 ملین تھی For the current year، تو اگر ہم یہ منصوبے رکھتے ہیں، اس کے لئے Cost Estimate بھی رکھتے ہیں اور Allocation ان کو بہت کم کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ پانچ چھ سال تک چلا جائے گا اور اسی طرح اب بھی اس اے ڈی پی میں 2014 اور 15 کی سکیمیں شامل کی گئیں تو میری یہ ایک Suggestion ہوگی حکومت سے بھی اور وزیر خزانہ صاحب سے بھی کہ آپ دس سکیموں کی بجائے دو سکیمیں دے دیں لیکن ان کو کمپلیٹ کرلیں کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ آئے دن یہاں پر ریٹس بڑھتے جارہے ہیں اور ہمارا روپیہ Devalue ہو رہا ہے، کم ہو رہا ہے تو پھر آئندہ اس سکیم پر اثر پڑ جاتا ہے، میں آپ کو مثال دے دیتا ہوں کہ ابھی آپ نے 'نیو' سکیم جو شروع کی تھی چھ اضلاع کے لئے 1122، مطلب ہے آپ نے Establish کیا ہے، آپ نے اس سکیم کے لئے ہر ایک ضلع کے لئے 320 ملین رکھے ہیں لیکن آپ نے ان کو دیئے کتنے ہیں؟ 45، تو آپ اندازہ لگائیں کہ 320 ملین میں 45 کا کیا مطلب ہے، یہ کس طرح کمپلیٹ ہوں گے، کتنے سالوں میں کمپلیٹ ہوں گے؟ تو میری یہ عرض ہوگی، گزارش تو ہے کہ آپ Allocation زیادہ سے زیادہ کریں، کہیں سے آپ سکیم کو کم کرلیں لیکن Allocation زیادہ کریں تاکہ وہ سکیم بروقت اور اسی ٹائم، Limited time میں وہ کمپلیٹ ہو جائے تو آپ کے پیسے بھی

ضائع نہیں ہوں گے، آپ کی انرجی بھی ضائع نہیں ہو گی اور سکیم بھی ہو گی۔ جناب عالیٰ، پھر جس طرح آپ ملاحظہ فرمائیں، یہ 20-2019 میں 4 لاکھ 20 ہزار، 416 ملین تھے اور یہ Throw forward منسٹر صاحب نے فرمایا بھی تھا کہ ہم کوشش کر رہے ہیں Throw forward کم کرنے کی لیکن افسوس کی بات ہے کہ اب یہ 21-2020 کے لئے 773045 ملین تک پہنچ گیا، یعنی دگنا ہو گیا اور یہ اس لئے دگنا ہو گیا کہ وہی چیز ہوتی ہے کہ آپ ایک سکیم کے لئے 320 ملین رکھتے ہیں Cost اور پھر Allocation کرتے ہیں 10 ملین کی تو 120 میں یہ تو اس طرح مطلب ہے کہ یہ Throw forward بڑھتا جائے گا، آپ کا کم نہیں ہوتا ہے۔ تو میری یہ Suggestion ہو گی کہ جناب عالیٰ! اس کو ذرا زیر غور لائیں کہ Allocation زیادہ کریں اور دوسرا یہ کہ Allocation زیادہ ہونے سے ___ Thirty percent کے مطابق یہ رقم 95 ہزار 340 ملین آتی ہے According to Section 53 of the Local Government Act، اس میں Provincial Development Budget سے Thirty percent آپ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کو دیں گے، تو یہ مجھے بتائیں کہ آیا میرے Calculation کے مطابق اگر حکومت قانون کے مطابق 30% تو یہ 30% مطلب ہے 95 ہزار 340 ملین بنتے ہیں، میں نے جب Calculation گھر میں کی کہ آیا یہ کس Percentage پر انہوں نے یہ 44 ہزار 571 تو یہ 14% میں نے اس کو نکالا ہے، یہ اگر 14% میں درست کہتا ہوں اور میری Calculation درست ہے تو یہ آپ کا جو ہے، کامران بنگش بھی ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں تو پھر یہ آپ کی Violation ہے اس قانون کی جو Section 53 میں ہے، اس کو ٹھیک کر لیں کیونکہ یہ غلطی ختم کرنی چاہیئے۔ جناب عالیٰ، جب میں اے ڈی پی کو سٹڈی کر رہا تھا تو جس طرح حکومت کا طریقہ کار ہوتا ہے اور ہمیشہ اپوزیشن کے ممبران کو دیوار سے لگانے کی کوشش کرتی ہے، اس دفعہ بھی اپوزیشن ممبران کو Ignore کر دیا، اے ڈی پی میں Totally ignore کر دیا اور میں آپ کو ثابت کر دوں گا اس فلور پر کہ جہاں پر انہوں نے Allocation کی ہے، پشاور کی بات کر رہا ہوں جیسے پشاور کے لئے تو وہاں پر مطلب ہے ان حلقوں میں دیئے گئے ہیں جو رولنگ پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں اور سر، آپ کو بھی پتہ ہو گا کہ ہمارے Multi Sectoral Development Sector میں، 20-2019 میں جو کہ اس کا Name ہے، وہ سکیم ہے "Peshawar Uplift Programme (Phase-II)"، جناب عالیٰ، آپ کو بھی معلوم ہو گا کہ ان کے لئے جو Cost رکھی گئی تھی 3 ہزار 500 اور یہ Current year کے لئے جو Allocation کی گئی

تھی، وہ 300 ملین تھی، ہماری صوبائی حکومت نے اپنے بندوں کو، حکمران پارٹی کے ضلع پشاور کے ایم پی ایز اور ایم این ایز کو خوش کرنے کے لئے ہر ایم پی اے کو دو سو دو سو ملین یعنی 20 کروڑ ہر ایم پی اے کو دے دیئے گئے اور ایم این اے کو بھی 10 کروڑ روپے دے دیئے گئے، اپوزیشن کو ساڑھے سات کروڑ روپے ثمر بلور کو دیئے گئے، صلاح الدین کو 75 ملین دیئے گئے اور مجھ کو ساڑھے پانچ کروڑ دیئے گئے۔ سر، آپ سے گزارش کرتا ہوں اور جو ثمر بلور بی بی کو اور صلاح الدین کو چار چار کروڑ روپے زیادہ دیئے ہیں، وہ کونسی فنڈ سے دیئے گئے ہیں جی، وہ Public Interest Fund کا جو میں نے تیمور جھگڑا صاحب کے خلاف ہائی کورٹ میں کیس داخل کیا تھا، وہ میرے حق میں ہوا تھا اور اس میں ڈائریکشن ہوئی تھی کہ آپ Equal یہ 28 کروڑ روپے جو ہیں، آپ اس کو Equal تقسیم کر لیں تو پھر دوستوں کی وجہ سے ہم نے Compromise کر کے تیمور جھگڑا صاحب نے ہمیں، خیرات میں چار کروڑ روپے مجھے دیئے ہیں اور چار کروڑ ہمارے دونوں کو دے دیئے لیکن ابھی تک ان کو نہیں ملے ہیں اور ان کو Uplift میں جو کہ غلط ہے، اگر یہ آج عدالت چلے جائیں کہ ابھی تک ہمیں Public Interest Fund میں نہیں دیئے گئے، یہ کہاں جائیں گے؟ تو جناب عالیٰ، میں یہ عرض کروں گا، اس میں میں نے Stay لیا ہے اور آپ اندازہ لگائیں کہ 26-02-2020 کو DDC نے Approve کی ہے-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب! شارټ کړئ جی، باره منټ نه زيات ټائم شو۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> بس جی ختم کرتا ہوں ایک منٹ، ٹینڈر جو ہوئی ہے، وہ 08-04-2020 کو ٹینڈر اور 07-04-2020 کو میں نے Stay لیا ہے۔ آپ ٹھیک ہے، یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کے لئے یہاں پر یہ لکھتے ہیں، یہ 683.00 تک خرچ ہو چکے ہیں یعنی ایک پیسہ خرچ نہیں ہوا ہے اور یہ کہہ رہے ہے کہ 1377.500 ہم نے خرچ کئے ہیں، Upto جون 2019 تک ہم نے خرچ کئے ہیں، یہ 2020 تک ہم نے خرچ کئے ہیں۔ جناب عالیٰ، میں آپ کو بتاتا ہوں، جب آپ کی Calculation میں نے کر دی تو آپ تمام ہمارے ساتھ دو ارب 56 کروڑ روپے ہمارے بنتے ہیں اور وہاں پر جو ہماری Allocation ہے، وہ 300 ہیں، تو فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کیا کر دیا، انہوں نے سپلیمنٹری گرانٹ دے دیا اور کتنا دے دیا؟ 1077.500۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے، منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور سیکرٹری صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوں گے، جنرل فنانشل رولز کے مطابق آپ سپلیمنٹری فنڈ اس وقت دیں گے جب Unforeseen

events ہوں گے، جس طرح کورونا آگیا ہے، جس طرح سیلاب آگیا، جس طرح زلزلہ آجاتا ہے لیکن ایسے کیسوں کے مسئلے میں کوئی نہیں دیتا ہے، یہ بھی مطلب ہے انہوں نے GFR کی خلاف ورزی کی ہے۔ تو میں یہ گزارش کرتا ہوں آپ کی وساطت سے، اس مقدس کرسی کی وساطت سے کہ ختم کریں اس تعصب کو۔ اگر یہ پیسے، یہ رقم پی ٹی آئی کے فنڈز ہوں، چندے کے فنڈز ہوں تو ہمیں نہ دیں، ہم کبھی بھی ہاتھ آپ کے سامنے نہیں کریں گے اور اگر یہ Tax payers کے پیسے ہیں تو یہ ہمارے خزانے کے پیسے ہیں، تو پھر جس طرح تیمور کا حق بنتا ہے تو اس طرح میرا حق بھی بنتا ہے، صلاح الدین کا حق بنتا ہے، آپ کا حق بھی بنتا ہے۔ تو اگر اس۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب! شارټ کړئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تو اگر اس میں دیکھیں جو نئے آرہے ہیں جو نیکسٹ، اس میں بھی ہمارے ساتھ بہت Discrimination کی ہے، مطلب ہے کہ ہمارا ایک بھی اس میں شامل نہیں کیا ہے البتہ ایک چیز ہے، روڈز ہوں گے، جو ڈویژنل روڈز ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د پانچ منټ په ځائې پنډره منټ ستا سو پوره شول جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ایک منٹ جی، ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ بل او کړئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ کو میری باتیں اچھی نہیں لگیں گی لیکن مجھے موقع دے دیں۔ اب آپ بھی دیکھیں، آپ بھی پشاور سے تعلق رکھتے ہیں، یہ پشاور کے جو روڈز دیئے گئے ہیں آپ کو، سب کو دیئے گئے، تو مجھے اور صلاح الدین کو کہاں دیئے؟ ایم اینڈ آر سے دیئے ہیں، Maintenance and Repair سے، وہ تو ان کا کام ہے، وہ تو ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے، یہ جو ڈویژنل سطح پر روڈز دیئے گئے ہیں کلومیٹر میں، تو یہ جس طرح آپ کو دیئے ہیں، جس طرح ہمارے ارباب وسیم کو دیئے گئے ہیں، جس طرح ہمارے دوسرے ساتھی کو دیئے ہیں تو اس کو بھی ایم اینڈ آر سے دیئے ہیں، اس کو نہیں دیئے گئے ہیں، ہمیں دے دیئے ہیں، تو یہ Discrimination نہیں ہے، یہ تعصب نہیں ہے؟ دوسری سر، ایک بات، آخری بات میں اس ایوان کے ذریعے پشاور کے تمام ایم پی ایز صاحبان سے ریکویسٹ کرتا ہوں اور آپ سے بھی کرتا ہوں کیونکہ آپ بھی اس پشاور کے رہنے والے ہیں، پشاور کے مستقل باشندے ہیں، ایک اچھے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارا پشاور صوبے کا دل ہے، Capital ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ابھی تک

کسی حکومت نے اس کے لئے کوئی ایسا میگا پراجیکٹ نہیں دیا حالانکہ یہاں پشاور Capital ہے، صوبہ پختونخوا کے تمام اضلاع کے لوگ یہاں رہتے ہیں، ملازمت کرتے ہیں، سکول پڑھتے ہیں، کالج پڑھتے ہیں، کاروبار کرتے ہیں لیکن ابھی تک کسی نے وہ نہیں کیا۔ تو میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے یہ 20 ملین روپے جو بنتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، مہربانی جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: یہ تقریباً دو ارب 56 کروڑ، تو میں یہ تمام ایم پی ایز سے ریکویسٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو خوشدل خان صاحب، تھینک یو خوشدل خان صاحب، تھینک یو خوشدل خان صاحب۔۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! ایک منٹ، یہ حکومت دو ارب کی Statistical یہ این ایف سی ایوارڈ میں کیا دیں گے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، مهربانی۔ ټائم قیمتی دے ، ټول ممبرانو له خبرې کول پکار دی ، د پینځو منټو په ځائې جی تاس ستره منټ خبرې اوکړې جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکٹ: ډیر ممبران هم نشته خبرو کولو والا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټولو جی نامې لیکلې دی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: که زه په ګهنټه ګهر کښې تقریر کومه، که زه په چوک یادګار کښې تقریر کومه نو بیا ما کښېنوه او که زه Facts and figures باندې۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ګهنټه ګهر کښې تقریر خو نه کوئ جی، یو منټ جی، دا فیصله شوې وه، یو منټ جی، ټول ممبران جی ټول ممبران ګوره جی ما Appreciate کړو جی، ما Appreciate کړو، تاسو له مې د پینځو په ځائې، د پینځو منټو په ځائې باندې ستره منټ ټائم درکړو جی، نو نور ممبران به هم خبرې کوی کنه جی، نور ممبران به هم خبرې کوی او زه ګوره ګورنمنټ سائیډ نه مې یو سنګل کس له مې هم موقع نه ده ورکړې، هم اپوزیشن له موقع ورکوم چې د اپوزیشن کسان خبرې اوکړی جی۔ تهینک یو جی تهینک یو، خوشدل خان صاحب تهینک یو،

تھینک یو۔ جناب احمد کنڈی صاحب، جناب احمد کنڈی صاحب۔ میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ، نگہت اورکزئی صاحبہ Continue، جی نگہت اورکزئی صاحبہ، نگہت اورکزئی صاحبہ، میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

چلتے ہیں دبے پاؤں کہ کوئی جاگ نہ جائے
غلامی کے اسیروں کی بھی یہی خاص ادا ہے
ہوتی نہیں جو قوم حق بات پر یکجا
اس قوم کا حاکم ہی بس ان کی سزا ہے

جناب سپیکر صاحب، یہ جو بجٹ ہے، کاپی ہے، یہ تقریر جو ہے (مداخلت) تقریر کی کاپی ہے نا؟ وہی بات ہے، مجھے پتہ تھا کہ جب میں کھڑی ہوں گی تو آئیں بائیں تمام جگہوں سے کوئی نہ کوئی بولتا رہے گا کیونکہ Distract کرنے کی بات ہوتی ہے۔

(شور)

Mr. Deputy Speaker: House in order. House in order

میڈم کی تقریر کو غور سے سنیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور اگر اس دن میں بولتی تو پھر سارا ہاؤس جو ہے نا وہ یرغمال ہوتا بہر حال اس کے بارے میں تو میں کوئی بات اس لئے نہیں کروں گی کہ اس میں عورتوں کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، کچھ بھی نہیں ہے، کچھ بھی نہیں ہے (تالیاں) عورت جو کہ 52% اس ملک کی نمائندگی کرتی ہے، اس میں عورتوں کے لئے کچھ بھی نہیں ہے، سوشل ویلفیئر کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا عمران نیازی صاحب جب کنٹینر پہ تقریر کرتے تھے تو وہ کہتے تھے Tiger and Tigers, Tigress، بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے لئے کچھ بھی نہیں ہے جو کہ وہاں پہ کھڑے ہو کے نعرے لگاتی تھیں، جن کی بدولت عمران نیازی صاحب آج حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں، آج عمران خان نیازی صاحب کی یہ گورنمنٹ عورتوں کے لئے کچھ نہیں رکھتی ہے، آج بات ہوئی ساڑھے سات، سات کروڑ روپے کی کہ مردوں کو ساڑھے سات سات کروڑ روپے اور شمر بی بی کو ساڑھے سات کروڑ روپے ملے ہیں، میں مانتی ہوں کہ وہ Elected ہیں لیکن وہ صرف اپنے حلقے کے لئے Elected ہیں جبکہ یہاں پہ باقی جو

نمائندہ بیٹھی ہوئی ہیں، چاہے اس طرف کی ہیں، چاہے اس طرف کی ہیں، وہ سب پورے صوبے کی نمائندگی کرتی ہیں، ان کے پاس پورا صوبہ آتا ہے اور پورا صوبہ ہم سے ڈیمانڈ کرتا ہے کہ آپ ہمارے ووٹوں سے آئی ہیں، آپ نے ہمیں یہاں پہ کچھ نہ کچھ دینا ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، یہ ہسپتال کے بارے میں میں بات کروں گی، میں آنریبل منسٹر سے بڑی معذرت کے ساتھ کہ ان کے پاس یہ Portfolio بھی ہے، میں چیلنج کرتی ہوں یہاں کھڑے ہو کے کہ آپ کے دو منسٹرز، دو ایم پی ایز حلیم عادل شیخ صاحب اور ایک دوسرا شیر زمان صاحب، میں ان کو چیلنج کرتی ہوں کہ وہ سندھ سے آئیں اور کے پی کا دورہ کریں، یہاں کے ہسپتال بھی دیکھیں اور سندھ کے ہسپتال بھی دیکھیں۔ سندھ میں جس طریقے سے انہوں نے سنبھالا حالانکہ اس میں پرائم منسٹر صاحب کا ان پہ ہاتھ بھی نہیں ہیں، ابھی پرائم منسٹر گئے ہیں نہ وزیر اعلیٰ سے ملے ہیں اور نہ ہی کسی اور کیبنٹ ممبر سے ملے ہیں اور ان کے کھانے میں کتنی Dishes تھیں، سرکار مدینہ کی بات کرنے والوں کے لئے 54 dishes, 54 dishes، جن میں ہرن بھی تھے، جس میں سالم مرغ بھی تھے، جس میں سب کچھ تھا۔ جناب سپیکر صاحب، بجٹ ہم نے پڑھا، اس میں ہسپتالوں کے لئے اور ہیلتھ کے لئے انہوں نے Facilities کا کہا، یہ اور ہونا چاہیئے تھا، ہمارے پاس وینٹی لیٹرز نہیں ہیں، کے پی میں وینٹی لیٹرز نہیں ہیں، کے پی میں Beds ختم ہو گئے ہیں، کے پی میں کورونا کی وباء جو ہے پورے پاکستان میں یہ اللہ کا عذاب جو ہم پہ نازل ہوا ہے، ایک تو میں آپ کی وساطت سے آپ کے تمام میڈیا کو یہ درخواست کروں گی کہ ہم نے کورونا سے لڑنا نہیں ہے، ہم نے کورونا سے بچنا ہے کیونکہ اللہ کے عذاب سے کوئی نہیں لڑ سکتا، یہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اور اس سے لڑنا نہیں ہے، اس سے بچنا ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، میں یہ کروں گی کہ جس دن ہماری اسمبلی کا سیشن 'آن' تھا کیا، سندھ گورنمنٹ کے پاس کوئی آلہ دین کا چراغ ہے کہ ان کے پاس کوئی بہت زیادہ پیسہ آتا ہے جبکہ مرکز ان کے ساتھ بے انصافی کر رہا ہے، اس کے باوجود انہوں نے دس فیصد تنخواہیں بڑھائیں (تالیاں) اس کے بعد اور ہاں کل کے پی میں جئے بھٹو، جئے بے نظیر، جئے بلاول بھٹو کے نعرے گونج رہے تھے۔ جناب سپیکر صاحب، اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ بے نظیر کو یا بھٹو کو یا بلاول بھٹو کو کسی کے دل سے نکال دے گا تو یہ ان کی بہت بڑی بھول ہے کیونکہ کل آپ کو کے پی میں جنہوں نے ووٹ دیا تھا، وہ جئے بھٹو، جئے بے نظیر اور جئے بلاول بھٹو بے نظیر کے نعرے لگا رہے تھے کیونکہ دس فیصد انہوں نے اضافہ کیا، ہم کیوں نہیں کر سکے وفاق میں؟ ہماری یہ اسمبلی جو ہے، یہاں پہ سب سفید پوش لوگ ہیں، یہاں پہ سب سفید پوش لوگ

ہیں کیونکہ جب آپ گورنمنٹ ایمپلائز کی تنخواہیں نہیں بڑھاتے تو آپ اس اسمبلی کے ارکان کی کیا تنخواہیں بڑھائیں گے جبکہ وفاق میں جہاں پرائم منسٹر صاحب بیٹھتے ہیں، وہاں پہ ان کی فیملیز کو تاعمر، تاحیات کے لئے وہاں پہ پاسپورٹ بھی دیئے جاتے ہیں، وہاں پہ ان کو Vouchers بھی دیئے جاتے ہیں، وہاں پہ ان کی تنخواہیں بھی بڑھائی جاتی ہیں کیونکہ وہاں پہ پرائم منسٹر صاحب بیٹھتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، دوسری بات میں کروں گی کہ یہ سمارٹ لاک ڈاؤن کیا ہوتا ہے، یہ سمارٹ لاک ڈاؤن کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ جناب سپیکر، میں ان چار خواتین سربراہان مملکت کو Salute پیش کرتی ہوں جنہوں نے اپنے ملک میں لاک ڈاؤن کیا اور آج وہ کورونا فری ہے اور وہ چار کی چار اپنی حکومتوں کی وزیراعظم ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، مارچ سے پہلے، ہمارے ہاں مارچ میں کورونا آیا جبکہ وہاں پہ بہت پہلے آچکا تھا، ہم اگر لاک ڈاؤن کرتے، اگر ہم صحیح طور پہ لاک ڈاؤن کرتے تو آج نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ جناب سپیکر صاحب، بی آر ٹی کے لئے انہوں نے اور قرضہ لیا، مجھے بتایا جائے کیا یہ دیوار چین بن رہی ہے کہ جو چھ سو سالوں میں مکمل ہوگی اور چھ سو سالوں میں اس پہ اتنی لاگت آئے گی۔ پھر جناب سپیکر صاحب، جب پرائم منسٹر سندھ جاتا ہے، کسی سے ملاقات نہیں کرتا۔ Transgender جو کہ ایک ایسی مخلوق ہے کہ جن کی بددعاؤں سے ہم لوگ بھی ڈرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، Transgender کے لئے یہاں پہ کچھ پیسہ نہیں رکھا گیا، چاہے ان کو کوئی قتل کردے، چاہے ان کے ساتھ جو کچھ بھی ہو جائے۔ Transgender کے لئے پرویز صاحب نے 20 کروڑ رکھے تھے، وہ بھی کھا پیئے گئے۔ اور دوسری بات جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ خوشدل خان صاحب نے کہا کہ پرویز خٹک صاحب کی قیادت میں ہم سب اپوزیشن ان کے ساتھ بارش میں پیدل مارچ کرتے ہوئے نواز شریف صاحب کی حکومت میں ہم اسمبلی تک پہنچے اور ہم نے اپنی بات منوائی، ہم آج کیوں نہیں کر رہے ہیں، ہم آج، ہم آج کیوں، اپوزیشن نے تو ہمیشہ آپ کا ساتھ دیا ہے، آپ نے بجٹ سپیچ میں دیکھ لیا۔ جناب سپیکر صاحب، دوسری بات جو میں کرنا چاہوں گی، یہاں پہ طالب علموں کے لئے جو آن لائن انہوں نے کلاسز شروع کی ہیں، آپ مجھے بتائیں کہ چترال میں کونسا جو ہے تو Wifi کام کرتا ہے؟ آپ مجھے بتائیں گلگت بلتستان میں کونسا Wifi کام کرتا ہے؟ آپ مجھے بتائیں کہ ملاکنڈ میں بعض ایریاز میں کام نہیں کرتا، باجوڑ میں کام نہیں کرتا، ٹرائبل ایریا میں کام نہیں کرتا، یہاں پہ بعض ایسے علاقے ہیں جہاں پہ کام نہیں کرتا تو آن لائن کلاسز وہ کیسے لیں؟ جناب سپیکر، یا تو ان کو ہاسٹلز میں لے کر آئیں، اس کے لئے ان کے پاس کوئی پلاننگ نہیں ہے، طالب علموں کے لئے، ڈاکٹرز جو کہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر چکے

ہیں، ہمارا ایک معزز ممبر یہاں پہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کر چکا ہے۔ جناب سپیکر، میں نعیمہ کشور صاحبہ کی بات سے بالکل متفق ہوں کہ تعزیتی اجلاس کے بعد، اور یہ ہوتا رہا ہے ماضی میں، یہ ماضی میں ہوتا رہا ہے لیکن اس گورنمنٹ میں نہیں ہو رہا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہماری ایک آنریبل ممبر جن کا دو دفعہ ٹیسٹ نیگٹیو آیا اور اس کو اس ہاؤس میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دی گئی، کیوں نہیں دی گئی جناب سپیکر صاحب! ہمارا آئین کہتا ہے، اگر یہ کوئی مرد ہوتا تو اس کو میں دیکھتی کہ کیسے یہ روکتے اس سیشن میں بات کرتے ہوئے لیکن جب عورت کی بات آتی ہے، عورتوں کو دبا دیا جاتا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، آپ آئین پڑھیں کہ آئین میں جب یہ ہے کہ جب اس چار دیواری کے اندر کوئی آتا ہے، چاہے وہ عورت ہو، چاہے وہ مرد ہو، تو ان کا ووٹ ایک ہوتا ہے، آپ کے الیکشن میں ووٹ ایک ہے، سی ایم کے الیکشن میں ووٹ ایک ہے تو پھر ہمارے ساتھ زیادتی کیوں ہو رہی ہے جناب سپیکر صاحب؟ جناب سپیکر صاحب، ٹرائبل ایریا کے متعلق میں ضرور بات کرنا چاہوں گی کہ ٹرائبل ایریا میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم! وائنڈ اپ کړئ، ستاسو هم باره منټ اوشو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں بس صرف دو باتیں کرنا چاہوں گی۔ جناب سپیکر، آئی ڈی پیز کے لئے 32 ارب 50 کروڑ رکھے گئے تھے جس کو کم کر کے 17 ارب کر دیا گیا، آج تک صرف پانچ ارب خرچ کئے گئے جو صرف پندرہ فیصد ہے، متاثرین آج تک احتجاج پر ہیں۔ نمبر دو، وزیر اعظم یوتھ اینڈ ہنر مند پروگرام کے 10 ارب کو پانچ ارب کر دیا گیا۔ اے ڈی پی کے 24 ارب میں سے حکومت نے چالیس فیصد یعنی نو ارب 60 کروڑ کر دیا، سیکورٹی کے لئے 32 ارب 50 کروڑ سے بڑھا کر 53 کر دی گئی۔ میں سوال کرنا چاہوں گی، کیا اس میں پولیس بھی شامل ہے یا صرف یہ فوج کے لئے بڑھایا گیا ہے، اگر پولیس ہے تو پھر این ایف سی کی تین فیصد کا وعدہ پورا کیا جائے۔ صحت کے لئے اور تعلیم کے لئے واضح بجٹ رکھا جائے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریہ لیکن میں جاتے جاتے ایک بات ضرور کروں گی، اگر اس دفعہ گورنمنٹ کی خواتین جو Reserve seats پہ آئی ہیں یا اپوزیشن کی جو خواتین ہیں، اگر ان کو فنڈ نہ ملا تو ہم اپوزیشن کی عورتیں کورٹ میں جائیں گے اور تمام بجٹ پہ Stay لیں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو میڈم، تھینک یو۔ میڈم محترمہ ثمر بلور صاحبہ۔

محترمہ ثمر ہارون بلور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you Mr. Speaker, for giving me the opportunity to present not only my own viewpoint

سٹارٹ لینے سے پہلے میں۔but viewpoint of my Party and my Constituency ذرا ہاؤس میں وضاحت کر دوں کہ وہ Famous ساڑھے سات کروڑ مجھے نہیں ملے، نہ ہی میرے Colleagues کو ملے ہیں، ہم اس کے منتظر ہیں، دیکھتے ہیں کہ ہم کبھی ان کی شکل بھی دیکھیں گے یا نہیں ؟اب بجٹ کی باتوں پہ آتے ہیں So currently nine hundred and twenty three billion rupees کا بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ بجٹ بکس پڑھتے ہوئے اور بجٹ ڈاکیومنٹس پڑھنے کے بعد مجھے Feel ہوا ہے کہ یہ جو ساری اتنی لمبی Exercise ہے، یہ صرف لفظوں کا ہیر پھیر ہے،اس میں عوام کے لئے کوئی ٹھوس ریلیف نہیں ہے، کوئی ٹھوس ان کی جو آج کل تکلیفیں ہیں، ان کے لئے کوئی مرحم نہیں رکھا گیا۔ Various اندازوں کے مطابق پچھلے سال کا 71 پرسنٹ بجٹ Lapse ہو گیا تھا Despite which 55 ارب 97 کروڑ روپے کا ضمنی پیش کیا گیا ہے۔ جو پیسے آپ لوگوں کے پاس موجود ہیں، وہ آپ لوگ خرچ نہیں کر سکتے تو لون پہ لون لینا، لون پہ لون لینا اس صوبے کے ہر بوڑھے، بچے، معذور اور خاتون اور مقروض کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اور ہاں میں نے خاتون کا بھی نام لیا ہے، جو میں بہت افسوس سے کہوں گی کہ Five hundred and fifty pages کی لمبی بجٹ بک میں اور دو گھنٹے لمبی فنانس منسٹر کی تقریر میں خاتون کا نام ہی نہیں لیا گیا، ہم اس صوبے کے، اس ملک کے (تالیاں) 53 پرسنٹ پاپولیشن ہیں۔ آپ پہلے ہماری وجود تو تسلیم کریں، آپ پہلے ہماری Existence کو تسلیم کریں، اس کے بعد آپ پھر ہمارے مسئلوں پہ آئیں، ہماری محرومیوں پہ آئیں، ہماری بات سنا کریں۔ 1952 کے بعد پہلی دفعہ پاکستان میں جی ڈی پی گروتھ منفی 0.4 پرسنٹ پہ چلی گئی ہے، Inflation eleven percent پر آ گیا ہے لیکن Despite all of this نہ ملازمین کی تنخواہیں بڑھائی گئی ہیں اور نہ ہی Daily wages کی بڑھائی گئی ہیں۔ I would like to take this opportunity to request the Finance Minister that the wages and salaries of daily wages and government employees should be packed to the price of gold, so that people have the opportunity to earn and honest living for themselves and for their families giving them line of the current inflation. Meanwhile you are much talked about resilient document.

It is stated کہ پنشن کے اوپر جو Expenses ہے، It is risen nearby seventy billion rupees in the last decade and in the year 20-30, it is expected to go upto five hunderd and seven billion rupees, meaning thereby that 45 percent of this provinces ADP, please tell me how is this a feasible or a balanced plan or a number and in such in tough

economic crises and crunch time, why the government chosen to go
down this root, also according to the documents این ایف سی ایوارڈ میں کے
پی سے 100 ارب روپے پلس کی کٹوتی کی گئی ہے، یہ بات ہمارے لئے بالکل نامنظور ہے، یہ حکومت
خیبر پختونخوا کے عوام کے لئے ان کا حق لینے میں بری طرح سے ناکام ہوچکی ہے، ہمیں بہت امید اس لئے
تھی آپ کی حکومت سے کیونکہ آپ کی حکومت صوبے میں بھی ہے اور حکومت فیڈرل گورنمنٹ میں بھی
آپ لوگوں کی ہے۔ آپ سے بہت اچھا فگر ہمیں نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ نے دیا ہے جو کہ یہاں پہ
پی ٹی آئی، Supposedly ان کے ساتھ بڑی Tough اپوزیشن میں تھی، تو آپ لوگوں کو چاہیئے کہ آپ
لوگ ہر اس فورم پہ جائیں اور اپنی ہی حکومت سے ہمارے صوبے کے وسائل کے لئے اس کا مطالبہ کریں۔

اب آجاتے ہیں اس بجٹ کی Main crux پر، Which is Covid-19 health and I
would like to inform the Treasury Benches that Covid-19 is not just
a flue with nineteen symptoms, so Covid-19 has to be treated in
two ways, since twenty four billion rupees کی اماؤنٹ آپ لوگوں نے Covid
ریلیف فنڈ کے لئے رکھی ہوئی ہے، The point this time I am bringing up now is
not تنقید برائے تنقید But they should be taken it as constructive criticism
جو On ground پچھلے تین مہینوں سے اپنے حلقے کی وزٹ کر کے میں نے Feel کئے ہیں کیونکہ ہم
سمارٹ لاک ڈاؤن کی وجہ سے اب اپنی Capacity کو Exceed کرچکے ہیں اور Hospital beds of
ventilators, I would like to suggest that a big portion of this money
should be spent to uplift the local BHUs and Dispensaries, they
should be equipped with oxygen and all the necessary life saving
drugs کیونکہ اب ہم ہر مریض کو وینٹی لیٹر تک نہیں پہنچا سکتے لیکن آپ ہر بی ایچ یو میں آکسیجن ٹینک،
ایکسٹرا بیڈز، آکسینیٹرز یہ پہنچا سکتے ہیں، As a government this is your job and آپ کو
اس کو Seriously takeup کرنا چاہیئے، جو بجٹ ڈاکیومنٹ تھا، اس میں Passing Mansion,
Slaughter Houses کی طرف بھی ہوا تھا کہ جی ہم نے Slaughter Houses کے لئے بھی رقم
مختص کی ہے، منسٹر صاحب چونکہ آج کل فنانس اور ہیلتھ دونوں سنبھال رہے ہیں، میں ان کے نالج میں
لانا چاہوں گی کہ Covid-19 کی بیماری Wuhan کی Wet Market سے نکلی تھی، So ضرورت اس
وقت یہ ہے کہ جی Slaughter Houses should be brought under the

government some kind of litigation, some kind of control، اس کے لئے آپ Strict SOPs بنائیں، اس کے اوپر آپ اپنا ایک Separate بجٹ رکھیں، ایک Separate کنٹرول ٹیم رکھیں کیونکہ Slaughter House کو اگر آپ نے نہیں کنٹرول کیا، اس وباء کا پھیلنا پھر آپ نہیں روک سکتے۔ ایک بات میں اپنے حلقے کی بھی کرنا چاہتی ہوں۔ میرے حلقے PK-78 میں میرے شہید سسر بشیر احمد بلور نے آج سے کئی پہلے ایک میٹر نٹی ہاسپٹل شروع کیا تھا، اس وقت ہاسپٹل پہ نوے فیصد کام کمپلیٹ ہو گیا ہے، پچھلے سات سالوں سے پاکستان تحریک انصاف کی حکومت ہے، وہ دس فیصد کام ہم کمپلیٹ نہیں کر پا رہے ہیں کیونکہ وہ Petty لوکل سیاست وہاں پہ ہو رہی ہے کہ تختی کون لگائے گا، Inauguration کون کرے گا، میں فلور آف دی ہاؤس پہ کہنا چاہتی ہوں کہ نہ میں Inauguration کے لئے جانا چاہتی ہوں، نہ میں وہاں پہ اپنی تختی لگانا چاہتی ہوں لیکن میں یہ ضرور ر چاہتی ہوں کہ یہ ہاسپٹل کمپلیٹ ہو، آج اگر میٹر نٹی ہاسپٹل سے زیادہ Infectious Disease Hospital یا Viral Disease Treat کرنے کے لئے ہاسپٹل کی ضرورت ہو تو ہمارے ساتھ بیٹھ کے ہم سے ڈسکشن کر کے یہ چیز آپ لوگ اس پہ ٹرانسفر کریں لیکن عوام کی اور سرکار کے 17 کروڑ روپے جو Already لگ چکے ہیں، اس کو ضائع نہ ہونے دیا جائے۔ ایک اور میں جاتے جاتے ایک آخری پوائنٹ کر لوں سپیکر صاحب، کہ فنانس منسٹر کی بجٹ میں پشاور Uplift کے لئے 55 کروڑ روپے کی کوئی رقم لکھی گئی ہے، I don't know this is a joke or this is a misprint، 55 کروڑ روپے میں پشاور جیسے قدیمی شہر کا یہ کیا Uplift کریں گے، کیا دیکھیں گے، کیا ٹیسٹ کریں گے؟ I would like to request کہ پشاور خاص کر اولڈ سٹی ہے، اس پہ حکومت Immediate نظر ثانی کرے۔ وہاں پہ ہماری جو تاریخ کی بہت ضروری بلڈنگز ہیں، ان کا بہت برا حال ہے، ان کو Immediately uplift کرنے کی ضرورت ہے، تو میں امید کروں گی کہ یہ باتیں وہ ایک کان میں ڈال کر دوسرے کان سے نہ نکالیں لیکن ان پہ تھوڑی بہت عملدرآمد بھی ہو۔ Thank you for the time۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیق شاہ صاحب! آپ نے ریکویسٹ کی ہے کہ ہمارے پارلیمانی پارٹی کے لیڈر کو موقع دیں تو آپ کے پارلیمانی پارٹی کے لیڈر سیٹ پہ ٹکتے نہیں ہے، میں نے ان کا نام پکارا تھا، وہ سیٹ پہ بیٹھیں تو میں ان کو موقع دوں گا جی۔ جناب بلاول آفریدی صاحب!

جناب بلاول آفریدی: تھینک یو آنریبل سپیکر صاحب۔ پہلے تو میں جو ہمارے آنریبل ایم پی اے میاں جمشید صاحب اور منیر اورکزئی صاحب ایم این اے کرم ایجنسی سے، اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمارے سپیکر صاحب کو اللہ تعالیٰ صحت دے۔ ظاہر سی بات ہے بڑا مشکل ٹائم ہے صرف اس ملک میں نہیں بلکہ پورے دنیا میں۔ جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے کہ Covid-19 کا جو ایشو ہے، وہ پورے دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور اس ایشو کے باوجود بھی خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ نے اس مشکل ٹائم میں جو بل پیش کیا، میں آنریبل فنانس منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان کو Appreciate کرتا ہوں کہ In such a hard time کرتا ہوں کہ Appreciate اور خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ کو (تالیاں) آپ نے 2020 اور 2021 کا بل، بجٹ جو پیش کیا، اس کے بعد میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ظاہر سی بات ہے۔ Covid-19 کا جو پرابلم ہے ہمارے ملک میں، May Allah Pak protect all of us and our Country کیونکہ پہلے جان ہے، اس کے بعد بل بھی پاس ہوں گے، بجٹ سیشنز بھی آئیں گے، بجٹ بھی ہوں گے۔ ساتھ میں جو ہے یہاں پہ گورنمنٹ بھی، آج کرسی پہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں کل اور ہوں گے پھر اور ہوں گے، یہ تو زندگی کا ایک وہ حصہ ہے، یہ چلتا رہے گا۔ میں اب یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کا جو جی ڈی پی ہے، ظاہر سی بات ہے وہ Collapse کر چکی ہے اور جو ہم اب Deficit میں ہے اور اس کا جو ایشو ہے کیونکہ میں خود ایک Business oriented family سے Belong کرتا ہوں، مجھے اس لئے اچھا پتہ ہے کیونکہ میں خود انڈسٹریاں چلاتا ہوں۔ جب ایک Industrialist یہاں پہ اٹھ کے بات کر رہا ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ یہ گورنمنٹ کوئی جان بوجھ کے نہیں کر رہی، ظاہر سی بات ہے غلطیاں گورنمنٹ کی بھی ہیں لیکن ان غلطیوں سے ان کو سیکھنا چاہیئے اور ہمیں اپنے ریونیو پہ توجہ دینی چاہیئے اور ساتھ میں جو Inflation ہے، ظاہر سی بات ہے غریب لوگوں کے لئے بڑا مشکل ٹائم ہے اور ہمیں اپنی Inflation rate پہ بھی کنٹرول کرنا چاہیئے۔ جو بجٹ پیش ہوا 2020 کا اور 2021 کا، وہ Around 923 بلین ہے اور اس میں جو حصہ دیا گیا Newly merged districts کو، وہ ہے 184 بلین۔ ہم شکریہ ادا کرتے ہیں اس مشکل ٹائم میں فنانس منسٹر صاحب کا، کے پی گورنمنٹ کا کہ اتنے مشکل ٹائم کے باوجود انہوں نے ہمارا حصہ رکھا اور ہمیں توقع ہے کہ یہ فنڈز ان شاء اللہ Utilize کریں گے، یہ پراپر طریقے سے کریں گے۔ میں سپیکر صاحب، آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ Before utilizing this fund ایک سپیشل ٹاسک کمیٹی بنانی چاہیئے Newly merged districts کے لئے جس کا

جو ہو، وہRepresentative سے ہو اور اس سے ہمیں پتہ چلیں کہNewly merged districts ہم آنے والے وقت میں کہاں پہنچ سکتے،What is our future, what is our direction ہیں؟ جس طرح اس بک پہ لکھا ہوا ہے کہ "بدل رہا ہے خیبر پختونخوا" تو کیا واقعی میں، ہم توقع کرتے ہیں اور امید ہے، کیا واقعی یہ حکومت نیک نیتی سےNewly merged districts کو بھی بدل دے گا اور ساتھ میں میں یہ بھی کہوں گا کہ اس کے لئے جیسے میں نے ریکویسٹ کی ہے سپیکر صاحب، سپیشل ٹاسک کمیٹی بہت ہی Important ہے ہمارے لئے تاکہ ہمارے Representatives جو ہیں Newly merged districts کے، وہ اپنی عوام کی آواز اٹھا سکیں وہاں پہ اور ان کی تکلیف اور مشکل کا ان کو پتہ ہے اور وہ اپنی عوام کے محرومیاں اور تکلیف اور مشکل ختم کریں۔ تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ سپیشل ٹاسک کمیٹی پہ جو ہے، آپ آج ہی آج کچھ انفارمیشن ہمیں Provide کریں اور اس پہ ایکشن لیا جائے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ پچیسویں امنڈمنٹ کو تقریباً دو سال پورے ہونے والے ہیں، ظاہر سی بات ہے مشکل ٹائم تھا، پچھلے دو سال میں A single penny has not been utilized in a newly merged districts, no doubt in it but still we have a hope because this was the government which support my leader Alhaj Shah Jee Gul Afridi for the merger and we appreciate them and still we have hope from that۔ جس طرح انہوں نے ہمیں سپورٹ کیاMerger میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے، اسی توقع پہ اور اسی امید پہ ہم بیٹھے ہوئے ہیں کہ ان شاء اللہ Newly merged districts کو بھی یہ بدل لیں گے۔ میں اس کے بعد کچھ فنانس منسٹر صاحب کو ہماری جو تکلیف اور مشکلات ہیں، میں اس کے حوالے سے بتانا چاہتا ہوں، اگر وہ غور سے سنیں گے تو مہربانی ہو گی ان کی، وہ Priority base پہ یہ ہے کہ-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: فنانس منسٹر صاحب! آپ نوٹ کرتے جائیں۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: Priority base پہ یہ ہے کہ جوEx-FATA کے ملازمین ہیں Around 5500 to 6000، ان کے جو پراجیکٹس تھے، ظاہر سی بات ہے وہMerge ہو گئے خیبر پختونخوا میں تو Because of that reason وہSuffer کر رہے ہیں، پچھلے دس مہینوں سے ان کو سیلریاں نہیں مل رہیں، تو ان کو ریگولرائز کیا جائے جس طرح اس صوبے کے ملازمین کو کیا ہیں، 'پریویس' گورنمنٹ میں، جس طرح سندھ نے کیا ہیں، جس طرح پنجاب نے کیا ہیں تو یہ آپ لوگوں کی مہربانی ہو گی تو Newly

merged districts کے Around 5500 جو ایمپلائز ہیں، ان کو ریگولرائز کیا جائے۔ (تالیاں)
فنانس منسٹر صاحب کو میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ قبائلی اضلاع کے ترقیاتی فنڈز میں تیزی اور فوری عملی شکل دی جائے تاکہ جو ہماری محرومیاں ہیں، وہ جلد از جلد ختم ہو جائیں۔ میں یہ بھی ریکویسٹ کروں گا فنانس منسٹر صاحب کو کہ Ex-FATA کے ہمارے جو کہ ابھی Merge ہو گئے ہیں، پولیس میں خاصہ دار فورس کے شہداء کے لئے اگر Proper وہی ڈائریکشن جو یہاں پہ خیبر پختونخوا گورنمنٹ پولیس میں کر رہی ہے شہداء پولیس کے لئے، وہی ڈائریکشن ہماری پولیس کے لئے بھی اگر ہو جائے تو مہربانی ہو گی آپ کی۔
ساتھ میں میں یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا گورنمنٹ سے کہ جو اے ڈی پی ہے سالانہ، پالیسی کے مطابق اس میں ہر سال Ten percent increment ہوتا ہے But from the last two years there is no increment in it، تو پلیز اگر اس کو آپ دیکھ لیں تو مہربانی ہو گی۔ ساتھ میں میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں سپیکر صاحب، جو کہ بہت بڑا Important issue ہے، جو انٹرنٹ کا ایشو ہے Newly merged districts میں، میری Constituency میں Education ratio جو ہے، وہ 49% ہے لیکن یہ کچھ بھی نہیں ہے، اس کو ابھی ہم نے اور بھی بڑھانا ہے اور ہماری کوشش ہو گی کہ ہم وہ سارے رائٹس جو کراچی کے رہنے والے لوگوں کے ہیں، جو لاہور کے رہنے والے لوگوں کے ہیں، جو اسلام آباد کے رہنے والے لوگوں کے ہیں، وہ رائٹس ہم اپنی عوام کو دے سکیں۔ تو جو انٹرنٹ کا ایشو ہے، 3G اور 4G وہاں پہ نہیں ہے تو مہربانی کریں سپیکر صاحب، اس پہ جو بھی لائحہ عمل آپ بنا سکتے ہیں ہمارے غریب عوام کے لئے، غربت وہاں پہ بہت زیادہ ہے، ہم اس لئے تو بہت محنت کر رہے ہیں تاکہ ہم اپنی عوام کو ایک تعلیم یافتہ قوم بنا سکیں تاکہ کل کو اسی کرسی پہ ہمارے غریب عوام کے لوگ بیٹھیں، ہمارے غریب لوگ، عوام جو ہیں، وہ ڈاکٹرز بنیں، انجینئرز بنیں، بڑے بڑے آفیسرز بنیں، تو آپ کی مہربانی ہو گی۔ آن لائن کلاسز کا ایشو آرہا ہے انٹرنٹ کی وجہ سے، وہاں پہاڑوں پہ کہیں پہ اگر سگنل آتا ہے تو وہاں پہ بیٹھ جاتے ہیں اور پانچ پانچ چھ چھ گھنٹے کے لئے دیکھتے ہیں کہ سگنل کہاں سے ملے گا۔ تو پلیز یہ بہت Important issue ہے، Covid-19 کا جو پرابلم ہے Just because of that reason ایجوکیشن جو ہے، وہاں پہ آن لائن کلاسز کا ایشو ہے تو Kindly please اگر آپ اس کو سیریس لیں اور اس کی اگر ڈائریکشن آج ہی بتائیں تو مہربانی ہو گی آپ کی۔ میں ظاہر سی بات ہے جو Newly merged districts ہیں، پچھلے بیس سال سے وہاں پہ Terrorism تھی، War تھی، تو اس کی وجہ

سے ہمارے سکولز، کالجز، یونیورسٹی تو بالکل وہاں پہ ہے ہی نہیں، ایک ابھی جو ہے اس پہ کام شروع ہو گیا ہے باقی ساتھ میں جو ہمارے ہاسپٹلز ہیں، ہماری باقی جو چیزیں ہیں، وہ سارے مسئلے پڑے ہوئے ہیں اور بالکل وہاں پہ جو ہیں ہمارے گھربار تباہ ہو چکے ہیں تو اس کے لئے اس بجٹ میں کوئی Proper direction نہیں دی گئی، ان سے ہم نے یہ فنانس منسٹر سے ریکویسٹ کریں گے اگر اس پہ بھی ہمیں وہ کمپلیٹ انفارمیشن دیں گے تو ان کی مہربانی ہو گی۔ ساتھ میں یہ میں بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پہ جو Priority چیزیں ہیں جن پہ ہمیں کام کرنا چاہیئے گورنمنٹ کو، وہ یہ ہیں کہ Police reforms, Health reforms, Education reforms and Job opportunities, Job opportunities تب ہی آپ Create کر سکتے ہیں جب وہاں پہ انڈسٹریل زونز لگیں، انڈسٹریل زونز لگیں گے تو وہاں کی جو ریونیو ہے، وہ بڑھے گی، ریوینو بڑھنے سے وہاں پہ ترقی ہو گی، Jobs creation ہو گی، بے روزگاری ختم ہو جائے گی تو اس پہ اگر ورکنگ کریں تو مہربانی ہو گی۔ ساتھ میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں پہلے Ex-FATA جو ہوا کرتا تھا تو انٹرنیشنل بارڈر، طورخم بارڈر جو کہ ابھی Merger کے بعد وہ Internationally recognized ہو گیا ہے جو کہ صوبے کے لئے بہت بہتر بات ہے، اس صوبے کے ساتھ تو کوئی انٹرنیشنل بارڈر تھا نہیں، تو اس ایک بارڈر سے ہم ہماری جو ریونیو ہے، وہ بہت زیادہ ہے، اگر اس کو ہم اور بھی بڑھا سکیں تو اس میں اس صوبے کا فائدہ ہو گا اور اس صوبے کی عوام کو فائدہ ہو گا اور خیبر کی عوام کو فائدہ ہو گا۔ جس طرح ڈھائی سو گاڑیاں جو ہیں یہاں سے ایکسپورٹ ہونا شروع ہو گئی ہے، ڈھائی سو گاڑی جو ہیں امپورٹ ہونا شروع ہو گئی ہے، میں عمران خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اس بات پہ جب انہوں نے خیبر میں آ کے 24 hours انٹرنیشنل بارڈر کھولنے کا اعلان کیا، اللہ کے فضل و کرم سے پانچ سو گاڑیاں Per day یہاں سے امپورٹ اور ایکسپورٹ ہو رہی ہے جو کہ بہت بڑی بات ہے۔ ہمارے لئے پچھلے بیس سالوں میں جو تکلیف اور جو مشکل میں ہماری عوام تھی، بندوق کے علاوہ ان کے کانوں میں کوئی اور بات نہیں ہوتی تھی، اللہ کے فضل و کرم سے اس سے روزگار اور بھی بڑھے گا اور ہماری جو ریونیو ہے، وہ اور بھی بڑھے گی اور ان شاء اللہ ہمارے علاقوں میں بہتری آئے گی۔ یہ انٹرنیشنل بارڈر جو ہے، یہ سنٹرل ایشیا تک اور یورپ تک یہ گاڑیاں جائیں گی اور آئیں گی اور اس سے ہمارا صوبہ ترقی کرے گا اور اس پہ جو ہیں اور بھی اگر یہ ٹرمینلز ہیں، اس پہ جو ہمارے لئے کوئی سپیشل فنڈ اگر جتنی جلدی ہو سکے منظوری دی جائے تو وہاں پہ جو ٹرمینلز ہیں، اس پہ ورکنگ کریں اور وہ جلدی کمپلیٹ ہو جائیں تاکہ وہاں کے لوگ Easily facilitate ہوں اور یہ کام اور بھی بڑھے۔ اس کے بعد۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بلاول صاحب! وائنڈ اپ کریں۔

جناب بلاول آفریدی: سر! ٹائم دیں سر میں پارلیمانی لیڈر ہوں سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائنڈ اپ کریں ٹائم تو میں نے آپ کو ایکسٹرا دیا ہے جی، وائنڈ اپ کریں۔

جناب بلاول آفریدی: سر! اس کے بعد جو ہے ہائیڈرو پاور پراجیکٹ جو ہے انڈسٹریز کے لئے Newly merged districts میں اس پہ کام کرنا چاہیئے گورنمنٹ کو، اس کے ساتھ ساتھ جو وہاں کے منرلز ہیں، اس پہ کام کرنا چاہیئے اور کیا کہتے ہیں یہ پچھلے تیس سالوں میں خیبر پختونخوا میں کوئی شوگر مل انڈسٹری نہیں لگی، کوئی ٹیکسٹائل انڈسٹری یہاں پہ ڈیویلپ نہیں ہوئی Because of this reason کہ ظاہر سی بات ہے ایک تو یہاں پہ جو Investors ہیں، وہ دل کھول کے یہاں پہ Investment نہیں کرنا چاہ رہے تھے کیونکہ یہاں پہ دہشتگردی تھی۔ اللہ کے فضل کرم سے اب دہشتگردی ختم ہو گئی ہے، ہم سیکورٹی فورسز کو بھی Appreciate کرتے ہیں کہ انہوں نے دن رات محنت کر کے قبائلی اضلاع میں اور خیبر پختونخوا سے دہشتگردی کا خاتمہ کیا، ہم ان کو Appreciate کرتے ہیں اور ان کی قربانی ہم نہیں بھول سکتے ہیں۔ ساتھ میں میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جو Tourism spots ہیں Merged districts میں، یہاں پہ جتنے بھی آنریبل ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، سب کو تیراہ ویلی کا پتہ ہو گا اور اللہ کے فضل و کرم سے اس کی جو خوبصورتی ہے، اس کو نام دیا جاتا ہے ہمارے علاقوں میں Mini Switzerland۔ تو ہمیں چاہیئے، گورنمنٹ کو چاہیئے کہ اس پہ ورکنگ کرے، Tourists spots بنائیں وہاں پہ، وہاں پہ جو لوگ Investment کرنا چاہ رہے ہیں، ان کے جو مسائل ہیں، وہ ختم کریں تاکہ وہ Investment کریں اور وہاں سے ہماری Tourists سے جو ریونیو ہے، وہ بڑھ جائے اور وہ اس علاقے کے لئے فائدہ ہو گا۔ میں آخر میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جو پیسے منظور ہوئے ہیں جبہ ڈیم کے لئے، فنانس منسٹر صاحب کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں، میں یہ ان کو کہنا چاہتا ہوں کہ جتنا جلدی ہو سکے جبہ ڈیم پہ کام شروع ہو جائے اور جتنا جلدی ہو سکے اس کو ختم کیا جائے۔ یہ پراجیکٹ ظاہر سی بات ہے بڑا پراجیکٹ ہے لیکن اگر اس پہ تھوڑا سا You can call it کہ اپنا Stand جو ہے، وہ اگر رکھیں تو مہربانی ہو گی تاکہ ہمارے علاقوں میں پانی کا جو مسئلہ ہے، وہ ختم ہو جائے اور اس سے زیادہ خیبر پختونخوا کو فائدہ ملے گا۔ تو اس وجہ سے میں فنانس منسٹر صاحب کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جبہ ڈیم بہت Important ہے، اس پہ جتنا جلدی ہو سکے کام شروع ہو جائے تو مہربانی ہو گی۔ Other than that میں یہ بتانا چاہتا ہوں، آئی ڈی پیز کا جو ایشو ہے، فنانس منسٹر صاحب!

ہماری جو Payment تھی، وہ پہلے 32ارب 50 کروڑ روپے تھی جو کہ ابھی کم ہو گئی ہے 17ارب روپے، اس پہ اگر آپ Compromise کریں ہمارے ساتھ اور Previous جو Payment تھی 32ارب روپے کی، اس کو As it is اگر 32ارب آپ لوگ اس کے لئے لڑیں ہمارے لئے اور اس کو As it is رکھیں تو مہربانی ہو گی۔ ہمارے آئی ڈی پیز کا بہت بڑا مسئلہ ہے، وہ در بدر یہاں پہ پڑے ہوئے ہیں کونسے علاقے میں، کونسے علاقے میں، تو ان کی محرومیاں ختم ہو جائیں گی تو یہ ریکویسٹ میں آپ سے کروں گا۔ ساتھ میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں جاتے جاتے کہ این ایف سی ایوارڈ کا جو تین پرسنٹ 110ارب روپے ہمیں سالانہ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈاپ کریں جی۔

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: بس یہ آخری حصہ ہے، دو باتیں ہیں۔ سالانہ جو ملنے والے تھے From the last two years ہمیں وہ پیسے نہیں ملے، میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کروں گا جس طرح پچھلے دور میں فیڈرل میں پی ایم ایل این کی گورنمنٹ تھی میاں نواز شریف صاحب کی، خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ اور اپوزیشن پچھلے دور اور پچھلے Tenure میں جب وہ وہاں پہ گئے اپنا حصہ مانگنے کے لئے این ایف سی میں، تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا آیا کیا گورنمنٹ این ایف سی میں ہمیں سپورٹ کرے گی، اپوزیشن ہمیں سپورٹ کرے گی اس میں، میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ گورنمنٹ کو بھی اور اپوزیشن کو بھی سپورٹ کرنا چاہیئے Newly merged districts کو تاکہ ہم این ایف سی کے لئے لڑیں اور ہم اپنے عوام کی محرومیاں ختم کریں، وہاں کے جو لوگ ہیں، بہت ہی غریب ہیں، وہاں پہ غربت بہت زیادہ ہے، ان کی محرومیاں ختم تب ہوں گی جب ہم اپنے این ایف سی کے لئے لڑیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ بلاول صاحب!

<u>جناب بلاول آفریدی</u>: اور ساتھ میں ہمارے جو فنڈز ہیں، اے ڈی پی اور AIP کے لئے لڑیں تاکہ ہماری محرومیاں ختم ہو جائیں۔ میں آخر میں سپیکر صاحب، آج خوش بھی اس لئے بہت ہوں کہ اپوزیشن کے جتنے آنریبل ممبرز ہیں، سب نے ماشاء اللہ Newly merged districts کی بات کی، میں ان کو بھی Appreciate کرتا ہوں، میں گورنمنٹ کو ایک دفعہ پھر Appreciate کرتا ہوں، جتنا ہو سکے امید رکھتا ہوں کہ اور بھی ہمارے لئے کریں گے۔ تو میں آخر میں ان دونوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں، آنریبل

اپوزیشن ممبرزاورآنریبل گورنمنٹ ممبرزاور سپیکر صاحب!آپ کابھی بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہمیں ٹائم دیا، تھینک یوجی آپ کا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سرداراورنگزیب نلوٹھاصاحب!

سرداراورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب، وزیر خزانہ صاحب نے سال 21-2020 کا بجٹ پیش کیا۔ سپیکر صاحب، وہ خود مطمئن نہیں ہیں، وزیر خزانہ صاحب کبھی ایک سیٹ پر جاتے ہیں، کبھی دوسری پر جاتے ہیں، کبھی چوتھی پر جاتے ہیں، بیٹھ نہیں سکتے ہیں، پتہ نہیں کیاان کے ذہن میں ہے، ابھی بھی موجود نہیں ہیں تو یہ ہم تقریریں کریں گے، تقریریں کر کے چلے جائیں گے اور اس پر کوئی اگر عملدرآمد نہیں ہوگا تو کیا فائدہ ہے اس کا؟ ابھی محترم بتارہے تھے، وزیر خزانہ صاحب کو مبارکباد پیش کر رہے تھے کہ سال 21-2020 کا انہوں نے بجٹ پیش کیا، انہوں نے تو پیش کرنا تھا، ان کی ذمہ داری تھی۔ جناب سپیکر صاحب، مبارکباد تو میں اپوزیشن ممبران کو پیش کرتا ہوں کہ جب تیمور خان صاحب بجٹ پیش کر رہے تھے تو انہوں نے بڑے صبر و تحمل سے ان کی تقریر سنی اور کورونا وائرس کی وجہ سے کوئی احتجاج انہوں نے نہیں کیا، مبارکباد کے مستحق تو اپوزیشن کے لوگ ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہر سال صوبے کے وسائل سے جمع شدہ جو محاصل ہوتے ہیں، ان کا بجٹ پیش کیا جاتا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، حیرانگی کی بات یہ ہے، ہزارہ ڈویژن بھی اس صوبے کا حصہ ہے لیکن جب بھی بجٹ پیش کیا جاتا ہے اسمبلی میں تو ہزارہ ڈویژن کو یکسر نظرانداز کیا جاتا ہے۔ آج بھی یہ جو بجٹ پیش ہوا ہے، ہزارہ ڈویژن کے لئے کوئی خاطر خواہ بڑا منصوبہ نہیں رکھا گیا ہے، نہ پچھلے بجٹ میں اور نہ اس بجٹ میں۔ میں اکبر ایوب خان، اکبر ایوب خان صاحب کو میں اس لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ پچھلے بجٹ میں یہ ہری پور کے لئے پانچ سو Beds کا ہسپتال لے کر آئے لیکن میرا ضلع جس ضلع سے سپیکر خیبر پختونخوا اسمبلی کا تعلق ہے، آج تک وہاں پہ ایوب میڈیکل کمپلیکس کے علاوہ کوئی دوسرا ہسپتال موجود نہیں ہے، آج بھی ایوب میڈیکل کمپلیکس کو کورونا وائرس کے مریضوں کے حوالے کیا گیا ہے اور دیگر جو مریض ہیں، ان کے علاج کے لئے کوئی دوسرا ہسپتال ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں حیران ہوں کہ ہزارہ کے ساتھ، ہزارہ ڈویژن کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیوں روا رکھا جارہا ہے۔ جب بھی کوئی بجٹ اسمبلی میں پیش ہوتا ہے، وہ چند ایک ضلعوں کے اوپر، اس کا محور چند ضلعوں میں رکھا جاتا ہے۔ تو مہربانی کر کے صوبے کے وسائل کو ریجن وائز تقسیم کیا جائے، میں ہمیشہ یہ تجویز دیتا ہوں کہ اس علاقے کی پسماندگی کو دیکھ کر جو شیئر ہے اس کا، اس

کو ضرور ملنا چاہیئے اور اس پر میں بھرپور احتجاج کرتا ہوں جو ہزارہ کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہزارہ اس صوبے کا حصہ ہے اور ہزارہ کو بھی ان وسائل میں پورا حصہ دیا جائے۔ جناب سپیکر صاحب، وزیر خزانہ صاحب متوازن بجٹ کی بات کر رہے تھے، اگر متوازن بجٹ ہوتا تو سال کے آخر میں 55 ارب 97 کروڑ روپے کا ضمنی بجٹ پیش کیا جاتا ہے، کس طرح ہم اس کو متوازن بجٹ کہیں ؟ جناب سپیکر صاحب! پہلے ہی یہ صوبہ قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے، اب مزید ڈیڑھ سو ارب سے زائد کے قرضے لئے جا رہے ہیں، کیا اس سے ان قرضوں کے اوپر جب یہ ادا ہوں گے، ان کا سود دیا جائے گا تو صوبے کی معیشت بری طرح تباہ ہو گی، کس طریقے سے اس کے نظام کو چلایا جائے گا؟ پن بجلی کا جو خالص منافع ہے، ابھی کہہ رہے تھے پارلیمانی لیڈر صاحب کہ اپوزیشن بھی ہمارا ساتھ دے۔ پچھلا جب پرویز خٹک صاحب چیف منسٹر تھے تو اپوزیشن کے تمام لوگ پرویز خٹک صاحب کے ساتھ اسلام آباد گئے تھے، پاکستان مسلم لیگ کی حکومت تھی، آج بھی اپوزیشن حکومت کے ساتھ ہے صوبے کے حقوق کے لئے۔ جناب سپیکر صاحب! پہلے تو خیبر پختونخوا میں جو پچھلی حکومت تھی، وہ یہ کہتی تھی کہ مرکز میں مسلم لیگ نون کی حکومت ہے اور ہمیں وہ ہمارا شیئر نہیں دے رہے، آج تو مرکز میں بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے اور صوبے میں بھی تحریک انصاف کی حکومت ہے تو صوبے کی ساتھ کیوں یہ زیادتی ہو رہی ہے؟ ہم اس زیادتی میں حکومت کا بھرپور ساتھ دیں گے، اگر حکومت اپنی ٹانگوں میں ذرا زور ڈالیں تو ہم ان شاء اللہ ان کے ساتھ ہیں، ہم پورا ان کو یقین دلاتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، 319 ارب روپے پچھلے سال کے بجٹ میں ترقیاتی کاموں کے لئے رکھے گئے تھے جن میں سے 220 ارب روپے خرچ ہوئے اور 98 ارب روپے Lapse ہو گئے۔ جناب سپیکر صاحب! تحریک انصاف کی صوبائی حکومت کہتی ہے کہ ہم نے ایبٹ آباد کو ایک میگا پروجیکٹ دیا ہے، جو ایوب برج سے دم توڑ بائی پاس ہے، چار سال ہو گئے ہیں پرویز خٹک صاحب نے اس کا افتتاح کیا تھا جب وہ وزیر اعلیٰ تھے، ابھی تک اس پر 30% کام نہیں ہوا ہے اور اس سال کی اے ڈی پی میں صرف 10 کروڑ روپیہ اس منصوبے کے لئے رکھا گیا ہے۔ تو ایک اور منصوبہ میں وزیر خزانہ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں، وزیر خزانہ صاحب، پرویز خٹک چیف منسٹر صاحب نملی میرا میں گئے تھے، اپنے پارٹی کے لوگوں کے پاس انہوں نے ادھر ایک روڈ کا اعلان کیا تھا، اس کے لئے کوئی 70 کروڑ روپے کی اماؤنٹ رکھی تھی۔ اب سپیکر صاحب، دیکھیں ناانصافی کی ایک حد ہے کہ 70 کروڑ کی ایک سکیم پر اس سال تین کروڑ 50 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں، چھبیس روڈز ہیں تو چھبیس روڈز پر کس طرح کام

شروع ہو گا۔ تو مہربانی کر کے وزیر خزانہ صاحب اس کا نوٹس لیں اور وہ منصوبے 17-2016 سے جن پر کام شروع ہوا ہے، مہربانی کر کے ان کو مکمل کیا جائے، اگر نئے منصوبے آپ رکھیں تو آپ کی مہربانی ہو گی، وہ اپنے لئے آپ رکھیں گے، اپوزیشن کو نہ آپ نے پہلے کچھ دیا نہ آئندہ آپ نے کچھ دینا ہے، ہم نے تو آپ کے ساتھ تعاون کیا تھا۔ سلطان صاحب ہم سب کو کہتے رہے کہ جی آپ نے یہ کرنا ہے، یہ کرنا ہے، اپوزیشن کو ہم ساتھ لے کر چلیں گے، بے شک اچھی بات ہے اگر آپ ساتھ لے کر چلیں گے تو آپ کی عزت ہے۔ جناب سپیکر صاحب! میں یہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی کی سندھ حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، ان کو Appreciate کرتا ہوں کہ ان مشکل حالات میں انہوں نے سرکاری ملازمین کے لئے دس فیصد تنخواہیں بڑھائی ہیں، نہ مرکز کی طرف سے بڑھائی گئی ہیں، نہ صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے۔ میں مطالبہ کرتا ہوں وزیر خزانہ صاحب سے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں دس فیصد اضافہ کیا جائے، یہ صوبے کے عوام کا مطالبہ ہے۔ دوسری بات جناب سپیکر صاحب، کورونا وائرس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے، ہم سب کو چاہیئے کہ ہم سچے دل سے توبہ استغفار پڑھیں، اللہ تعالیٰ کو راضی کرے، اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، اللہ ہمیں محفوظ رکھے، میں یہ بھی وزیر خزانہ صاحب اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جو سرکاری ملازمین کورونا وائرس کی وجہ سے شہید ہو چکے ہیں، ان کو شہداء پیکج میں شامل کیا جائے اور ساتھ اس صوبے کی آبادی کے بہت سارے ایسے غریب لوگ جو کورونا وائرس کی وجہ سے چار چار، پانچ پانچ بندے ایک ایک گھر سے وفات پا چکے ہیں اور ان کے بچے بے یار و مددگار ہیں، ان کے لئے بھی کسی پیکج کا اعلان کیا جائے تاکہ ان کا آئندہ کا سہارا وہ پیکج بن سکے۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نلوٹھا صاحب! وائنڈ اپ کریں جی۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: میں ایک مطالبہ اپنے حلقے کے حوالے سے دو تین باتیں کروں گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈ اپ کریں جی۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: میرے حلقے میں نتھیا گلی ایک سیاحتی مقام ہے۔ سپیکر صاحب! برف باری کی وجہ سے پانچ مہینے ان لوگوں کا کاروبار بند رہا ہے اور ابھی کورونا وائرس کی وجہ سے لاک ڈاؤن کی وجہ سے سیاحوں کو وہاں پر جانے کی اجازت نہیں دی جا رہی اور وہ لوگ جو ہیں، ان کے کاروبار تباہ ہو چکے ہیں، بے آسرا اور بے سہارا ہیں، مہربانی کر کے وہاں سے جس طرح یہ جزوی لاک ڈاؤن اس کے اوپر عمل کیا جائے

اور نتھیا گلی اور دوسرے سیاحتی مقامات پر سیاحوں کو جانے کی اجازت دی جائے۔ دوسرا جناب سپیکر صاحب، میں یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں وزیر تعلیم صاحب سے، یہاں پر ہائر ایجوکیشن کے وزیر، وزیر تعلیم شاید نہیں ہیں، میرے پورے حلقے PK-37 جو کہ سترہ یونین کونسلوں پر مشتمل ہیں، یہاں پر صرف ایک ڈگری کالج ہے تو میرا یہ مطالبہ ہے کہ دو ڈگری کالجز میرے حلقہ PK-37 کے لئے دیئے جائیں اور ہیلتھ کے منسٹر صاحب اگر یہاں پر موجود ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: موجود ہیں جی۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: پچھلے سال انہوں نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا، نتھیا گلی میں ایک آر ایچ سی ہے سپیکر صاحب، آپ بھی نتھیا گلی جاتے ہیں، تمام افسران جاتے ہیں، وزراء جاتے ہیں اور وہاں پر کوئی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال نہیں ہے، کسی کو بھی Heart کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے، کوئی ایسی شدید بیماری ہو سکتی ہے تو اس کو ایبٹ آباد لانا پڑتا ہے، انہوں نے میرے ساتھ پچھلے سال وعدہ کیا تھا کہ آر آیچ سی نتھیا گلی کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دیا جائے گا لیکن اس سال بھی اے ڈی پی میں اس کو شامل نہیں کیا گیا ہے، مہربانی کر کے اس ہسپتال کو موچی دھارا، نتھیا گلی آر ایچ سی کو تحصیل کا درجہ دیا جائے اور ایوب برج ٹو دم توڑ بائی پاس سپیکر صاحب، یہ بہت اہم بائی پاس ہے، یہ آپ کی حکومت کے لئے بڑی نیک نامی کا باعث بنے گا، مہربانی کر کے وزیر خزانہ صاحب اس کے اوپر توجہ دیں کیونکہ ایف ڈبلیو او والوں کا ٹینڈر ہے، وہ فنڈ کے بغیر کام نہیں کرتے ہیں اور 10 کروڑ روپے ٹوٹل اس کے لئے رکھے گئے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: اس فنڈ کو بڑھایا جائے تاکہ وہ منصوبہ مکمل ہو سکے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ نلوٹھا صاحب، شکریہ جی۔ نلوٹھا صاحب! آپ نے بات کی میں اس پر بات کروں گا۔ آپ نے ہاسپیٹل کی بات کی نتھیا گلی کی، آپ اس علاقے سے ایم پی اے ہیں لیکن آپ کو کچھ پتہ نہیں ہے اس ہاسپیٹل کے بارے میں، اس میں کافی ساری Land جو ہے لوگوں نے Encroachment میں قبضہ کیا ہے اور آپ اس پر کچھ بول نہیں رہے، کم از کم اس پر ذرا دھیان دیں جی۔ احمد کنڈی صاحب!

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر! میری تیاری توکل کے لئے تھی، چلیں آپ نے اٹھا دیا تو اگر مجھے دس منٹ دے دیں تو پھر میں آج کر دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دس منٹ سے ایک منٹ بھی آگے نہیں ہوگا۔

جناب احمد کنڈی: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دس منٹ سے ایک منٹ بھی۔

جناب احمد کنڈی: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

سن اے غافل صدا میری، سن اے غافل صدا میری، یہ ایسی چیز ہے جس کو
وظیفہ جان کر پڑھتے ہیں طائر بوستانوں میں
وطن کی فکر کر ناداں مصیبت آنے والی ہے
تیری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے تحریک انصاف والو
تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں
یہی آئین قدرت ہے، یہی اسلوب فطرت ہے
جو ہے راہ عمل میں گامزن، محبوب فطرت ہے

جناب سپیکر صاحب! تیاری تو میری کل کے لئے تھی، آپ نے حکم فرمایا تو میں اس کی تعمیل کر رہا ہوں۔ آپ نے دیکھا بجٹ 2020-21 پیش ہوا، میرا تعلق ایک دیہات کے حلقے سے ہے اور ہم پسماندہ حلقے کے لوگ یا کسی اہل علم کو دیکھتے ہیں، ڈگریوں والوں کو دیکھتے ہیں تو ہم بڑے متاثر ہوتے ہیں اور خاص کر جو اچھی انگریزی بولتا ہے تو ہم بہت زیادہ متاثر ہوتے ہیں اور جب میں پہلے پہلے ہاؤس میں آیا تھا تو جب تیمور جھگڑا صاحب کو میں نے دیکھا تو میں ڈرتا تھا ان سے بات کرتے ہوئے، میں سمجھتا تھا شاید یہ بہت بڑی کمپنی میں کام کر کے آئے ہیں، ہماری معاشی بیماریوں کا علاج کریں گے، ہمارے صوبے کو اٹھا کر لے جائیں گے، اوپر اسد عمر صاحب ہوں گے لیکن دو سال کے بعد میں اپنی اس سوچ پر پریشان ہوں، آج آپ دیکھ لیں 2020-21 کے بجٹ کو کیونکہ ان کا مسئلہ یہ ہے، یہ دو باتیں ہیں جناب سپیکر، یا یہ صوبائی حکومت ہمارا مقدمہ لڑ نہیں رہی اور یا ان میں اہلیت نہیں ہے، دو باتیں ہیں لیکن نتیجے کو آپ چھوڑ دیں، یہ ہمارا سیاسی جو مالی مقدمہ ہے، وہ وفاق کے آگے لڑ نہیں رہی یا یہ بات نہیں کر رہے یا ان میں اہلیت نہیں ہے، چونکہ جو ان کی پہنچ ہے، وہ ہر ایوان میں ہے، ان کی بات سنی جاتی ہے لیکن میرے صوبے کو محرومیوں کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے چھوٹے صوبوں کے لئے شیئرز بڑھائے تھے، وہ اس لئے نہیں

بڑھائے تھے کہ ان کو اندھیروں کی طرف دھکیلا جائے۔ این ایف سی میں ہم نے چھوٹے صوبوں کو 57.5% یہ جو تاریخ کا آج ایک Historical اور Golden period میں لکھا جاتا ہے 1973 کے بعد ہم نے جو آئین کو، اس وفاق کو جوڑنے کی کوشش ہے، وہ Eighteenth amendment کی ڈاکیومنٹ ہے اور وہ چھوٹے صوبوں کو شیئر بڑھانے کا ڈاکیومنٹ ہے، ہم نے جہاں پر چھوٹے صوبوں کا سیاسی مقدمہ اور مالی مقدمہ لڑا جاتا ہے، اس کانسٹی ٹیوشن میں امنڈمنٹ کی، ہم نے کونسل آف کامن انٹرسٹ کو مضبوط کیا، ہم نے این ایف سی کو مضبوط کیا، ہم نے نیشنل اکنامک کونسل کو مضبوط کیا۔ جناب سپیکر، ہم نے Vertical share بڑھایا، ہم نے Horizontal share بڑھایا تاکہ میرا خیبر پختونخوا آگے جائے، اس لئے نہیں بڑھایا تھا جو ایک باہر سے بندہ آئے فانشل ڈگریاں لے کر اور اپنی آواز نہ اٹھا سکے۔ جناب سپیکر، میرا پانی کا شیئر آج کدھر ہے، نو ملین ایکڑ فٹ میرا پانی کا شیئر ہے، میں Utilize نہیں کر سکتا، آپ پی آر ٹی بنا رہے ہیں، میرا ڈی آئی خان چیخ رہا ہے، میری بنجر زمینیں آپ کو آواز دے رہی ہیں، میرے لفٹ کینال کو آپ نے پی ایس ڈی پی سے ختم کر دیا ہے، میں آپ سے پوچھتا ہوں، کیوں اڑایا اس کو؟ (تالیاں) اس لئے اڑایا آپ نے کہ آپ باہر سے آئے ڈگریاں لے کر اچھی انگریزی بولتے ہو، میرا صوبہ غرق ہو رہا ہے، میری بنجر زمینیں آج پوچھ رہی ہیں آپ کے پاس پانی کا شیئر موجود ہے لیکن آپ Utilize نہیں کر سکتے، چھ ملین ایکڑ فٹ تک آپ Utilize کرتے ہیں تین ملین ایکڑ فٹ میرا Unutilized دوسرے صوبے استعمال کرتے ہیں، میں آپ سے پوچھتا ہوں آپ نے کیا بات کی؟ آپ نے CCI کی میٹنگ میں آواز کیوں نہیں اٹھائی؟ وہ CCI جو کہ کانسٹی ٹیوشن کا آرٹیکل 161 کہتا ہے، سوری آرٹیکل 154 کا (3) کہتا ہے:

"The Council shall have a permanent Secretariat and shall meet at least once in ninety days"

آپ نے اٹھارہ مہینوں میں کتنی میٹنگز کیں، بتائیں مجھے، آپ نے بات کیوں نہیں کی، آپ نے خط کیوں نہیں لکھا؟ میں نتیجہ نہیں مانگتا، میں پروسیجر مانگتا ہوں، سی ایم کے پاس اختیار تھا، میرا مقدمہ کیوں نہیں لڑا گیا پانی کا کیونکہ میں محروم رہوں، میں اندھیروں میں جاؤں؟ میرا نیٹ ہائیڈل پرافٹ، آرٹیکل 161 کا (2) کہتا ہے:

"The net profits earned by the Federal Government, or any undertaking established or administered by the Federal Government (from the bulk generation of power at a hydro-electric station) shall

be paid to the Province (in which the hydro-electric station is situated)"

جناب سپیکر، جہاں پر وہ ہائیڈرو سٹیشن ہو گا الیکٹرک سٹیشن، اس کو پیسے ملیں گے، میرے نیٹ ہائیڈل پرافٹ کا مقدمہ کیوں نہیں لڑا، میں آپ سے یہ سوال پوچھتا ہوں۔ میرے یہ پیسے مجھے ملیں گے تو ہزارہ میں بھی کام ہو گا، ڈیرہ میں بھی کام ہو گا، ملاکنڈ میں بھی کام ہو گا۔ میرا آج بھی 130 ارب پڑا ہوا ہے جس کے اوپر مجھے آج بھی اعتراض ہے، وہ ایک 130 نہیں ہے، میرا تربیلا 80 کی دہائیوں میں بنا تھا، چالیس سال سے میں پیسوں کے لئے بھیک مانگ رہا ہوں، مجھے حکومت سے بھی گلہ ہے اور مجھے ریاست سے بھی گلہ ہے۔ جناب سپیکر، اس ریاست میں جس کی بقاء کے لئے، جس کی استحکام کے لئے، جس کی خوشحالی کے لئے ہم نے چالیس سال جنگ لڑی، ہمارے بڑوں نے کہا تھا کہ ہم جنگ نہیں لڑنا چاہتے لیکن ریاست کے لئے ہم نے لڑی، اس لئے لڑی تھی کہ یہ وفاق قائم رہے لیکن آج میں اپنے پیسوں کے لئے بھیک مانگتا ہوں، نیٹ ہائیڈل مجھے نہیں دیا جاتا، پانی مجھے نہیں دیا جاتا۔ گندم، میرے صوبے میں جب گندم کم ہوتی ہے تو بارڈر بند کر دیتے ہیں، ایک ڈی سی اٹھتا ہے میرے ڈی آئی خان کا بارڈر بند کر دیتا ہے۔ آرٹیکل 151 کہتا ہے آپ ٹریڈ بند نہیں کر سکتے صوبوں کے درمیان، اس کا Constitutional procedure موجود ہے، اس میں پریذیڈنٹ کہے گا تب جا کر کسی پراونشل ایکٹ کے نیچے ہو گا مگر ایک عام چھوٹا سا بابو اٹھ کر میرا بارڈر بند کرتا ہے اور میرے صوبے کے لوگ چیخ رہے ہوتے ہیں، آپ نے کیا کیا، میں آپ سے پوچھتا ہوں؟ مجھے نتیجہ نہیں چاہیئے، مجھے پیسے بھی نہیں چاہیئے لیکن آپ کی آواز کم از کم اسلام آباد کے ایوانوں میں گونجنی چاہیئے، جو یہ صوبہ مانگ رہا ہے اپنا حق، Constitutional right مانگ رہا ہے۔ جناب سپیکر، میں وہ Food basket جس کے لئے لفٹ کینال تھی جناب سپیکر، وہ آج پی ایس ڈی پی سے چلا گیا ہے، گومل زام ایری گیشن کمانڈ ایریا کا پراجیکٹ یو ایس ایڈ کا خیراتی پیسہ ہے لیکن میرے علاقے میں نہیں لگتا، واپس جا رہا ہے جناب سپیکر، اس سے بڑی نااہلی کیا ہو گی، پھر لوگ کہتے ہیں، ہم جذباتی ہوتے ہیں، ہم جذباتی نہیں ہوتے ہیں، ہم نے اس اٹھارہویں ترمیم کے لئے، چھوٹے صوبوں کے وسائل کے لئے ہم نے بی بی کی قربانی دی ہے اور جو بھی اس اٹھارہویں ترمیم کی طرف میلی آنکھ سے دیکھے گا، یہ اٹھارہویں ترمیم ہماری سیاست کی تاریخ کا جھومر ہے، یہ میں آپ کو بتا دوں اور اس جھومر کو مٹانے کے لئے ہم ہر قسم کی قربانی دیں گے اور جو بھی کہہ رہا ہے (تالیاں) جو بھی کہہ رہا ہے کہ اٹھارہویں ترمیم ٹھیک نہیں ہے، وہ ہمیں بتائیں، وہ اس چیز پر اعتراض کرتے ہیں جو آرٹیکل 160 کا (3A) کہتا ہے، آرٹیکل 160

کا(3A) کہتا ہے، کسی بھی صوبے کو این ایف سی کے دیئے ہوئے ایوارڈ سے اگلے ایوارڈ میں اس کا حصہ کم نہیں ہو گا، وہ ہمارے حصوں کو کم کرنا چاہتے ہیں، ہم کسی صورت یہ نہیں مانیں گے، ہم ان سے گزارش کرتے ہیں کہ خدارا آپ ان چیزوں کو سمجھتے ہیں، آج آپ نے بجٹ دیا، 44 ارب کا آپ نے Debt رکھا، Domestic loans رکھے، میں تو فگرز میں نہیں جانا چاہتا باقی دوستوں نے بات کی، میں کہتا ہوں میرے صوبے کا مقدمہ خدارا پیش کریں، بھرپور آواز میں گونجیں، ہمیں نتائج سے بھی سروکار نہیں لیکن کم از کم ہمیں پتہ چلے کہ یہ جھگڑا صاحب اسلام آباد میں لوگوں کے گریبانوں کو اپنے حقوق کے لئے پکڑ رہے، ہم اس کے ساتھ ہوں گے لیکن میرا مقدمہ جناب سپیکر، جس دن ہمیں یقین ہو گیا کہ یہ ہمارا مقدمہ لڑ رہے ہیں، ہم ان کے ساتھ ہوں گے۔ پرویز خٹک صاحب نواز شریف کی حکومت میں تو کرتے تھے، آج یہ کیوں خاموش بیٹھے ہیں؟ جناب سپیکر، CCI وہ فورم ہے جہاں پر مجھ جیسے غریب صوبے کی بات ہوتی ہے، دو سے تین میٹنگز نہیں ہو سکی جس کے لئے آٹھ میٹنگز ہونی چاہیئے تھیں، Ninety days جناب سپیکر، میں اپنا Constitutional right مانگ رہا ہوں، میں کوئی بھیک نہیں مانگ رہا، نیٹ ہائیڈل میرا Constitutional right ہے، پانی میرا رائٹ ہے۔

ہر ایک سنگ میل ہے اب ننگ رہ گزر
ہے حکمرانوں کے عقل پر پتھر پڑے ہوئے
بے وجہ تو نہیں ہیں چمن کی تباہیاں
کچھ باغباں ہیں برق و شرر سے ملے ہوئے

جناب سپیکر، یہ نااہلی میں نے شروع میں کہا ہے، اگر یہ نہیں سمجھیں گے تو تاریخ کی داستانوں میں بھی نہیں ہوں گے۔ خدارا ان کے پاس وقت ہے، پہلے دن سے ہم کہہ رہے ہیں، اگر سیاسی طور پر یہ لوگ ناکام ہوں گے، سیاستدان ناکام ہوں گے، یہ پورا ہاؤس سیاستدانوں کا ہاؤس ہے، اس میں ہم بھی شامل ہوں گے، لوگ سیاستدانوں پر، ان کے اوپر اعتماد کر کے آخری کرن ہے یہ لوگ۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ میری گیس دیکھ لیں۔ جناب سپیکر، عمرانیات کے طالب علم کہتے ہیں کہ جہاں پر گیس ہو، پانی ہو، میدان ہو، وہ صوبہ یا وہ علاقہ خوش قسمت ہوتا ہے، آج بھی کرک کے لوگ روڈوں کے اوپر بیٹھے ہوئے ہیں، میری گیس کی پروڈکشن میری Consumption سے زیادہ ہے۔ جناب سپیکر، آپ تو کسٹوڈین ہیں، آج بھی آپ اٹھا لیں آرٹیکل 158، آرٹیکل 158 کلیئرکٹ کہتا ہے جناب سپیکر! **"Priority of requirements of natural gas.** The Province in which a well-head

of natural gas is situated shall have precedence over other parts of Pakistan in meeting the requirements from that well-head"۔ مجھے نہیں ملتی۔ جناب سپیکر، ہم کانسٹی ٹیوشن کی بات کرتے ہیں، ان کے ہاتھ مضبوط ہیں، ان کا کیس مضبوط ہے لیکن میرا وکیل بہت کمزور ہے جناب سپیکر، بہت کمزور ہے۔ آخر میں کچھ تجاویز دیتا ہوں جناب سپیکر صاحب، بہت لمبی بات کرنی تھی، آپ گھنٹیاں بجا رہے ہیں، میں صرف یہ ریکویسٹ کرتا ہوں جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے خود دس منٹ کا کہا تھا گیارہ منٹ ہو گئے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: سر! ایک، بس ایک آخری منٹ۔ میں یہ کہتا ہوں، جھگڑا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، باقی دوست بیٹھے ہوئے ہیں، کیا ہم بجٹ کو، انڈیا میں بجٹ پر بچھتر دن بحث ہوتی ہے بچھتر دن، یہاں پر دس دن نہیں ہوتی، میں یہ کہتا ہوں کہ کیا ہمارا بجٹ سٹینڈنگ کمیٹیز کو نہیں جا سکتا، وہاں پر ہم Recommendations لیں، یہ میرا سوال ہے بحیثیت ایک طالب علم، تاکہ ہر سٹینڈنگ کمیٹی کو جائے، ہر ڈیپارٹمنٹ کی وہاں سے Recommendations آئیں، بابوؤں کا بنا ہوا بجٹ ہم پر مسلط مت کریں، خدارا یہ آپ لوگ اور ہم لوگ اکٹھے بے عزت ہوں گے۔ (تالیاں) اور میری ریکویسٹ یہ ہے کہ کیا ہم بجٹ کے اوپر Biannual report implementation کی نہیں بنا سکتے؟ اتنا بڑا صوبہ، اتنی بڑی بیوروکریسی، اتنی بڑی انتظامیہ، Biannual، اگر چھ مہینے بعد یا تین مہینے بعد جس طرح جھگڑا صاحب مناسب سمجھیں، کیا ہمیں رپورٹ نہیں مل سکتی کہ کیا Implementation ہوئی ہے، کیا چیز لگی ہے اور کتنے پیسے لگ چکے ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب! آپ وائنڈ اپ کریں۔

جناب احمد کنڈی: آخر میں جناب سپیکر، یہ ایف بی آر کے کچھ ریفارمز نہیں آ سکیں، Target achieve نہیں ہو سکے، جب Target achieve نہیں ہوتے، 5.5 Trillion کا ایف بی آر کا ٹارگٹ تھا، نہیں Achieve ہوا، اس کا مسئلہ کیا ہوتا ہے؟ اس کا مسئلہ Development Budget ہوتا ہے، Development Budget پر کٹ، کیونکہ آپ Current Revenue Account کو، سوری، Expenditure کو نہیں کم کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: بجٹ پر کٹ ہوتا ہے، 317 کا تھا، 220 انہوں نے کہا ہے کہ Actual Estimate آیا ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ کنڈی صاحب، کنڈی صاحب، شکریہ جی۔

(شور)

جناب احمد کنڈی: آخر میں میں ایک دو شعر پڑھتا ہوں:

اے زما وطنه د لعلونو خزانې زما
یا به د زه سیال کړمه وطنه د جهان
یا به ستا په پښو کښې تورې خاورې کړم خپل ځان
زه به درې اورې شم خو تا به کړم ودان
نریمه، پختون یمه تا ته یادې افسانې زما
اے زما وطنه د لعلونو خزانې زما

(تالیاں)

ستا هره دره کښې دی د تورو نښانې زما

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔ آپ اپنی سیٹ پر چلی جائیں، آپ کی سیٹ کونسی ہے، آپ کی سیٹ کونسی ہے؟

محترمہ حمیرا خاتون: میری سیٹ تو پیچھے اوپر ہے، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں پہلے دعا کرتی ہوں ان تمام شہداء کے لئے کورونا وباء سے جن کی شہادتیں ہوئی ہیں ملک کے اندر اور ہمارے صوبے کے اندر، خصوصی طور پر میاں جمشید کاکا خیل صاحب کو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے، ان کی جوار رحمت کو بہترین بنائے۔ جناب وزیر فنانس صاحب نے بجٹ پیش کیا اور مجھے اندازہ ہے کہ یہ ایک نہایت مشکل اور گراں کام ہوتا ہے اور جب حالات بھی اس طرح کے ہوں پوری دنیا کے اندر، ملک کے اندر اور صوبے کے اندر، تو ظاہر ہے کہ اس طرح کے حالات کبھی دنیا کے اندر میرے خیال میں سو سال بعد ہی کبھی آئے ہیں، تو لہذا یہ بجٹ اس لحاظ سے ایک بڑے مشکل حالات میں بنایا گیا بجٹ ہے اور پھر اس کے اوپر ہمارا صوبہ چونکہ ایک کمزور اور پہلے سے زبوحال صوبہ تھا، اس وجہ سے بھی ہمارے بجٹ کی بنانے میں بھی اور اس کی Implementation میں بھی کافی مسائل درپیش ہوئے ہوں گے۔ لہذا میں جناب تیمور خان صاحب

کواس پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے بہترین بجٹ بنانے کی کوشش پوری کی ہو گی اور ان کی ٹیم نے بھی۔ کچھ گزارشات اور کچھ تجاویز ہیں، میری ان چند باتوں کے اندر پہلا جو ذکر ہے، وہ یہ ہے کہ ٹیکس کو چونکہ یہ قرار دیا گیا ہے کہ وہ صوبے کے اندر جو ہے، وہ ٹیکس فری بجٹ ہے جبکہ یہ بات اس لحاظ سے اس لئے غلط ہے کہ ٹیکس کے اختیارات محکموں کو دیئے گئے ہیں اور میرے خیال میں پہلے کی نسبت یہ زیادہ مشکل حالات ہوں گے کہ جب آپ عوام کے اوپر، ان کو آپ محکموں کے حوالے کریں تو اب ہر محکمہ جو ہے، وہ اپنے آپ میں اختیار مند ہو گا کہ وہ عوام کے لئے کیسے ٹیکسز لگاتے ہیں اور کس انداز سے اس کو وصول کرتے ہیں۔ دوسرا نکتہ خواتین کے لحاظ سے ہے اور نہایت ہی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ تیمور خان صاحب نے اپنی بجٹ سپیچ کے اندر کسی خاتون کا نام لیا، نہ ذکر کیا، ظاہر ہے ان کے لئے کوئی فنڈ بھی نہیں ہے، کوئی خاطر خواہ ان کے لئے کوئی پراجیکٹ نہیں ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ یوتھ کے لئے بھی کوئی میگا پراجیکٹ اس میں شامل نہیں ہے اور میری ایک تجویز ہے کہ 'سکلز' ڈویلپمنٹ کے لئے جس کے اوپر پوری دنیا میں کام ہو رہا ہے کہ 'سکلز' کو ڈیویلپ کیا جا رہا ہے یوتھ کے اندر، تو اگر ہم اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ ہم 200 ارب روپے لیب ٹاپ کی تقسیم پر خرچ کرتے ہیں تو اس کی بجائے اگر ہم یہ 200 ارب روپے اس طرح کی انڈسٹریز لگائیں، یا 'سکلز' سنٹرز بنائیں کہ جس کے اندر ہماری یوتھ 'سکلز' ڈیویلپ کریں اور 'سکلز' کو عام کریں تاکہ بے روزگاری کا خاتمہ ہو۔ ایک اور نہایت ہی افسوس کی بات یہ ہے کہ سندھ اسمبلی کے اندر جو ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا دس پرسنٹ، میں اس میں نہیں جاتی کہ انہوں نے کن حالات کی بناء پر کیا، اور ہم نہیں کر سکتے یا نہیں کر پا رہے لیکن میرا یہ ایک سوال ہے کہ سندھ اسمبلی کے اندر پی ٹی آئی کے ممبران نے وہاں سے اس اقدام کے اوپر انہوں نے واک آؤٹ کیوں کیا؟ ظاہر ہے یہ تو ان کی طرف سے یا سندھ گورنمنٹ کی طرف سے آپ کے عوام کے لئے ایک اچھا تحفہ تھا، تو لہذا اس کو Appreciate کرنا چاہیئے تھا جس طرح ہم یہاں پر موجود ہیں اور ہم آپ کی اچھی چیزوں میں آپ کو Appreciate کریں گے، آپ کے ساتھ کندھے سے کندھا ملانے کی کوشش کریں گے تو میرا خیال ہے کہ وہاں پر بھی پی ٹی آئی کے ممبران کو واک آؤٹ کرنے کی بجائے ان کی حمایت کرنی چاہیئے تھی۔ دوسری میری ایک تجویز ہے کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ ہونا چاہیئے تھا لیکن اگر پورے اس میں نہیں ہو سکتا تھا تو گریڈ سولہ تک جو ملازمین تھے، ان کی تنخواہوں میں اضافہ لازماً ہونا چاہیئے۔ موجودہ حکومت کو انقلابی اقدامات کرنے چاہیئں اور اپنے غیر ضروری اخراجات کے خاتمے پر

بھرپور توجہ دینی چاہیئے، اور جس کی مثال ہمارے سامنے پی ایم صاحب کی تازہ ترین رپورٹ جو شائع ہوئی ہے اور اس کے اندر، ان کے دفاتر کے اندر سے جو غیر ضروری اخراجات ہیں، اس پر قابو پانے کی کوشش کی گئی ہے اور اس میں وہ لوگ کامیاب بھی ہوئے ہیں، تو میرے خیال میں اگر ہم بھی یہاں پر ایسے ہی اقدامات اٹھائیں جن میں سر فہرست ایسی چیزیں ہیں کہ ہمارے افسران اور وزراء اور کابینہ میں ممبران کے ہاں، ان کو کئی کئی گاڑیاں دی گئی ہیں، ان کو کئی کئی نوکر اور ڈرائیورز اور ان کے گھریلو استعمال کے لئے وہ نوکر استعمال ہوتے ہیں جبکہ تنخواہیں وہ گورنمنٹ سے لیتے ہیں، تو میرے خیال میں اگر اس کا وہ ریکارڈ جمع کریں اور اس پر ہم قابو پائیں تو یہ بھی حکومت کے لئے ایک اچھا اقدام ہوگا۔ قبائلی اضلاع میں ہسپتالوں اور یونیورسٹیز کا کوئی ذکر نہیں ہے اس بجٹ کے اندر کہ آپ فاٹا کی ایک بہت بڑے علاقے کو جو کہ ایک اشد ضرورت کے طور پر ہے، اس کا ذکر نہیں ہے، کورونا کی وجہ سے یونیورسٹیز کے بچوں کے سال ضائع ہونے کا خدشہ ہے اور اگر آن لائن، ابھی وہ لوگ سوچ رہے ہیں لیکن اگر آن لائن سٹارٹ بھی ہوتی ہے، ہمارے صوبے کے اندر بہت سارے علاقے ایسے ہیں کہ وہاں پر آن لائن سسٹم کام ہی نہیں کر رہا، لہذا یونیورسٹیز کے بچوں کے کورونا کی وجہ سے سال ضائع ہونے کی جو مسائل ہیں، ان پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر حکومت کورونا کے لحاظ سے بروقت اور اچھی حکمت عملی بناتی تو میرے خیال میں اگر ہم Full lockdown کرتے اور اس پر ہم عملدرآمد کراتے تو شاید آج ہمارا صوبہ اس حال میں نہ پہنچتا کہ آج ہر گھر کے اندر جو ہے دس بارہ لوگ کرونا سے متاثر ہیں جبکہ ہمارا لاک ڈاؤن جو تھا، اس کے اوپر ہماری جگ ہنسائی ہو رہی تھی، لوگ ہمیں فون کر کر کے پوچھ رہے تھے کہ آخر آپ کے اس لاک ڈاؤن کا کیا طریقہ ہے کہ آپ لوگ سات بجے تک اور چار بجے تک دکانیں کھولتے ہیں اور پھر اس کو بند کرتے ہیں اور رش جو ہے، وہ آپ کو ٹائم بڑھانا چاہیئے تھا بجائے اس کے کہ آپ لوگوں نے ٹائم گھٹایا اور آپ کو مکمل لاک ڈاؤن کرنا چاہیئے تھا جو کہ بہت سارے ممالک نے کیا اور میرے خیال میں کورونا کا اور کوئی علاج ہی نہیں ہے سوائے لاک ڈاؤن کے، یہ اس کا علاج ہے۔ میں اپنی بات کو جناب سپیکر صاحب، اس شکریے کے ساتھ ختم کروں گی کہ محترم عمران خان صاحب کنٹینر کے اوپر ہمارے ساتھ مدینے کی ریاست کا وعدہ کر کے پاکستان کا ووٹ انہوں نے حاصل کیا تھا اور مدینہ کی ریاست کے اندر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی مثال موجود ہے کہ جب انہوں نے اپنا بجٹ بنایا اور اس کی Implementation کا آرڈر دیا تو انہوں نے اپنی تنخواہ ایک مزدور کی تنخواہ کے برابر رکھی، جب ان سے پوچھا گیا کہ اے ابو بکر جب! اس میں آپ کا گزارہ نہیں ہو سکتا،

توان کا جواب جو ہے، وہ ایک تاریخی جواب ہے، انہوں نے جواب دیا کہ اگر میرا ایک مزدور کی تنخواہ کے برابر تنخواہ میں گزارہ نہیں ہو سکتا تو میں مزدور کی تنخواہ بڑھاؤں گا، لہذا میری تنخواہ بڑھے گی۔ بہت بہت شکریہ جزاک اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شفیق شیر آفریدی صاحب۔

جناب شفیق آفریدی: اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰـهِ الرَّحْمٰـنِ الرَّحِیم۔ نحمَدُہ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَا بِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰـهِ الرَّحْمٰـنِ الرَّحِیم۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے Covid-19 کی وجہ سے ہمارے معزز Colleague میاں جمشید صاحب اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے جتنے بھی مکاتب فکر کے لوگ ہیں، جو اس وباء کی وجہ سے فوت ہو چکے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور جو لوگ اس Covid-19 کی اس وباء کی وجہ سے اس بیماری میں مبتلا ہو چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت یابی عطا فرمائے۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں پی ٹی آئی حکومت اور خاص کر جو ہمارے فنانس منسٹر صاحب ہیں، ان کا بھی بہت زیادہ شکر گزار ہوں کہ اگر آپ دیکھیں تو ہمارا ٹوٹل بجٹ 923 بلین روپے ہے جس میں ہمیں 184 بلین روپے رکھے گئے ہیں New merged districts کے لئے تو یہ میرے خیال میں بہت خوش آئند بات ہے، ہم اس اقدام پر ان کے شکر گزار بھی ہیں، چونکہ میں نے ابھی درخواست دی تھی کہ میں کل سپیچ کروں گا لیکن کوئی بات نہیں ہے، میں کوشش یہ کروں گا کہ جو بھی ہمارے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے نام سب سے پہلے لکھا ہوا ہے، میرے پاس جو لسٹ پڑی ہے نا، تو میرے خیال سے آپ کی طرف سے لسٹ کسی اور نے جمع کرائی ہو گی، آپ کا نام پہلے لکھا ہوا ہے۔

جناب شفیق آفریدی: اچھا، تھینک یو سر۔ اچھا جناب سپیکر صاحب، ہمیں امید ہے کہ صوبائی حکومت حالیہ بجٹ اور آنے والے ترقیاتی منصوبوں میں ہمیں مایوس نہیں ہونے دیں گی، آپ کی توجہ چند اہم مسائل کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، جو قبائلی اضلاع اور خاص کر میرے حلقے کو درپیش ہیں جس طرح میرے Colleague بلاول آفریدی نے بولا ہے کہ ہمیں تقریباً، اگر Previous tenure میں آپ دیکھیں تو پانچ ہزار چھ سو ایمپلائز کو آپ لوگوں نے Permanent کیا تھا، ریگولرائز کیا ہوا تھا اور ابھی Recently تقریباً چھ ہزار کے لگ بھگ جو سرکاری ملازمین ہیں، جو پراجیکٹس کے ملازمین ہیں، ان کو

آپ نے Permanent کئے ہیں، تو Kindly مہربانی کرلیں، ہمارے بڑے ہمیں ایک بات کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کسی مالدار کو غریب نہ بنائے، وہ اس طرز پر انہوں نے بولا ہے کہ انہوں نے اچھا وقت دیکھا ہے، مالدار لوگوں نے، اگر ان سے وہ حق چھینا جائے اور اس کے برعکس اگر آپ دیکھیں تو غریب اپنی غریبی میں بہت خوش ہے سر! لیکن جب آپ کسی سے وہ حق چھین لے، یعنی مطلب یہ کہ اگر آپ ان سے سیلری چھین لے تو وہ بیچارے کیا کریں گے، وہ تو فاقوں پر مجبور ہو جائیں گے سر، تو Kindly مہربانی کر لیں اور اس چیز پر ذرا نظر ثانی کریں۔ دوسری بات یہ جناب سپیکر صاحب، کہ اگر دیکھیں بدقسمتی سے Recently پندرہ کالجز کی آپ لوگوں نے Approval دی ہوئی ہے لیکن ہمارے Ex-FATA کے ایک ہی Constituency میں نہ کالج آپ لوگوں نے Approve کیا ہے اور نہ ہی یونیورسٹی کی Approval آپ لوگوں نے دی ہے، تو Kindly مہربانی کرکے کیونکہ آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ ہماری جتنی بھی Merged districts ہیں، وہ بہت عرصے سے عرصہ دراز سے ان کو تکالیف اور ان کو مسائل کا سامنا ہے تو Kindly سر، اس پر بھی خصوصی توجہ دی جائے۔ اس کے علاوہ میں حکومت وقت کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ہمارے Constituency میں جبہ ڈیم Approximately ایک ارب روپے حکومت نے اس کے لئے سپیشل رکھے ہوئے ہیں تو اس سے نہ صرف ہمارے حلقے کو بلکہ پورے خیبر پختونخوا کو ان شاء اللہ اس سے Benefit حاصل ہوگا، تو میں آپ لوگوں کا بھی بہت زیادہ مشکور ہوں اس Effort پہ۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر صاحب، جیسا کہ آپ لوگوں کو پتہ ہے کہ جتنا بھی ہمارا مستقبل ہے، ہمارے بچے ہیں، ہمارے بھائی ہیں چونکہ ابھی آن لائن کلاسز شروع ہوئے ہیں سر، تو تقریباً نویں جماعت کے، دسویں جماعت کے ان کے جو ہیں نا آپ کو پتہ ہے کہ ان کے سال بھی ضائع ہو رہے ہیں اور ہمیں کوئی Facilitate نہیں کر رہا ہے سر، اس چیز میں کہ ہم ان کے لئے ایک یہ 3G, 4G کا جو پہلے مسئلہ تھا، سیکورٹی فورسز کی وجہ سے ہم بول رہے تھے کہ چلو یہ نہیں ہو سکتا ہے لیکن ابھی ہماری مجبوری ہے سر، اس کے علاوہ ہمارے ساتھ کوئی راستہ نہیں ہے کہ ہم اپنے بچوں کو اپنے مستقبل کے لئے ایک اچھا پلیٹ فارم دے دیں سر۔ آخر میں سر، دوسرا خیبر اکنامک کوریڈور کا صوبائی حکومت پلس وفاقی حکومت نے جو Step لیا ہے Approximately پینسٹھ ارب کا، س کے لئے بھی ہم آپ لوگوں کے بہت شکر گزار ہیں سر، اور آپ یہ کوشش کریں، جس نیک نیتی کے ساتھ ہمارے سی ایم صاحب نے ہمارے لئے اس بجٹ میں پیسے رکھے ہوئے ہیں، ہماری امید ہے سر، کہ ان شاء اللہ اسی نیک نیتی کے ساتھ ان شاء اللہ اس فنڈ کو

آپ Implement کریں گے اور اس پہ ان شاءاللہ عملدرآمد کریں گے۔آپ کا بہت شکریہ سر، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰـهِ الرَّحْمٰـنِ الرَّحِیمِ۔ سپیکر صاحب، ستاسو ډیره مهربانی شکریه چې مونږ له مو په بجټ د تقریر کولو موقع راکړه۔ جناب، زما خو خیال وو چې ما درته وئیلی وو سبا به آخره کښې زما دغه اوکړئ خو خیر تاسو مخکښې دغه اوکړو۔ نوبجټ خو پیش کړے شو، زمونږ پکښې یو سکیم هم په اے ډی پی کښې راغلے دے، د هغې مونږه د حکومت شکریه ادا کوؤ خو بل طرف ته چې نورې ټولې خبرې او کړے شوې، ټولو پرې ښه په تفصیل سره دغه اوشو، زه صرف په ایجوکیشن باندې لږ خبره کول غواړمه نو ټولې اسمبلۍ نه هم دا توقع ساتم چې په دیکښې به ټول په مشترکه باندې امداد کوئ، مونږ په دې پوزیشن کښې یو چې پینځه کاله تیر شوی او دوه کاله وس خو د اوسه پورې یو سکول زمونږ په ضلع کښې مکمل نشو، نه زمونږ په حلقو کښې مکمل شو، نه زمونږ بچی چې کوم ماشومان د چار پانچ سال، چھ سال عمرونه وو، هغه لاړل شل کاله پس هغه مونږ به ډائریکټ، کوم چې غریبان خلق دی، هغوی نه لیبر مزدوران به مونږ پیدا کوؤ، هغه به چرته د قوم په ښیګړه داسې رانشی، په دې بجټ کښې چې مونږ اوکتل جی زمونږ پسماندګئ ته اونکتې شوه، زمونږ غربت ته چا اونکتل، زمونږ کوم وسائل چې وو، د هغې نه څه د فائدې د اخستلو څه سوچ هم په چا کښې رانغے، کوم روډونه چې زمونږه وو سابقه د 2011-12 نه د سیرئ تو تهل کمراټ روډ په نوم یو روډ دے، په اے ډی پی کښې راروان دے، دا روډونه زمونږ نه مکمل کیږی او یا نور زمونږ کوم کارونه چې روان وو نو هغه هم نه مکمل کیږی۔ زه خو اسمبلۍ ته ریکویسټ کوم چې یره څومره بجټ دے، دا اول ایجوکیشن له ورکړئ چې ایجوکیشن نه باقی پاتې شی، هغه بیا په نورو کارونو باندې تقسیم کړئ، ولې په قرآن کښې هم الله د ټولو نه زیات حکم د علم کړے دے، په قرآن کښې په چوبیس سو آیاتونو کښې Direct, indirect د علم خبره ده نو دا زمونږه اخلاقی او مذهبی فریضه جوړیږی چې مونږ دغه غونډه اولنئ ترجیح دا اوکړو چې مونږ د دنیا د نورو قومونو سره

مقابله اوکړو جناب سپیکر صاحب، څه د دې مرض د وجې نه څه دا سې خلق دی چې په خلیج ملکونو کښې زمونږ خلق دی او هغه هغه خلق دی چې دا صرف مزدورئ کوی او دې ملک ته ډیره زرمبادله رالیږی او دا هغه خلق دی چې دوئ پی ټی آئی له ډیرې زیاتې چندې ورکړی دی، دې خلقو کښې 98% هغه خلق دی چې دوئ مزدوری کړې ده نو نیمې پیسې دوئ عمران خان صاحب له ورکړی دی، اوس هغه خلقو باندې تکلیف دے، د هغوی سره د ټکټونو پیسې خلاصې شوی دی، د هغوی سره خرچو پیسې نشته او حکومت هیڅ په هغوی باندې ځان نانګاره کړے دے، نو زه حکومت ته درخواست کوم چې خیر دے ټکټونه چې کوم عام ریټ وی، په هغې باندې د هغوی نه پیسې واخلئ، هغوی له جهازونه ورکړئ، هغوی له څه د خرچو بندوبست اوکړئ چې دغه خلق د دوئ راشی او خپلو کورونو ته را اورسی نو ان شاء الله په مونږ باندې به هم الله رحم اوکړی او د دې صوبې د پاره به هم د خیر ذریعه اوګرځی او د خلقو امید به هم ډیر پیدا شی۔ بل جناب سپیکر صاحب، چې ټورازم، فنانس او لاء منسټر ته هم درخواست کومه چې دا خبره زمونږ واؤری۔ مونږ ته به دا وئیلې کیدل چې په ټورازم کښې به مونږ داسې چلونه کوؤ، الحمد لله زمونږ سره، د کومې حلقې سره زما تعلق دے، دا د پاکستان د ټولو نه غریبه حلقه ده خو دا د پاکستان د ټولو نه ښائسته حلقه ده، په دیکښې اووه جهیلونه دی، په دیکښې کمراټ نومې ځائې دے، 1954 کښې یو کتاب لیکلې شوے دے، هغې ته لیکی "جهومر آف هندوکش" چې ستاسو دوه دی، یو کلچر دے کیلاش او یو کمراټ دے۔ نو جناب سپیکر صاحب، مونږ له څوک څه راکوی خو د څه وخت نه مونږ له سوخت راځی، وائی دا جائیداد زمونږ دے، دا خلق اوشړئ چې ځی، دا خلق بې دخله کړئ د دې علاقې نه، د دوئ نه دا غرونه، ځنګلې واخلئ حالانکه مونږه اپر دیر په دې پوزیشن کښې یو چې مونږ د ټول پاکستان قرضه خلاصولې شو، زمونږ چې څومره وسائل هلته الله ایښودې دی، د پاکستان دغه هومره دا هم خلاصولې شی او دغه هومره ریونیو مونږ پاکستان له نوره هم ورکولې شو خو د دغه نه د فائدې د اخستو په ځائې هغه خلق ډیر په تکلیف کښې دی، هره ورځ په څه نه څه شکل کښې د هغوی بې عزتیانې کیږی، زه وزیر اعلیٰ صاحب ته د دې ځائې نه

درخواست کوم چې یو خو مونږ له ټائم راکړئ چې مونږ تاسو سره ملاؤ شو، دا څلورمه پینځمه میاشت ده او د دې قوم سره هم ملاؤ شه او پخپله دا Lead کړه، پخپله ته په دیکښې دلچسپی واخله او د دې قوم بې عزتی مه کوئ۔ زمونږ خو چې د ملاکنډ ډویژن نه وزیر اعلیٰ راغلے دے، مونږ ټول ملاکنډ ډویژن په دې خوشحالی کړې وه، اوس هغه قوم دے، هغه ئې راایسار کړی دی، کله به داسې وړو وړو خبرو په هغوی باندې پابندی ده، په هغوی باندې د کور د لرګی پابندی ده، په هغوی باندې د شګې، د باجرئ پابندی ده، هغه کمر کور ته چې راؤړی، په هغوی دا پابندی لګیدلې ده، سړکال Minus 14 Temperature وو جی او په دوئ ئې د لرګو پابندیانې اولګولې نو هغه قوم راغونډ شوے وو چې څه اوکړو، اوس چا ته سوال کوؤ چې یره د بلوچستان هغه سردارانو ته ریکویسټ کوؤ چې مونږ له هلته څه ځائې راکړی چې مونږ د دې ځائې نه ځو چې نه مو پریږدی۔ نو زه په دې سټیج د دې ځائې نه وزیر اعلیٰ صاحب ته درخواست کوم چې یو د سعودی عرب چې زمونږ په خلیج کښې خلق دی، په دوئ رحم اوکړئ، یو چې کوم د کمراټ مسئله ده نو راځئ مونږ سره کښینئ کنه، قابضین خو د ځان نه مه جوړوئ کنه، نه ئې درله داسې درکوؤ، دا هغه قوم دے جی چې شهدائے ایف جی فورس کشمیر چې اول د دیر قوم غونډ شهیدان شو او بیا وزیرستان راغے او کنټرول ئې واخستو، هغه قوم دے او د 2010 خو د دې ټولې صوبې واقعات خو زمونږ د مخې دی کنه چې دا هر یو سړے او واحد دغه قوم وو چې خپلې جرګې ئې اوکړې، خپل آپریشن ئې اوکړو او د کوره یو سړے باهر ته اونوتو، دوئ له ولې تکلیف تاسو ورکوئ دغه قوم له، عزتمندو په دې باندې تاسو غور اوکړئ او ټول پارټئ په دې باندې دغه اوکړئ او خاص کر هیلتھ کښې جی زمونږ دا کومه دا کورونا چې ده، دا غرونو ته روانه ده جی، اوس هلته خلق دا نه کوی، دوئ د یو بل سره لاس خامخا ملاوهی،هغوی یو بل له غاړې ورکوی، داته نشې منع کولې۔ هغه بله ورځ زما په ګاؤنډ کښې اتهاره ټیسټونه اوشو، په اتهاره کښې پندره پازیټیو راغلل جی خو د حکومت د طرفه هیڅ څه مسئله هغوی ته نشته، هیڅ څه پروګرام ئې نشته۔ جناب سپیکر صاحب، زه تاسو ته یو بل خبره کوم چې مائنز اینډ منرل باندې تاسو ترجیح ورکړئ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بادشاہ صالح صاحب! وائنڈاپ کړئ، ټائم ستاسو زیات اوشو۔

ملک بادشاہ صالح: یوه خبره درته کومه جی انرجی اینډ پاور باندې چې کوم هلته کښې بجلی گھرې دی، دلته شیرمئی پاور سټیشن، شرینگل پاور سټیشن، کلکوټ پاور سټیشن چې هغې له ورځو نو په هغې باندې خو هیڅ څه پروگرام ئې نشته چې تاسو په آسانه ترې، 73 میگاواټ د ملاکنډ تهری نه جوړیږی چې کوم ایم ایم اے گورنمنټ کښې مکمل شوے دے تا له چھ ارب یا آٹھ ارب روپئ سالانه آمدن درکوی او دغه په آسانه جوړیږی چې د دغې د پاره هم څه پروگرام اوکړے شی۔ بل جی تاسو ته یو Interesting او ډیر اهم او ډیره ضروری خبره بحیثیت پاکستانی، بحیثیت قوم د چترال خاص د چیو پل نه د چترال سټی نه وزیر خزانه صاحب! د چترال نه تاجکستان باؤنډری زمونږ ده 106 کلومیټر، د چترال نه زمونږ فلائټ دے پیښور ته پینتالیس منټ، د چترال نه زمونږ فلائټ دے تاجکستان ته پندره یا بیس منټ، پندره منټ په مینځ کښې 106 کلومیټر روډ خو دا صوبه هم جوړولې شی، هغه ټنل ئې خو ورته جوړ کړو، په هغې خو لاړو بهټو ئې پرې هم شهید کړو په دې خبرو، اوس هغه هر څه مکمل شوی دی، په 106 کلومیټر روس ته هم ورننوتې، ته لاړې یورپ ته هم ننوتې، ولې په دیکښې تاسو سستی کوئ په دې خبره کښې؟ ولې دې له پیسې نه مختص کوئ چې دا روډ زمونږ جوړ شی جی۔ زه چې پیښور ته د خپل کلی نه راځم زما سات گھنټې سفر دے، که دا روډ زمونږ جوړ شی، زه به پانچ گھنټې تاجکستان کراس کوم د خپل دیر نه، نو عزتمندو ورونړو، جناب سپیکر صاحب، د دې د پاره لږ څه وزیر خزانه صاحب خدائے د پاره راپاځئ، د دې د پاره لږ لږ کارونه اوکړئ او دا نور، نور خو یو سکیم تاسو په بیس سال کښې نشئ مکمل کولې، تاسو مونږ له یو کالج په شل کاله کښې۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه، شکریه جی، شکریه۔ شکریه بادشاہ صالح صاحب، شکریه بادشاہ صالح صاحب شکریه جی۔ جناب بادشاہ صالح! تاسو۔۔۔۔

ملک بادشاہ صالح: ایک کروړ فٹ لرگې زمونږه پروت دے، په خلقو پابندیانې دی، یو کروړ نه دے ما ته فارسټ والا وئیل تین کروړ پروت دے، دا څوک

استعمالولې نشي، دا پروت دے او دا ورستیږی، درخواست کوؤ، دا تنګول پریږدئ راپاځئ او دغه یو کروړ روپئ تیں کروړ فټ لرګې دے، یو کروړ چې ترې رااوباسئ، دیار له په چار هزار کبنې ضرب ورکړه، په تین هزار کبنې ورکړه ضرب، څو بلین روپئ تاسو ته په فری کهاته کبنې ملاویږی حالانکه مخکبنې مونږ ئې تباه کړی وو۔ 1960 کبنې چې مونږ Merge شوی وو په 1969 کبنې، زمونږ نه 70% ریونیو دې صوبې اخستې ده، اوس مونږ 20% ریونیو ورکوؤ دې صوبې له جی او دا لرګې پروت دے، ځان ئې له هم استعمال کړئ، د دې سوالونو نه به هم خدائے مونږه تول خلاص کړی او دغه کړئ او قوم له ئې هم ورکړئ نو داسې دغه دے جی۔ بل دا ده چې مونږ، سنټرل ایکسچینج یو شے ورته وائی جی مونږه لیز شوی یو جی، زمونږ کورونه لیز دی، زمونږ زمکې لیز دی، مونږ ورته هیڅ، داسې پابندیانې په مونږ لګیدلی دی، د دې شی نه مونږ آزاد کړئ۔ د مائنز اینډ منرل منسټر به ناست وی یا هر څوک چې وی، د دې نه مونږ معاف کړئ جی بس دے مونږ نور نشو برداشت کولې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی جی، مہربانی جی، تھینک یو۔ جناب جمشید خان صاحب، جناب جمشید خان صاحب۔ جناب سردار خان صاحب، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔ جناب کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی بلدیات): اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ○ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ○ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔ شکریہ مسٹر سپیکر، کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ مسٹر سپیکر، میں اپوزیشن بنچز کے تمام آنریبل ممبرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے تحمل سے، بڑی بردباری سے تیمور جھگڑا صاحب کی تقریر کو سنا بجٹ تقریر کو اور اپنی Valuable inputs دیئے اور میں ٹریژری بنچز کے تمام Respectable ایم پی ایز کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے تحمل سے آج باتیں سنیں، Suggestions سنیں اور Notedown کیا انہوں نے لیکن مسٹر سپیکر، بحثیت ایک عوامی نمائندہ میری چند ذمہ داریاں ہیں کہ میں ان کی Clarification بھی کر سکوں۔ یقیناً لطف الرحمان صاحب نے میرے بزرگ ہیں، انہوں نے بڑی زبردست Analysis دی لیکن میرے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں کچھ کلیئر کردوں۔ انہوں نے کہا کہ پورے پاکستان میں بی آر ٹی کی وجہ سے

بدنامی ہوئی۔ مسٹر سپیکر، یہ بدنامی اور کسی نے نہیں کی، ہمارے ہی ان عزیز دوستوں نے کی۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ پشاور کے تین لاکھ ساٹھ ہزار لوگ، Passengers per day بی آر ٹی سے Travel کریں گے۔ انہوں نے یہ بھی نہیں بتایا کہ 68 کلو میٹر Feeder routes ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی نہیں بتایا کہ فورتھ جنریشن آئی ٹی ایس سسٹم ہوگا لیکن انہوں نے صرف یہ بتایا کہ چھ مہینے کی بجائے یہ دو سال میں کیوں کمپلیٹ ہوا حالانکہ مفتی محمود فلائی اور، ملک سعد شہید فلائی اور دو دو Terms میں کمپلیٹ نہیں ہوئے جناب سپیکر۔ (تالیاں) اس پہ کسی نے بات نہیں کی۔ مسٹر سپیکر، یہاں پہ میرے ایک اور بزرگ دوست، میرے سینیئر، میرے بھائی خوشدل خان صاحب جو سابقہ ڈپٹی سپیکر بھی رہ چکے ہیں، انہوں نے بات کی، انہوں نے ایوان کو آگاہ کیا کہ فنانس منسٹر نے Abbreviations نہیں دیں، بہت شکریہ آپ کا کہ آپ نے بتا دیا۔ انہوں نے Quote بھی کئے فگرز جو کہ غلط تھے، وہ بھی میں تھوڑا سا Clarify کرنا چاہتا ہوں۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کے تحت 30% of Provincial ADP will be allocated for District Governments جس کے تحت 104 ارب روپے کا، ہمارا پراونشل اے ڈی پی ہے 46 بلین کا Merged areas کے لئے اور جس کا 30% جو کہ 46 بلین بنتا ہے، وہ ہمارے اے ڈی پی کا حصہ ہے۔ تو برائے مہربانی یہ معزز ایوان، یہاں کے نمائندگان پورے صوبے کی نمائندگی کرتے ہیں، آپ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ فگرز کے ساتھ توڑ مروڑ کر کے عوام کو گمراہ کریں۔ میں نے جیسے عرض کیا، ہم نے بہت غور سے سنی ہر ایک بات اور یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم Correct کریں، امید ہے کہ آپ بھی اس کو Constructively لیں گے۔ آپ نے خوشدل خان صاحب! آپ نے بڑا ہی زبردست قسم کا پشاور کا چاہنے والا شو کر کے اپنے آپ کو، آپ نے کہا میں پشاور کے ایم پی ایز سے درخواست کرتا ہوں، بھائی جان آپ نے جواب دینا ہوگا کہ آپ نے پشاور کے عوام کا، آپ نے پشاور کے ایم پی ایز کے دو سال ضائع کئے، آپ نے عدالتوں کے چکر لگوائے، آپ نے من گھڑت کیسز بنوائیں اور پشاور کی عوام کے ترقیاتی فنڈز کو دو سال تک عدالتوں کی نظر رکھا، آپ کو یہ بھی جواب دینا پڑے گا۔ آپ آج بہت بڑی بڑی کہتے ہیں، آپ کو یہ بھی بتانا پڑے گا کہ جب آپ ڈپٹی سپیکر تھے، آپ نے کتنے ہسپتال بنائے تھے پشاور میں؟ آج آپ کو یاد آیا کہ پشاور کے گیارہ ایم پی ایز کے دو ارب 20 کروڑ روپے میں Agree کرتا ہوں لیکن یہ منتخب نمائندگان کا استحقاق ہے کہ وہ جو فنڈ جس طریقے سے اپنے حلقے کی Priority کو دیکھیں، وہ لگائیں، ہم آپ سے مشورہ نہیں لیں گے۔ آپ نے اپنی Term میں جو کچھ کیا

ہیں، آپ نے اپنی Term میں جو ایس ایم ایس کا دور تھا، جو ایزی لوڈ کا دور تھا، ہم نے اس کے اوپر ابھی بات نہیں کی، کریں گے بات، عوام کو کہیں گے، آپ کو آئینہ دکھائیں گے جناب سپیکر، ان شاء اللہ۔ ہم آپ کی ہاسپٹلز کے آئیڈیا کو سپورٹ کرتے ہیں۔ مسٹر سپیکر، میری تیمور جھگڑا صاحب سے، پروانشل گورنمنٹ کے ساتھ بے نظیر ہاسپٹل کے اوپر، یہ سٹی کے لئے بہت بڑی Requirement ہے۔ ہم نے بات کی ہوئی ہے، ان شاء اللہ محدود وسائل کے باوجود جوائنڈس ہاسپیٹل ہے، ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے بھی اس کو Takeup کرنا ہے اور ہم نے اور بھی پشاور کے میرے حلقے میں نشتر آباد ہاسپیٹل ہے، ہم نے کئی دفعہ منسٹر فنانس جو ابھی منسٹر ہیلتھ بھی ہے ماشاء اللہ سے، ان سے ڈسکس کیا ہے۔ آپ ہمیں نہ بتائیں، ہم بھی مینڈیٹ لے کے آئے ہیں، ہم بھی پشاور کے عوام کے ووٹوں سے نمائندہ ہو کر آئے ہیں، آپ سے پوچھ کر ہم نے کوئی ترقیاتی سیکم نہیں بنانی، ہم اپنی Priorities بتائیں گے، آپ نے اپنی Priorities بتا دی ہیں کہ پشاور کے عوام کو جیسے پہلے اپنی حکومت میں محروم رکھا، اسی طرح آپ اب رکھ رہے ہیں پشاور کے عوام کو محروم، ہم آپ سے اس کا بدلہ ضرور لیں گے جمہوری طور پر، جیسے 2018 میں 14 میں سے Eleven seats جیتی ہیں، ان شاء اللہ آئندہ کے لئے آپ کا خاتمہ کریں گے پشاور سے اور یہ وعدہ ہے آپ کے ساتھ۔ (تالیاں) مسٹر سپیکر، یہاں پر باتیں ہوئیں، ہم کسی قسم کی Discrimination یا ڈویژن کی بات نہیں کرنا چاہتے۔ یہاں پر ایک مخصوص ریجن کی بھی بات ہوئی، یہاں پہ Gender پر بھی بات ہوئی کہ جی Gender division ہے یہاں پر۔ یہاں پر ایک ریجن کی بات ہوئی کہ اس کو Ignore کیا جا رہا ہے اور اس کو نہیں کیا جا رہا ہے۔ یہاں پر بصد افسوس مسٹر سپیکر، بصد افسوس میں یہ کہتا ہوں کہ یہاں یہ بھی بات ہوئی کہ ایک ہمارے آنریبل منسٹر باہر سے پڑھ کے آئے ہیں یا ایک بڑی کمپنی میں ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے کہ اتنے Well qualified لوگ ہیں اور ان کو اسی بات کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ مسٹر سپیکر، پاکستان تحریک انصاف کو یہ اعزاز جاتا ہے کہ Educated لوگوں کی نمائندگی ہے اس ہاؤس میں، یہاں پہ Well qualified لوگوں کی نمائندگی ہے اور جن جن لوگوں نے دنیا کے، زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی حاصل کی ہے، ان کو نمائندگی ملی ہے جناب سپیکر، لہذا اس ہاؤس میں ایسی بات نہ کی جائے کہ جہاں پر Well qualified، جہاں پہ جن لوگوں نے سیاست کو عبادت سمجھ کر بہت اچھے Carrier کو چھوڑ کر یہاں پہ آ گئے ہیں، ان باتوں کی وجہ سے یا ایک ریجن کو، ایک ڈویژن کو اس بات پہ نہ Single out کیا

جائے کہ اس میں ترقیاتی کام نہیں ہو رہے۔ جناب سپیکر، Gender کو نہ لایا جائے بیچ میں، ہم Equal citizens ہیں خیبر پختونخوا کے، خواتین ہیں یا ہزارے وال ہیں یا سرائیکی ہیں یا سنٹرل ریجنز ہیں یا جو بھی ریجن ہے ہمارا، ہم سب ایک خیبر پختونخوا کے، ایک پاکستان کے نمائندگان ہیں۔ مسٹر سپیکر، ثمر بی بی نے بات کی یہاں پہ، احمد کنڈی صاحب نے بھی بات کی کہ مصیبت آنے والی ہے۔ جناب سپیکر، کوئی مصیبت نہیں آنے والی، نہ پیپلز پارٹی کی حکومت آئے گی، نہ نون لیگ کی آئے گی، نہ نیشنل پارٹی کی آئے گی، کوئی مصیبت نہیں آئے گی ان شاء اللہ یہ وعدہ ہے آپ کے ساتھ۔ جناب سپیکر (تالیاں) ثمر بلور صاحبہ میں نے، چونکہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی بات کر رہا ہوں، ثمر بلور صاحبہ نے بات کی کہ پشاور Uplift، آپ نے صرف ٹائٹل دیکھا، آپ نے یہ دیکھا ہی نہیں کہ پشاور کے لئے ہم نے کیا کیا ہے، جنرل بس سٹینڈ کی شفٹ رکھی آپ ہی کے حلقے میں یا آپ کینالز کی Beautification رکھی یا آپ رینگ روڈ کی Missing link کی بات کریں یا پشاور کے لئے میگا پارک کی بات کریں، آپ نے تو پڑھا ہی نہیں، اگر آپ نے پڑھا ہوتا تو آج Facts اور فگرز کے ساتھ آتیں، آپ نے صرف ایک ہیڈ کو لے کر چونکہ اس کے اوپر Stay لیا جاتا ہے، آپ کو صرف وہی نظر آیا، اس ہیڈ کے اوپر ہمیشہ عدالت چلے جاتے ہیں ہمارے بزرگ ممبران، ہمارے سینیئر ممبران، آپ کو صرف وہی ہیڈ نظر آیا۔ جناب سپیکر، نلوٹھا صاحب نے بالکل ہماری جو الیکشن سے پہلے کی بات تھی اور ابھی کی جو بات ہے، نلوٹھا صاحب نے بالکل ٹھیک بات کی، ہم پہلے بھی کہتے تھے کہ پیپلز پارٹی اور نون لیگ کا مک مکا ہے، آج بھی ہم کہتے ہیں اور آج ان کی تقریر سے صاف ظاہر ہوا کیونکہ آج لگا کہ وہ سندھ حکومت کی ترجمانی کر رہے ہیں تو اچھا کیا آپ نے، آپ نے عمران خان اور پاکستان تحریک انصاف کا نظریہ، Slogan کو Vindicate کیا کہ آپ لوگوں کا مک مکا تھا، ہے اور میثاق جمہوریت کے نام پر آپ نے اس ملک کو لوٹا۔ جناب سپیکر، آپ کا بہت زیادہ شکریہ، تھینک یو۔

(تالیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب محمود احمد خان بیٹنی صاحب، جناب فیصل زیب صاحب، جناب صلاح الدین صاحب۔ جناب تیمور جھگڑا صاحب، فنانس منسٹر صاحب۔

<u>جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب، صرف تاکہ جو Points raise کئے گئے ہیں، یہ ثابت کریں کہ ان کو نوٹ کیا گیا اور آن دی ریکارڈ وہ لائیں تو ڈیبیٹ تھوڑی بہتر ہو گی۔ جناب سپیکر، میں سارے جو آج ممبران نے بجٹ پہ اپنی Views دیئے، ان کا شکریہ

ادا کرتا ہوں اور بڑی Valuable insight بھی آئی لطف الرحمان صاحب سے، عنایت صاحب سے، نعیمہ کشور، خوشدل خان صاحب سے، نگہت اورکزئی، ثمر بلور، بلاول صاحب سے، نلوٹھا صاحب سے، احمد کنڈی صاحب سے، سمیرا خاتون، شفیق آفریدی، باچا صالح صاحب اور کامران بنگش And if I missed anyone out, I apologized، شکریہ بجٹ ڈیبیٹ میں Participate کرنے کا۔ میں جلدی سے صرف کچھ چیزیں جو Raise ہوئی تھیں، ان پہ تھوڑی سی Facts raise کرنا چاہوں گا، کچھ جو اچھی تجاویز آئی ہیں، ان کو ماننا چاہوں گا۔ پہلی تو صرف یہ کہ ایک Independent میڈیا ہے، تھوڑا سا صرف بجٹ کو دیکھنے پر جب بات ہو رہی تھی تو جو تین بڑے اخبار ہیں، وہ Editorial لکھتے تھے پختونخوا کے بجٹ پہ، ان کی چند جھلکیاں ہیں، 'ڈان' کہتا ہے: "To say the least this is an ambitious budget"۔ 'دی نیوز' کہتا ہے: "This is good because it has allocated one third for development" اور پھر کہتا ہے "Handsome allocation for Health and Education"۔ 'دی نیشن' کہتا ہے کہ جو صحت انصاف کارڈ سکیم ہے "This is an example for other Provinces to follow" اور پھر کہتا ہے "This is a good budget proposal in the circumstances" تو چلیں حکومت کی نہ مانیں جو میڈیا ہے Independent، جو اکثر ہم پہ تنقید کرتا ہے اور اس میں بجا تنقید بھی کرے گا، یہ تو ان کی Independent analysis ہے، یہ تین پاکستان کے سب سے بڑے اخبار ہیں۔ جناب سپیکر، جو کچھ باتیں ہوئیں، لطف الرحمان صاحب اور کچھ لوگوں نے بات کی پہلے اے ڈی پی کی، یہ بالکل صحیح ہے کہ جو اے ڈی پی کا سائز تھا، 319 ارب تھا، میرے خیال میں Last year کہ وہ 319 ارب کی Spending تو نہیں ہو سکی ہو گی لیکن وہ اس لئے نہیں کہ کوئی ایک پیسہ بھی Lapse ہوا ہو، ایک پیسہ بھی Lapse نہیں ہوا، یہ میں آن ریکارڈ کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے آن دی ریکارڈ اپنی بجٹ سپیچ میں کہا کہ جو ریونیو کا Shortfall آیا Covid کی وجہ سے 160 ارب کا، اس کی وجہ Outlay جیسے اپوزیشن کے ممبران نے دو تین نے جیسے کہا کہ جب ریونیو کا Shortfall آتا ہے تو اس کا کافی حد تک Impact ADP کی Spending پہ آتا ہے لیکن وہ پیسے نہیں Available ہوتے لیکن میں نے جناب سپیکر، سندھ اور پنجاب کے وائٹ پیپرز اور بجٹ ڈاکیومنٹس دیکھ لئے تو یہ ان کے بجٹ ڈاکیومنٹس کے مطابق ہیں کہ پنجاب کا حالانکہ 350 ارب کا اے ڈی پی تھا، وہ دکھا رہا ہے کہ 136 ارب کی وہاں پہ Spending ہوئی۔ سندھ کا

میرے خیال میں 280 ارب کا تھا اور ان کا دکھا رہا ہے کہ 120 ارب کی Spending ہوئی اور پختونخوا میں یہ Spending اس سال کے End میں 200 ارب سے کہیں زیادہ ہوگی، مطلب کہ اگر آپ Actual figures دیکھ لیں جن کی بہت سے اپوزیشن کے اراکین نے بات کی اور بالکل صحیح کی تو پورے پاکستان میں چاروں صوبوں میں سب سے زیادہ ADP Expenditures پہ خیبر پختونخوا میں ہوں گے۔ جناب سپیکر، اسی طرح جو بات ہوئی کہ اس بجٹ میں خسارہ یعنی جو بجٹ کی Spending ہوگی، اس کو Debt یا قرض سے Fill کیا جائے گا۔ تو جناب سپیکر، میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں ڈاکیومنٹس میں سامنے لکھا ہے کہ کتنا Debt کن Instruments سے آئے گا اور کوئی نئی بات بھی نہیں اور اگر آپ Technically دیکھیں تو جو Foreign loan کا Component ہوتا ہے، اس کا ہمیشہ کوئی پچاس ساٹھ فیصد جو ہوتا ہے، وہ لون ہوتا ہے، پچاس ساٹھ فیصد گرانٹ ہوتی ہے تو In that definition ہمیشہ آپ کی جو Outlay ہوتی ہے، اس کا ایک حصہ لون سے ہی بنتا ہے لیکن ہم نے اس پہ بڑی ڈیٹیل میں بات کی اور مجھے فخر ہے کہ اس سال جیسے عنایت صاحب نے کہا کہ جب آپ کے پاس Recession ہوتی ہے تو اس میں اکانومی کو Stimulate کرنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہوتا ہے کہ آپ Development spending کریں، اس پہ Compromise نہ کریں، چونکہ اس سے جو ہے کنسٹرکشن ہوتی ہے اور اس سے سکولز جب بنتے ہیں یا مرمت ہوتے ہے، اس سے سڑکیں جب بنتی ہیں، اس سے جب واٹر سکیمز بنتی ہیں تو اس سے Jobs آتی ہیں اور اکانومی میں ایک Circular effect ہوتا ہے۔ تو مجھے فخر ہے کہ اس گورنمنٹ کے پاس یہ Boldness تھی کہ اس نے کہا کہ ہم جو بھی کریں گے، جو بہترین اکنامک نالج دنیا میں کہتی ہے، ہم Development spending پر Compromise نہیں کریں گے اور Last year بھی 319 ارب روپے کی ADP Plan تھی اور اس Year بھی 318 ارب روپے کی ADP Plan ہے جو کہ دوبارہ میں کہتا ہوں Last year سندھ سے کوئی 35 ارب زیادہ تھی، اس سال سندھ سے کوئی 100 ارب زیادہ ہے اور پنجاب سے صرف 18 ارب روپے کم ہے اور اس کا فائدہ اس صوبے کے 3.5 کروڑ عوام کو ملے گا۔ جناب سپیکر، Again میں آن دی ریکارڈ کہہ دوں کہ کیوں ہم جو ہے Confidence سے Debt لے سکتے ہیں، وہ اسی لئے کہ جیسے Mention کیا لطف الرحمان صاحب نے کہ تقریباً 16 ارب کی ہماری Debt repayment ہوتی ہے۔ جب آپ یہ دیکھیں تو بہت سے، فیڈرل گورنمنٹ کو دیکھ لیں جہاں پر تقریباً ستر سال جو ہے ہر پارٹی کی گورنمنٹ رہی ہے سوائے پاکستان

تحریک انصاف کی۔ وہاں پر ان کا جو بجٹ ہوتا ہے، ان کا تقریباً 40% حصہ تو پہلے قرضوں کی ادائیگیوں میں چلا جاتا ہے، ہمارا جو یہ 15 یا 16 ارب ہے، یہ بجٹ کا صرف 1.7% حصہ ہے اور جیسے میں نے کہا کہ اس کی Profiling ہم نے چالیس سال کی کی ہے تو یہ نہیں کہ ہم آنکھیں بند کر کے قرضہ لیں لیکن Debt کو استعمال کر کے ڈیویلپمنٹ کرنا، Debt کو استعمال کر کے Economically productive projects بنانا، یہ ہر اکانومی کا ایک حصہ ہوتا ہے، ایک Productive حصہ ہوتا ہے۔ اپوزیشن ہمیں ضرور چیلنج کرے جب ہم اس پیسے کو غلط استعمال کریں اور اس پہ، ابھی موجود نہیں ہے نلوٹھا صاحب نے بات کی کہ قرضوں کا بوجھ، آن دی ریکارڈ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اتفاقاً اس دن میں ٹی وی پہ پروگرام دیکھ رہا تھا جہاں انہی کے پارٹی کے Ex-Prime Minister شاہد خاقان عباسی صاحب کہہ رہے تھے کہ سارے پاکستان میں کوئی ایک کھرب کی Borrowing کر کے ان کو ڈیویلپمنٹ پہ لگانا چاہیئے تھے تو کم از کم ان کی اپنی پارٹی کی جو رائے ہے، ان کے پرائم منسٹر کی جو رائے ہے، اس سے پہلے تو Alignment کر لینی چاہیئے، اس کے بعد قرضہ لینے پر تنقید کرنی چاہیئے۔ جناب سپیکر، Last year shortfall کی بات ہوئی، بالکل Last year shortfall تھا، کورونا کی وجہ سے تھا لیکن یہ اس گورنمنٹ کو کریڈٹ جاتا ہے کہ اس Shortfall کے ہونے کے باوجود اس نے اپنے اخراجات بھی Mange کئے اور 200 ارب سے زیادہ کی اے ڈی پی بھی Manage کی اور اس کے باوجود اس سال ایک ایسا بجٹ دیا جس میں پاکستان میں تمام صوبوں اور وفاق میں سب سے زیادہ Proportion جو Development Budget کا دیا گیا ہے، وہ خیبر پختونخوا نے دیا ہے۔ جناب سپیکر، ایک بات ہوئی، دو تین ایم پی ایز نے کی اور یہ بالکل میرے خیال میں ایک مثبت Suggestion ہے، میں نے خود نوٹ کی تھی کہ ہمارے سارے تقریباً بجٹ ڈاکیومنٹس میں Budgets ہوتے ہیں، Revised Estimates ہوتے ہیں، جو Actual اخراجات ہوتے ہیں، وہ نہیں ہوتے، وہ ہمیں کبھی پتہ ہی نہیں چلتا، پرنٹ ہوتے ہیں لیکن ان کو نہ Fanfare دی جاتی ہے، اس لئے 1947 سے لے کر ابھی 73 سال میں کسی نے نہیں کیا، آپ کے ڈاکیومنٹ میں پڑی ہوگی، اس کا نام ہے Actuals Revenue and Expenditure 2018-19 اور 19-20 کی اس لئے پرنٹ نہیں ہو سکتی کیونکہ ابھی 19-20 ختم نہیں ہوا۔ میں نے Last year کی کاپی اسی لئے اس معزز ایوان میں رکھی ہے کہ یہ ابھی ایک Annual Occurrence ہوگی اور ان شاء اللہ اس سال سے جیسے ہی Figures close ہوتے ہیں جو کہ ستمبر میں ہوتے ہیں، یہ ہم سامنے رکھیں گے کیونکہ اس سے

گورنمنٹ کی Accountability بھی ہوگی، فگرز کی ٹرانسپرنسی بھی ہوگی اور Overall سسٹم بہتر رہے گا، تو یہ یاد رکھیں یہ چھوٹے اقدام ہیں لیکن یہ وہ Historic اقدام ہیں جو 73 سال میں ہو سکتے تھے، کسی نے نہیں کئے، آپ کے سامنے یہ یہاں پر آج پڑے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! Throw forward کی بات ہوئی، Throw forward جو کہ Last year چونکہ ہم نے کم کیا تھا، تقریباً چھ سال سے 3.8 سال پر لائے تھے تو اس سال بالکل اس کو بڑھایا ہے کیونکہ ہمارے پاس Space آ گئی ہے، ابھی Overall throw forward جو ہے قبائلی اضلاع، Settled اضلاع، سارے پراجیکٹس کو ملا کر 4.4 سال ہے، امید ہے کہ ابھی ہم اس کو یہاں پر جو ہے وہ Cap کریں گے لیکن ایک گورنمنٹ کی Articulation ضروری تھی، اس کے لئے وہ Throw forward بڑھ گیا لیکن Within reasonable means جو ہے وہ بڑھا ہے اور یاد رکھیں کہ جو ہمارے Existing projects کا Throw forward ہے، جو Ongoing portfolios کا Throw forward ہے، وہ صرف 3.2 سال ہے اور وہ اس لئے ہے کہ مطلب ہم نے Ongoing portfolios کو تقریباً Funding 33% کی ہوئی ہے تو ہمارے Ongoing portfolios کا فی الحال کا ان شاء اللہ 2023 تک ختم ہو جائے گا لیکن یہ ایک مثبت رائے ہے اور اس میں میں سارے ایوان کو یہی ریکویسٹ کروں گا کہ جس جس نے یہ کہا کہ In principle اور جہاں تک ممکن ہو زیادہ Allocation کم تعداد کے پراجیکٹس کو ہونی چاہیئے، یہ بالکل ایک اچھی Suggestion ہے جس پر ہم سب کو اپنے آپ کو بھی ڈسپلن کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، آج میرے خیال میں اچھی روایت تھی کہ Individual projects پر زیادہ ڈیبیٹ نہیں ہوئی اور Bigger picture کو ہی سب نے دیکھا۔ یاد رکھیں کہ جو چکدرہ چترال روڈ جس کا ذکر عنایت صاحب نے کیا تھا، وہ Already موجود ہے پی ایس ڈی پی میں، کورین بینک سے Funded ہے اور اسی طرح عنایت صاحب نے ایک اور بات کی، جو ذکر کیا کہ KCM Formula وائٹ پیپر میں Reflected ہے، اس کے Against allocation نہیں ہے۔ جناب سپیکر، Allocation ہم نے اس لئے صرف نہیں کی اس کے Against کیونکہ جب تک وہ مسئلہ Solve نہ ہو، ہم ڈیڑھ سوا ارب روپے Reflect کر لیں، اس کے Against جو ہے، وہ Projects reflect کر لیں، وہ پیسے نہ آئیں لیکن یہ بھی میں آن دی ریکارڈ کہنا چاہتا ہوں کہ KCM Formula بجٹ پیپرز میں پچھلے سال سے پہلے کبھی Reflect نہیں ہوا، یہ حکومت پاکستان تحریک انصاف کی تھی کہ جس نے KCM Formula کو Reflect کیا۔ ہاں جی بہت

سے لوگوں نے ذکر کیا NHP میں چیلنجز ہیں، ہم کام کر رہے ہیں، Chief Minister sahib is leading from the front on this، اس کی شاید کچھ حد تک وجہ یہ ہے کہ دو سال Financial crunch رہا لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ نہ ہم نے Effort کی ہے نہ ہم نے کوئی کامیابی حاصل کی ہے۔ پچھلا سال وہ پہلا سال تھا، Covid سے پہلے جب NHP کے پیسے ہمیں ماہوار آنے لگے تھے اور یہ بھی یاد رکھیں آن دی ریکارڈ اور یہاں پر جیسے اپوزیشن نے کہا کہ یہ ہماری Combined جنگ ہے، یہ Again on the record کہ یہ پارٹی کا سنٹر اور صوبے میں ہونے سے کوئی یہ منسلک نہیں ہے، بعض ایشوز جو ہوتے ہیں، وہ Challenging ہوتے ہیں۔ اگر پارٹی یا سنٹر یا صوبے میں ایک حکومت ہونے سے NHP کا Issue solve ہوتا، 1985 سے شروع ہو جائیں تو 88 تک ایک حکومت، 88 سے 90 تک پیپلز پارٹی کی حکومت سنٹر میں اور صوبے میں، 90 سے 93 تک پی ایم ایل (ن) کی حکومت سنٹر میں اور صوبے میں، 93 سے 96 تک پیپلز پارٹی کی حکومت سنٹر میں اور صوبے میں، 96 سے 99 تک اے این پی اور پی ایم ایل (ن) کی حکومت سنٹر میں اور صوبے میں، مشرف کے ٹائم میں جب ایم ایم اے کی گورنمنٹ تھی یہاں پر تو اگر وہ مشرف کے ساتھ وردی پر Deal کر سکتے تھے تو وہ NHP پر کیوں Deal نہیں کر سکتے تھے، 08 سے 13 تک اے این پی اور پیپلز پارٹی کی سنٹر اور صوبے میں ایک حکومت، تو اگر یہ اتنا آسان مسئلہ ہوتا تو یہ تیس سال میں Solve ہو جاتا لیکن یہ یاد رکھیں کہ جس گورنمنٹ کے دور میں یہ پیسے چھ ارب سے Uncapped ہوئے اور زیادہ ہوئے، وہ پی ٹی آئی کی آخری حکومت تھی کہ جس میں جناب سپیکر صاحب، آپ بھی موجود تھے، پرویز خٹک صاحب چیف منسٹر تھے تو Let set the record straight، جو خامیاں ہیں اس پہ بھی بات کریں But let set the record straight کہ یہ چیزیں جو ہیں، یہ ضرور کہنی چاہیئے۔ جناب سپیکر، Merged areas پر بات ہوئی کہ Merged areas کے بجٹ میں 12 ارب خرچ ہوئے ہیں، 12 ارب نہیں، Merged areas کی ڈیویلپمنٹ بجٹ سے میں Rough figures دوں گا کیونکہ فائنل جو ہیں، وہ 30 جون کے بعد 40 ارب روپے آئے ہیں Across the ADP اور AIP اور تقریباً 40 ارب روپے ہی خرچ ہوئے، اگر سو فیصد یوٹیلائزیشن نہیں ہو گی تو پچانوے فیصد سے زیادہ یوٹیلائزیشن ہو گی۔ پہلے چھ مہینے میں ایک ایشو اس لئے تھا کیونکہ ہمیں تقریباً سو پراجیکٹس بنانے تھے، Approve کرنے تھے لیکن ان شاء اللہ اس سال پہلے دن سے تیار ہیں اور ان شاءاللہ یہ بھی میں کہوں کہ بہت جلد ہی یہ Merged areas کی ایڈیشنل فنڈنگ کے لحاظ سے بھی آپ

خوشخبری سنیں گے۔ اس سیشن سے پہلے ہی چیف منسٹر صاحب کی سربراہی میں پرائم منسٹر صاحب سے ویڈیو لنک پر میٹنگ ہوئی اور جو پرائم منسٹر صاحب کی اور فیڈرل گورنمنٹ کی Commitment ہے Merged areas کے لئے، وہ اس صوبے کی Commitment ہے Merged areas کے لئے، وہ آپ نے بجٹ سپیچ میں بھی سن لی اور آپ آگے بھی سنیں گے۔ اس میں ایک چیز میں ضرور کہوں گا کہ جو Merged areas کے حقوق کے ٹھیکیدار ہیں، کچھ ایسے پارٹی سے بھی ہیں جن کے Young leaders دنیا کے حقوق کی بات کرتے ہیں لیکن یاد رکھیں جناب سپیکر، کہ انہوں نے Merged areas کو ابھی تک ایک روپے بھی نہیں دیا۔ تو اس میں میں ضرور کہوں گا کہ جو ہمارے آنریبل ممبرز ہیں پیپلز پارٹی کے کہ باقی جنگ تو وہ ہمارے ساتھ NHP کی بھی لڑلیں اور اے جی این قاضی کی بھی لڑلیں۔ یہ ایک جنگ تو ہمارے لئے جو بلاول صاحب اور زرداری صاحب کے ساتھ جو ہے میرے خیال میں یہ خود بھی ان کو بات پہنچتی ہو گی، لڑلیں اور جو سندھ کا شیئر ہے، وہ یہ لے آئیں باقی کا ہم انتظام کر لیں گے۔ جناب سپیکر، ایک اور جو ابھی یہیں چونکہ تھوڑی سی پرسنل بات ہوئی تھی، وہ کرنی رہ گئی ہے۔ یہ ہمارے ایک آنریبل ایم پی اے ہیں، پشاور کے ہی ہیں، جو آپ کی اس پر بھی رہ چکے ہیں۔ ایک چیز ہے کہ تھوڑی سی، وہ کہتے ہیں کہ سب کے لئے اصول ایک ہونا چاہیئے۔ یہ یاد رکھیں کہ جو تقریر کرتا ہے، اتنی Respect اس ہاؤس کو دینی چاہیئے کہ جس دن آپ تقریر کریں، گلے کریں، یہ بتائیں کہ یہ چیز غلط ہے، غلط ہے اور اس کے بعد جاکے اٹھ جائیں تو سننے کی طاقت بھی نہیں ہے یا اتنی آپ کسی کو Respect بھی نہیں دے سکتے، یہ دیکھ لیں ٹریژری کے جو بنچز ہیں، یہ سارے لوگ، ان میں ایک نے بھی تقریر نہیں کی لیکن They are listening to the opposition with respect اور میں جو یہ اپوزیشن کے ممبر زلطف الرحمان صاحب پہلے منٹ سے ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں But where are some of these people جنہوں نے یہ سارے گلے شکوے کئے اور یہ چھ بجے تک بھی نہیں رہ سکے یہاں پر۔ اپنے ممبرز کی لیڈر شپ ہی نہ کر سکے۔ اے این پی کو دیکھ لیں، ساری ٹاپ لیڈر شپ غائب، بے چارے جو Back benches ہیں، وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔۔۔۔

(قطع کلامیاں اور شور)

<u>وزیر خزانہ</u>: بھائی میں آپ کے حق میں ہی بات کر رہا ہوں، آپ کے حق میں بات کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر، اس کا آپ کو نوٹ لینا چاہیئے اور بتانا چاہیئے کہ جیسے عنایت صاحب نے کہا کہ فنانس منسٹر یہاں پر ہر

منٹ جو ہے وہ ہوں گے لیکن جو لوگ یہ، مطلب اتنی اہم باتیں کریں تو They should be here۔ جناب سپیکر، Again یہ ایک وقت میں تو لگ رہا تھا کہ یہ سندھ کی اسمبلی ہے، کے پی کی اسمبلی ہے ہی نہیں اور سندھ کے ہسپتال اور کے پی کے، پہلے تو یہ بتادیں کہ سندھ میں سندھ گورنمنٹ کتنے لوگوں کو، کتنے لاکھ لوگوں کو یا چلیں کتنے ہزار لوگوں کو یا شاید کوئی سو لوگوں کو بھی سندھ گورنمنٹ صحت انصاف کارڈ فراہم کر رہی ہے یا نہیں۔ خیبر پختونخوا میں تیس فیصد آبادی Already covered ہے، ان شاء اللہ Within a month جب ہمارا کنٹریکٹ سائن ہو گا تو سو فیصد آبادی یعنی کہ تین اعشاریہ پانچ کروڑ لوگوں کو یونیورسل ہیلتھ کوریج ملے گی۔ دوسری چیز اس پر جناب سپیکر، جو انہوں نے دوبارہ یہ کراچی اور پشاور کے ہسپتالوں کا جو Comparison ہوا۔ دیکھیں کراچی ایک انٹرنیشنل شہر ہے، کراچی کی تقریباً پچیس ملین کی آبادی ہے، پاکستان کی چالیس فیصد اکانومی کراچی سے چلتی ہے۔ جناب سپیکر، میں نے اپنی بجٹ سپیچ میں کہا تھا اور یہ میں صرف اس لئے کہ کیونکہ Obviously لگتا ہے کہ کہیں، حالانکہ فاٹا کے لئے تو پیسے نہیں ہیں لیکن یہ شاید ضرور کہا گیا ہے کہ پشاور کی اسمبلی میں ذرا کراچی اور پشاور کے ہسپتالوں کی Comparison کر لیں۔ تو ایک اور چیز کی بھی Comparison کر دیتے ہیں، دو کی۔ سندھ کے سارے جو سینیئر وزراء ہیں، وہ بار بار کہتے ہیں کہ ہمارے ہسپتال بھرے ہوئے ہیں خاص طور پر پرائیویٹ ہسپتال، کیونکہ ہمارے ہاں لوگ پرائیویٹ ہسپتالوں میں جاتے ہیں۔ جناب سپیکر، پشاور میں مجھے فخر ہے کہ اس کورونا وائرس کے دوران جس کو بھی تکلیف ہوئی ہے، وہ ایل آر ایچ گیا ہے، وہ کے ٹی ایچ گیا ہے، وہ ایچ ایم سی گیا ہے، ان کا علاج بھی وہاں پر ہوا ہے۔ یہاں پر لوگ پرائیویٹ ہسپتال نہیں جاتے کیونکہ ہمارے پبلک ہاسپیٹلز میں کام ہوا ہے، ان میں خامیاں ضرور ہوں گی لیکن They are good enough to serve the people of this Province۔ دوسری چیز جناب سپیکر، یہ ہمارے اپوزیشن ممبران جب بات کرتے ہیں کہ کراچی میں ہیلتھ کی بڑی انویسٹمنٹ ہے۔ ہم نے تو جناب سپیکر، دو سال میں اپنی Rescue 1122 کی جو سروس ہے، وہ 17 اضلاع سے 29 اور ان شاء اللہ Within a month وہ 35 کے 35 اضلاع میں جائے گی اور اس کے بعد ہمارا نیکسٹ ٹارگٹ ہو گا کہ 2023 سے پہلے ہر تحصیل میں وہ موجود ہو۔ جناب سپیکر، اور یہ میں اسی لئے بھی کہہ رہا ہوں کہ مجھے نہیں پتہ کہ کراچی میں بیٹھ کر پیپلز پارٹی کی نیشنل لیڈرشپ آ کر وہ خیبر پختونخوا پر کیوں Attack کرتی ہے، یہ تو آن دی ریکارڈ لے آئیں کہ سندھ میں 1122 کی سروس کتنی تحصیلوں میں ہے؟ جناب سپیکر، The answer is

zero۔ جب کراچی میں آپ کو ایمبولینس چاہیئے ہوتا ہے تو آپ ایدھی، ایک ویلفیئر ادارے کو فون کرتے ہیں کیونکہ گورنمنٹ میں ایمبولینس نشتہ، This is a fact اور پھر جو دوسرا ایدھی کے علاوہ وہ Philanthropist ہے بڑے، امن فاؤنڈیشن کی ایمبولینسز کرتے ہیں، Right، یہ ہیں Facts۔ ہمارے ہیلتھ سسٹم میں بہت خامیاں ہوں گی لیکن یہ ہیں وہ Facts جو چھ سات سال میں جناب سپیکر، میں تو دو سال رہ گیا ہوں، جو آپ، محب اللہ خان، اکبر، شوکت، آپ سب نے مل کر کام کیا ہے۔ جناب سپیکر، اچھا یہ بھی ویسے Last میں یہ بتادوں گا سننے کے لئے بھی نہیں ہیں، اپنے ممبرز کا ٹائم بھی سارا اٹھالیا، بائیس منٹ پانچ منٹ کی بجائے بول لیں اور جو وہ باقی باتیں کر رہے تھے، ایک چیز ویسے وہ لے آؤ، وہ صلاح الدین صاحب شاید بیٹھے ہیں یا نہیں بیٹھے لیکن جناب سپیکر، وہ اپنے ممبرز کا پیسہ بھی کھا گئے کہ اپنے ممبرز کو نہیں دیا، اپنے پراجیکٹس پر لگا دیا اور تنقید گورنمنٹ پہ کر رہے ہیں۔ تو جو اپنی پارٹی میں اپنے ممبرز کے ساتھ انصاف نہیں کر سکے گا، وہ کسی اور کے ساتھ کیسے کرے گا؟ یہ میں کہہ دوں کہ جو ہماری حکومت ہے And as a Finance Minister ان شاء اللہ پشاور کے ہر حلقے کے ساتھ بھی انصاف کریں گے، ان شاء اللہ اس صوبے کی ہر حلقے کے ساتھ بھی انصاف کریں گے، We will try our best in these challenging circumstances کہ ہر کسی کو فنڈنگ ملے۔ گورنمنٹ کے ایم پی ایز ہوں، اپوزیشن کے ایم پی ایز ہوں I will try my personal best کہ جہاں پہ Facilitation ہو سکتی ہے لیکن ان سب کے لئے کچھ قربانی دینی پڑے گی اور Again اس میں یہ بھی سوچ لیں کیونکہ بڑی تعریف ہوئی کہ سندھ نے اپنے دو تین چار پانچ لاکھ جو ملازمین ہوں گے، ان کے لئے تو اس کے پاس پیسے تھے لیکن وہ قبائلی اضلاع جن کا نام ہے Federally Administered Tribal Areas یعنی کہ ان کی Responsibility سندھ پہ بھی تھی، پنجاب پہ بھی تھی، سارے پاکستان پہ تھی، اس کے لئے ایک روپے نہیں تھا۔ اچھا جناب سپیکر، آنریبل ثمر بلور صاحبہ جو، پہلے ان کو کہتا ہوں کہ ہمیں پتہ ہے لیکن Again وہ بھی نہیں ہے تو پتہ نہیں ہم جو ہیں Ghosts کے ساتھ بات جو ہے وہ کر رہے ہیں لیکن انہوں نے کہا کہ کوئی 71% بجٹ 'لیپس' ہوا ہے۔ جناب سپیکر، میں Again، میں دوبارہ سے آفر کرتا ہوں مس ثمر بلور کو بھی، باقی ممبران کو بھی کہ میں ان کو یہ Financial basics پہ ٹریننگ دینے کے لئے تیار ہوں، 71% بجٹ 'لیپس' نہیں ہو سکتا، 'لیپس' کا مطلب کہ فنڈز آئیں اور استعمال نہیں ہوئے، اگر 71% بجٹ 'لیپس' ہوا تو 900 ارب کا بجٹ تھا That's means کہ 630 ارب روپے 'لیپس' ہوئے۔ جناب

سپیکر، Last year ہماری تنخواہوں کا Overall جو بل تھا، وہ 250 ارب اور پنشن 70 ارب تو 320 ارب روپے تو یہ لگ گئے آنکھیں بند کر کے تو اگر 320 ارب روپے لگ گئے تو اگر سارا بجٹ بھی باقی 'لیپس' ہوتا تو وہ 630 ارب روپے نہیں رہتا، یہ تو Basic math ہے، اگر یا ان کے پاس اتنی بڑی پارٹی ہے، اتنی قدیم پارٹی ہے، یہ ضرور کچھ کر سکیں گے، نہ ہو تو میں بالکل ان کو یہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ جناب سپیکر، یہ ایک بات صحیح ہے اور میں Recognize کروں گا کہ ہم ضرور خواتین کے لئے بہت کچھ کر سکتے ہیں لیکن کچھ میں سکیمز آن دی ریکارڈ لانا چاہوں گا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے میں نے تو اپنی سپیچ میں نہ کسی خواتین Specific سکیم کا ذکر کیا، نہ کسی مرد Specific سکیم کا ذکر کیا لیکن There are lot of schemes for Women۔ اگر آپ اس میں دیکھ لیں تو اس میں کالجز بھی ہیں، اس میں جناب سپیکر، صرف یہ دیکھیں کیونکہ Main specific کوئی ہاسپیٹل نہیں ہوتا۔ "Improvement and Rehabilitation of Women and Children Hospital, Bannu. Reconstruction of Women and Children Liaqat Memorial Teaching Hospital, Kohat. Women and Children Hospital, Swabi. Women and Children Hospital, Haripur. Janab Speaker! Life Saving, Maternal and Reproductive Health" جناب سپیکر، آگے "Establishment of GCMS Women Swabi"۔ یہ کالج ہے، آپ کے جو دو بٹہ تین تقریباً سکولز بنتے ہیں، وہ لڑکیوں کے بنتے ہیں۔ "Women University Campus, Swabi. Women University, Mardan. Cadet College for Women Mardan. KP Women Skills & Entrepreneurship Development Program & Readymade Garments Industry"۔ میں Continue کر سکتا ہوں لیکن اس میں ایک چیز میں ضرور کہوں گا جو ہماری خواتین ایم پی ایز نے کہا، اس میں ان کا بھی ایک Role ہو سکتا ہے کم از کم Last year اور اس سال میرے پاس کوئی لیڈی ایم پی اے نہیں آئی ایک Broad-based Women Scheme لا کے کہ خواتین کے لئے یہ کرنا چاہیئے، اگر وہ Suggestion لائے کیونکہ یہ سارے صوبے کے خواتین کو Represent کرتی ہیں تو یہ Include بھی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ پاکستان نے بڑا اچھا قدم لیا ہے کہ جو Reserve seats کی اتنی بڑی مقدار ہے۔ پنشن پہ ثمر بلور نے بات کی، یہ ایک حقیقت ہے اور یاد رکھیں بلکہ یہ سیلریز اور پنشن میں ایک وہ لوں گا، سب کی خواہش ہے کہ تنخواہیں بڑھیں لیکن دونوں چیزیں نہیں ہو سکتیں کہ Cash crunch بھی ہو، تنخواہیں بھی بڑھیں پنشن بھی بڑھیں۔

ایک سوال آیا تھا، میں نے اس پہ وہ، کیونکہ اس کے بعد کورونا آگیا، کسی نے دو تین لوگوں نے اپوزیشن سے کیا تھا کہ گورنمنٹ کی تمام ملازمین کی تنخواہیں ڈبل ہوں، تو جناب سپیکر، 250 ارب تنخواہوں کا بل ہے، میں ڈبل کرنے کے لئے تیار ہوں، اگر اپوزیشن یہ بتادیں کہ ڈھائی سوارب روپے کے ٹیکسز لگانے ہیں تو وہ لگا دیتے ہیں، اگر وہ یہ کہیں کہ ڈھائی سوارب روپے بجٹ سے، اے ڈی پی سے دو تین سال کے لئے کیونکہ 100 ارب روپے کی سال کی اے ڈی پی ہوتی ہے، اگر ڈھائی سال کی ایک تو وہ بھی کرنے کے لئے تیار ہیں، اگر کوئی تیسرا نسخہ ہے تو وہ دے دیں لیکن اس پہ Politics جو ہے وہ نہ کریں، تو یہ تنخواہوں پہ اور پنشن پہ بڑی کلیئر جو ہے وہ ہونی چاہیئے۔ جناب سپیکر، قبائلی اضلاع پہ بات ہوئی، بلاول صاحب نے کی، میں نے Already clear کر دیا ہے کہ فاٹا کا Expenditure جو ہے، وہ Zero نہیں ہے، بلاول صاحب گئے باہر اور میں دیکھ رہا تھا۔ جناب سپیکر، جو 5500 ایمپلائز ہیں قبائلی اضلاع میں کیونکہ It is a special case، یہ صوبہ ہمیشہ خیال رکھے گا، اس پہ افواہ بھی اڑی تھی کہ ان کے پراجیکٹس ختم ہو رہے ہیں۔ جناب سپیکر، نہ تو کوئی ان 5500 لوگوں میں جو پراجیکٹس میں ہیں، ان میں سے ایک بھی پراجیکٹ ختم نہیں ہو گا اور یہ بھی چیف منسٹر صاحب کی طرف سے Commitment کر سکتا ہوں کہ ان کی جو Mainstreaming یا ریگولرائزیشن پہ Already کام ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ ان کو ہم Part of the government بنائیں گے۔ اسی طرح میرے خیال میں جناب سپیکر، یہ ہم کوشش پوری کرتے ہیں، ضرور ہو سکتا ہے کہ کسی ایک بندے کے حلقے میں زیادہ یا کم لیکن We tried to cover the whole Province۔ نلوٹھا صاحب نے ہزارہ کی بات کی، Hazara is one of the most developed part of the Province۔ Specific ایک پراجیکٹ کی بات کی جو دم توڑ بائی پاس تھی۔ جناب سپیکر، ہم نے تو Mid year میں اس کو 75 کروڑ کی ایڈیشنل فنڈنگ کرائی تھی کیونکہ We wanted کہ اس سال کے ٹورسٹ سیزن کے لئے وہ تیار ہو، تو وہ ہمارا ایک فلیگ شپ پراجیکٹ ہے اور جیسے فلیگ شپ پراجیکٹ ہے، ہم ہزارہ کا بھی خیال رکھیں گے، ہم نارتھ کا بھی خیال رکھیں گے، ہم ساؤتھ کا بھی خیال رکھیں گے، ہم پشاور ویلی کا بھی خیال رکھیں گے پورے صوبے کا لیکن یاد رکھیں کہ حالات Challenging ہیں، ہمیں مل کے اس پہ کام کرنا پڑے گا۔ سی آر بی سی لفٹ کینال جناب سپیکر، اس پہ میں صرف یہ واضح کر دوں کہ اس کی کنفیوژن پی ایس ڈی پی میں کیوں آئی، اس کی کنفیوژن اس لئے آئی تھی کہ جو نیا فیڈرل پبلک فنانشل مینجمنٹ لاء بنا ہے، اس لاء کے تحت کوئی Unapproved پراجیکٹ پی

ایس ڈی پی کا حصہ نہیں ہو سکتا،اس لئے As per that law لیکن چیف منسٹر صاحب خود گئے،انہوں نے اس پہ احتجاج بھی کیا،ایک لائن بھی Draw کی اوراس کو Include کرنے کا طریقہ بھی نکل رہا ہے اور جناب سپیکر،ان شاءاللہ یہ پی ٹی آئی کی حکومت ہو گی کہ اس میں یہ جو خیبر پختونخوا کی فوڈ سیکورٹی کا نمبر ون پراجیکٹ ہے،اس پہ کام شروع ہو گا اور ساؤتھ کے لئے پشاور ٹوڈی آئی خان موٹروے پر بھی کام شروع ہو گا اوراس کے ساتھ Nationally جوڈی آئی خان ڈی جی خان اور ڈی آئی خان بلوچستان ایکسپریس ہائی وے پر بھی کام شروع ہو رہا ہے تو ہمارا ساؤتھ تبدیل ہو جائے گا لیکن یہ بھی آن ریکارڈ لے آئیں کہ جیسے اپوزیشن نے خود کہا کہ یہ پراجیکٹ تو 1991 سے Water Accord کا حصہ ہے تو 1991 سے اگر آئے تو یہ بائیس تئیس سال نہیں بلکہ ستائیس سال،ہماری حکومت تو سنٹر میں ابھی دو سال پہلے آئی،یہ ستائیس سال میں ایک سی آر بی سی کا پی سی ون نہیں Approve کرا سکے،سب کی ایک ایک گورنمنٹ رہ چکی ہے، ایم ایم اے کی رہ چکی ہے، پیپلز پارٹی کی رہ چکی ہے،پی ایم ایل (این) کی رہ چکی ہے،اے این پی کی رہ چکی ہے So they have all been there لیکن اس کو Actually کون سٹارٹ کرے گا،ان شاءاللہ پرائم منسٹر عمران خان کی گورنمنٹ۔جناب سپیکر! آخری ایک دو باتیں میں کہنا چاہتا ہوں،آج بہت معذرت بھی مانگنا چاہتا ہوں،اگر کوئی ایسی بڑی بات رہ گئی ہو،اس کو کل Cover کر دیتے ہیں۔ایک بڑی اچھی تجویز آئی کہ ہمیں Skills کے بارے میں کچھ کرنا چاہیئے۔جناب سپیکر! ہماراایک Skills Development Fund جو کہ پاکستان کے بہترین اداروں کے ساتھ کام کرے گا،وہ In the work ہے،اس کی ہم نے ایک ٹاپ کلاس پبلک سیکٹر کمپنی بنانی ہے، اس کی Articles, Memorandum of Association Already ready ہے، میرے خیال میں اس کو جلدی ہو جانا چاہیئے تھا، میری امید تھی کہ یہ پچھلے سال میں بن گیا ہو گا لیکن آپ کو پتہ ہے کہ کبھی کبھی ان چیزوں پہ جیسے صحت کارڈ کا بھی ہم نے اپنے لئے ٹارگٹ چھ مہینے کا رکھا تھا، چلیں بارہ مہینے میں Roll out ہو گیا لیکن ہو جائے گا، یہ جو Skills Development Fund ہو گا، یہ پبلک پرائیوٹ پارٹنر شپ کے تھرو سارے صوبے میں TEVTA کے کام کو بھی Complement کرے گا، TEVTA کے لئے As competition بھی کام کرے گا اور جدید ترین جو کمپنیاں ہیں جو کہ خود سے لوگوں کو Hire کرتی ہیں، وہی آ کے لوگوں کی ٹریننگ کرائیں گے تاکہ ان کی مرضی کی ٹریننگ ہو اور ان کے ساتھ Lockin کیا جائے گا کہ اگر وہ ٹریننگ دیں تو وہ لوگوں کو Hire بھی کریں،اس میں ہماری خواتین بھی آئیں گی،اس میں نوجوان لڑکے

بھی آئیں گے اور یہ ان شاء اللہ اس سال ایک اور فلیگ شپ سکیم ہے جو کہ ہم کریں گے۔ جناب سپیکر! اس کے علاوہ کچھ اچھی تجاویز بھی آئیں، جیسے میں نے کہا کہ Throw forward کم کرنے کا، جیسے یہ Actual کا جہاں پہ کوئی Specific area highlight ہوتا ہے، اس کو بھی ہم پورا کریں گے، کچھ Frivolous بھی آئیں، وہ یہ کیا کہتے ہیں کامران نے بھی Flag کیا، وہ Acronyms کی بھی ہم لسٹ بنا لیں گے، خوشدل صاحب کے پاس ٹائم بہت ہوتا ہے، آ جائیں، میرے آفس میں ہی ڈسکس کر لیں گے، ساری چیزیں Sortout ہو سکتی ہیں لیکن End میں میں ایک چیز ضرور کہوں گا، بالکل Agree کروں گا، میرے خیال میں نلوٹھا صاحب نے بات کی۔ جناب سپیکر، شاید یہ اس سال واحد اسمبلی تھی، بلوچستان کا مجھے نہیں پتہ لیکن باقی میں نے ساری تقاریر سنی تھیں جہاں پہ اپوزیشن نے ساری تقریر بالکل خاموشی سے Focus کے ساتھ سنیں اور بالکل جیسے انہوں نے کہا، میں نے اس پہ Publicly tweet بھی کیا کہ ہم ان کے مشکور بھی ہے اور اس کا کریڈٹ صوبے کو جاتا ہے لیکن اگر کسی Specific party کو جاتا ہے یا کسی Specific group of people کو جاتا ہے تو وہ اپوزیشن کو جاتا ہے، میں دوبارہ ان کا شکریہ ادا کروں گا اور اس بات پہ اس کی تعریف بھی کروں گا اور اگر ہم اس طرح راستہ نکالتے جائیں تو ان مشکل حالات میں بھی ہم بہتر راستہ نکال سکتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The sitting is adjourned till 02:00 pm afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 23 جون 2020ء دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)